ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

قائم مقام ایڈیٹر :— عبدالباسط شاھد

جلد 16 | جمعۃ المبارک 27/فروری 2009ء | 2/ربیع الاول 1430 ہجری قمری ۞ 27 تبلیغ 1388 ہجری شمسی | شمارہ 09

سورۃ فاتحہ لازمی ہے

حضرت عبادہ بن صامتؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا:

''جس نے نماز میں سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں ہوئی''۔

(صحیح مسلم۔کتاب الاذان۔ باب وجوب القراۃ للامام۔حدیث نمبر 714)

ارشادات عالیہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

وہ نماز بدیوں کو دور کرتی ہے جو اپنے اندر ایک سچائی کی روح رکھتی ہے اور فیض کی تاثیر اس میں موجود ہے۔ وہ نماز یقیناً یقیناً برائیوں کو دور کرتی ہے۔

نماز نشست و برخاست کا نام نہیں ہے۔ نماز کا مغز اور روح وہ دعا ہے جو ایک لذت اور سرور اپنے اندر رکھتی ہے۔

''مَیں دیکھتا ہوں کہ لوگ نمازوں میں غافل اور سست اس لئے ہوتے ہیں کہ ان کو اس لذت اور سرور سے اطلاع نہیں جو اللہ تعالیٰ نے نماز کے اندر رکھا ہے اور بڑی بھاری وجہ اس کی یہی ہے۔ پھر شہروں اور گاؤں میں تو اور بھی سستی اور غفلت ہوتی ہے۔ سو پچاسواں حصہ بھی تو پوری مستعدی اور سچی محبت سے اپنے مولا حقیقی کے حضور سر نہیں جھکاتا۔ پھر سوال یہی پیدا ہوتا ہے کہ کیوں؟ ان کو اس لذت کی اطلاع نہیں اور نہ کبھی انہوں نے اس مزہ کو چکھا اور مذاہب میں ایسے احکام نہیں ہیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ہم اپنے کاموں میں مبتلا ہوتے ہیں اور مؤذن اذان دے دیتا ہے۔ پھر وہ سننا بھی نہیں چاہتے۔ گویا ان کے دل دُکھتے ہیں۔ یہ لوگ بہت ہی قابل رحم ہیں۔ بعض لوگ یہاں بھی ایسے ہیں کہ ان کی دکانیں دیکھو تو مسجدوں کے نیچے ہیں۔ مگر کبھی جاکر کھڑے بھی تو نہیں ہوتے۔ پس میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ سے نہایت سوز اور ایک جوش کے ساتھ یہ دعا مانگنی چاہئے کہ جس طرح پھلوں اور اشیاء کی طرح طرح کی لذتیں عطا کی ہیں۔ نماز اور عبادت کا بھی ایک بار مزہ چکھادے۔ کھایا ہوا یاد رہتا ہے۔ دیکھو اگر کوئی شخص کسی خوبصورت کو ایک سرور کے ساتھ دیکھتا ہے، تو وہ اسے خوب یاد رہتا ہے اور پھر اگر کسی بدشکل اور مکروہ ہیئت کو دیکھتا ہے، تو اس کی ساری حالت بہ اعتبار اس کے مجسم ہوکر سامنے آجاتی ہے۔ ہاں۔ اگر کوئی تعلق نہ ہوتو، کچھ یاد نہیں رہتا۔ اسی طرح بے نمازوں کے نزدیک نماز ایک تاوان ہے کہ ناحق صبح اٹھ کر سردی میں وضو کرکے خوابِ راحت چھوڑ کر کئی قسم کی آسائشوں کو کھوکر پڑھنی پڑتی ہے اصل بات یہ ہے کہ اسے بیزاری ہے، وہ اس کو سمجھ نہیں سکتا۔ اس لذت اور راحت سے جو نماز میں ہے اس کو اطلاع نہیں ہے پھر نماز میں لذت کیونکر حاصل ہو۔ میں دیکھتا ہوں کہ ایک شرابی اور نشہ باز انسان کو جب سرور نہیں آتا، تو وہ پے در پے پیالے پیتا جاتا ہے، یہاں تک کہ اس کو ایک قسم کا نشہ آجاتا ہے۔ دانشمند اور بزرگ انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور وہ یہ کہ نماز پر دوام کرے اور پڑھتا جاوے۔ یہاں تک کہ اس کو سرور آجاوے اور جیسے شرابی کے ذہن میں ایک لذت ہوتی ہے، جس کا حاصل کرنا اس کا مقصود بالذات ہوتا ہے۔ اسی طرح سے ذہن میں اور ساری طاقتوں کا رجحان نماز میں اسی سرور کا حاصل کرنا ہو اور پھر ایک خلوص اور جوش کے ساتھ کم از کم اس نشہ باز کے اضطراب اور قلق و کرب کی مانند ہی ایک دعا پیدا ہو کہ وہ لذت حاصل ہو تو میں کہتا ہوں اور سچ کہتا ہوں کہ یقیناً یقیناً وہ لذت حاصل ہوجاوے گی۔ پھر نماز پڑھتے وقت ان مفاد کا حاصل کرنا بھی ملحوظ ہو جو اس سے ہوتے ہیں اور احسان پیش نظر رہے۔ اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰ ت (ھود:115) نیکیاں بدیوں کو زائل کر دیتی ہیں۔ پس ان حسنات کو اور لذّات کو دل میں رکھ کر دعا کرے کہ وہ نماز جو کہ صدیقوں اور محسنوں کی ہے، وہ نصیب کرے۔ یہ جو فرمایا ہے اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰ ت (ھود:115) یعنی نیکیاں یا نماز بدیوں کو دور کرتی ہے یا دوسرے مقام پر فرمایا ہے۔ نماز فواحش اور برائیوں سے بچاتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ باوجود نماز پڑھنے کے پھر بدیاں کرتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ نمازیں پڑھتے ہیں، مگر نہ روح اور راستی کے ساتھ۔ وہ صرف رسم اور عادت کے طور پر ٹکریں مارتے ہیں۔ ان کی روح مردہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام حسنات نہیں رکھا اور یہاں جو حسنات کا لفظ رکھا الصلوٰۃ کا لفظ نہیں رکھا۔ باوجودیکہ معنے وہی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تا نماز کی خوبی اور حسن و جمال کی طرف اشارہ کرے کہ وہ نماز بدیوں کو دور کرتی ہے جو اپنے اندر ایک سچائی کی روح رکھتی ہے اور فیض کی تاثیر اس میں موجود ہے۔ وہ نماز یقیناً یقیناً برائیوں کو دور کرتی ہے۔ نماز نشست و برخاست کا نام نہیں ہے۔ نماز کا مغز اور روح وہ دعا ہے جو ایک لذت اور سرور اپنے اندر رکھتی ہے''۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 103)

اداریہ

ازدواجی زندگی - مہر کی ادائیگی

اسلامی تعلیم وشریعت کے مطابق شادی ونکاح میں مہر کا تقرر اور اس کی ادائیگی ایک لازمی امر ہے۔ مہر کی رقم بیوی کی ذاتی ملکیت ہوتی ہے۔ وہ اسے جس طرح چاہے اپنے تصرف میں لاسکتی ہے۔ بعض علاقوں میں مہر شادی کے اخراجات کے لئے دلہن کے والدین کے لئے ایک تحفہ سمجھا جاتا ہے جو کسی طرح بھی درست نہیں۔ عورت کو یہ اختیار ہے کہ وہ یہ رقم اپنے والدین کو یا خاوند کو دے دے یا اسے کسی تجارت میں لگا کر اس سے فائدہ حاصل کرے۔

مہر مقرر کرنے کی علماء نے مختلف وجوہ اور حکمتیں بیان کی ہیں تاہم یہ ایک علامت یا نشانی ہے جس سے عورت کی انفرادیت کا اظہار ہوتا ہے کہ وہ کسی رقم یا جائیداد کی مالک ہو کر اس کے متعلق خود فیصلہ کرسکتی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ عقل ودانش اور مصلحت کے تقاضوں کے مطابق وہ یہ کام اپنے خاوند کے ساتھ باہم افہام وتفہیم کے ساتھ اسے اعتماد میں لے کر کرے کیونکہ کامیاب شادی کے لئے یہ بہت ضروری ہے۔

مہر کی مقدار کے متعلق کوئی معین حکم نہیں ہے البتہ یہ ضرور ہے کہ اس میں خاوند کی حیثیت اور معروف طریق کار کو مدنظر رکھا جاوے۔ محض نام ونمود اور شہرت کی خاطر بڑی رقوم کا محض اعلان کسی طرح بھی صحیح اسلامی طریق نہیں ہوسکتا۔ اس ضمن میں یہ امر بہت زیادہ قابل توجہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں مہر کی ادائیگی فوری کی جاتی تھی۔ مہر کی کسی وقت بعد میں تاخیر کے ساتھ ادائیگی کی صحابہ کرام کے زمانہ میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ موجودہ زمانہ میں مہر کی ادائیگی کا پورا اہتمام نہیں کیا جاتا۔ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں مہر مؤجل اور مہر معجّل قسم کی اصطلاحات کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔ یہ بعد کے کسی زمانہ میں شروع ہوا اور اس طرح مہر کی ادائیگی اور اس کی اہمیت آہستہ آہستہ نظرانداز ہونے لگی۔

اس دور میں شادی بیاہ کی تقریبات میں بہت سے مسرفانہ اخراجات اور غیر اسلامی رسوم کا عمل دخل ہوگیا ہے۔ شادی کے اخراجات میں کپڑوں کی تیاری، زیور کی تیاری، ولیمہ، تحفے تحائف، لین دین وغیرہ کے اخراجات تو ذہن میں ہوتے ہیں اور یہ اخراجات اور تکلفات محض نمود ونمائش کی خاطر روز بروز بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے ہی قادیان اور ربوہ میں شادی کی دعوت کے لئے عام طریق تھا کہ ایک کاغذ پر مہمانوں کی فہرست لکھ لی جاتی تھی اور اس پر سب کے دستخط کروالئے جاتے تھے۔ اس کے بعد دعوتی کارڈوں کا دور شروع ہوا۔ اس میں یہ سہولت ہوگئی کہ بذریعہ ڈاک بآسانی بھجوائے جاسکتے تھے مگر تکلّفات نے یہاں بھی عجیب عجیب جدتیں پیدا کرلیں ہیں اور اس میں بھی اسراف کا پہلو نمایاں ہوتا ہے۔ شادی ہال اور اس کی آرائش وزیبائش، بیوٹی پارلرز اور دلہن کی تیاری کے نام پر اخراجات اور رسمیں بے تحاشا بڑھتی جارہی ہیں۔ مگر مہر کی رقم کو ذہن میں نہیں رکھا جاتا حالانکہ باقی اخراجات کی نسبت یہ زیادہ ضروری ہے۔ اگر یہ خرچ بھی ذہن میں ہو تو اس کے نتیجہ میں ایک بہت بڑا فائدہ تو یہ ہوگا کہ ہم مسنون طریق پر بروقت مہر کی ادائیگی کر کے ایک سنت پر عمل کرنے اور حقدار کو اس کا حق ادا کرنے کا ثواب حاصل کریں گے۔ اور زائد مسرفانہ اخراجات سے بچنے کا ایک راستہ بھی نکل سکتا ہے جو بہت سی خرابیوں اور تکلفات سے بچا جا سکتا ہے۔

نکاح ایک مقدس معاہدہ ہوتا ہے جس میں ہر دو فریق خدا تعالیٰ کو گواہ بنا کر زندگی بھر کے لئے اپنی ذمہ داریوں کو نباہنے کا وعدہ کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں کامیاب شادیوں کا تناسب دوسروں کے مقابلہ میں بہت اچھا ہے تاہم بعض اوقات ایسی صورت بھی پیدا ہوجاتی ہے کہ میاں بیوی باہم اکٹھے رہتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں کو پوری طرح ادا نہیں کرسکتے یا باہم افہام وتفہیم کا وہ معیار نہیں رہتا جو مومن کے لئے ضروری ہوتا ہے اور علیحدگی کی نوبت آجاتی ہے۔ اس اختلاف کے وقت مہر کی رقم سامنے آتی ہے تو غلط فہمیوں اور اختلافات میں شدت پیدا ہوجاتی ہے۔ مہر کی ادائیگی یا عدم ادائیگی کا بسا اوقات کوئی ذکر نہیں ہوتا لیکن معاملات کو پیش کرنے اور بیان کرنے میں یہ پس منظر ضرور ہوتا ہے جس کی وجہ سے معاملات غیر ضروری طول اختیار کرجاتے ہیں۔ بعض اوقات نوبت ایسے بے جا، غلط الزامات کی بھی آجاتی ہے کہ اگر مہر کی ادائیگی پہلے ہی ہوچکی ہوتی ہے تو ان تلخیوں کی نوبت نہ آتی۔

شادی بیاہ کے مقدس تعلق کو خوش دلی سے نباہنا۔ باہم ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنا، اپنی ذمہ داریوں کو پوری طرح ادا کرنا، دوسروں کے حقوق کو پامال ہونے سے بچانا، اپنے گھر کو پُرسکون بنانا، گلوں، شکووں اور بدظنیوں سے بچنا ہی ہماری زندگی کو خوشگوار بنانے، اولاد کو قرۃ العین بنانے اور اپنے مستقبل کو سنوارنے کی ضمانت ہے۔ ان آزمودہ، سادہ اور آسان، قابل عمل لائحہ عمل کو ترک کر کے دنیا نے ترقی، فیشن، مساوات وغیرہ کے ناقابل عمل نعروں کے ساتھ جو طریق اختیار کر رکھے ہیں ان کی نحوست وتباہی ایک بھیانک شکل اور خوفناک نتائج کی صورت میں سامنے آرہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان سے محفوظ رکھے۔ آمین

(عبدالباسط شاہد)

واقفین نَو کا استقبال

پچھلے دنوں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کی خصوصی اجازت سے جامعہ احمدیہ کینیڈا کے چار طلبہ اپنے وطن عزیز پاکستان کی سیر وسیاحت اور مرکز احمدیت قادیان اور ربوہ کی زیارت کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ درج ذیل اشعار سے انہی کے استقبال پر پیدا ہونے والے قلبی جذبات کی عکاسی ہوتی ہے۔

نونہالانِ احمدیت کینیڈا کے اس قافلہ میں میرے نواسے عزیزم رضوان احمد صاحب (ابن محمد سرور صاحب ایم اے ٹورانٹو) بھی تھے جنہیں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے دست مبارک سے حالیہ جلسہ سالانہ کینیڈا کے موقع پر انعام حاصل کرنے کا اعزاز نصیب ہوا۔

(دوست محمد شاہد)

پھولوں کا تبسّم اور جوش ہے جوانوں کا — جا رہا ہوں استقبال کرنے پہلوانوں کا
خدا کرے محمدؐ کے شہسوار ہوں سارے — بوجھ جو اُٹھانے کو چلے ہیں دو جہانوں کا
دیکھو چاند سے چہرے، بن سنور کر آئے ہیں — نور ان کے چہروں پر، دل کے اطمینانوں کا
دعائیں ہیں زیرلب، قرآں ان کے ہاتھوں میں — جا رہے ہیں پہنچانے، حکم آسمانوں کا
مولا ان کی آنکھوں میں ایسی بجلیاں بھردے — راکھ بن کے اُڑ جائے شور بد زبانوں کا
تیرا نام لے کر چل پڑے ہیں فرزانے — چھٹ رہا ہے اندھیرا جھوٹ کا، فسانوں کا
عہد گونج اٹھا ہے دل پذیر نعروں سے — دم بخود ہے حیرت سے، سلسلہ گمانوں کا
دورِ اوّلیں تو تھا جمالی بھی جلالی بھی — اور آخریں بھی ہے عکس اس کی شانوں کا

رودکی کے چند فارسی اشعار

بوئے جوئے مولیاں آئید ہمیں — یاد یار مہرباں آئید ہمیں
شاہ ماہ است و بخارا آسماں — ماہ سوئیت آسماں آئید ہمیں

ان اشعار سے متأثر ہوکر اپنے آقا کے حضور منظوم التجا

آب چناب دریا خوشبو سے ہے معطر
اک مہرباں کی یادیں موجوں میں اس کی یکسر
یہ نیک نام قریہ ۔ ربوہ تھا جس کا نام
سہرا چناب کا ہے اب اس نگر کے سر پر
ربوہ تو آسماں ہے ۔ آقا و ماہ تاباں
وہ پاک پاک صورت چمکے گی اس فلک پر
حمد و ثناء کی مجلس جو آپ ہیں سجاتے
ہر حرف حرفِ حرمت ، ہر لفظ ہے سمندر
بے تاب ہے یہ بستی دل میں بسی ہیں یادیں
آقا کی اک جھلک سے لوٹ آئیں گے وہ منظر
یا ربّ تیرا کرم ہو پوری ہو ہر تمنا
کر دور ہر ستم کو تُو ہے ہمارا رہبر
اے چاند چاند آقا اے اس نگر کے داتا
آجائیں اب تو شاہا چرچا یہی ہے گھر گھر
فضل عمر کا قریہ تیرے بغیر سُونا
آنے کا دیں سندیسہ ، جاگیں گے پھر مقدر
مسرور ہوں جہاں بھی اللہ کی ان پہ رحمت
کر ختم اب یہ دُوری اے میرے بندہ پرور
لوٹیں 'اَمَامِنْ کُمْ' ساتھ آئے ان کے رحمت
'یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی'

(میجر (ر) منیر احمد فرخؔ)

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر31

مصری زعماءاورصحافیوں کا زبردست احتجاج

مفتی صاحب کے اعتراضات کے شافی جوابات کے بعد اب ہم مفتی مصر کے حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحبؓ پر فتویٔ کفراوراس پر مصری اور دیگر غیرت منداور باوفا اصحاب کے ردّعمل کے تذکرہ کی طرف لوٹتے ہیں۔ اس فتوی کی اشاعت پر مصریوں کو ازحد قلق ہوا اور مصری عوام وخواص سرتاپا احتجاج بن گئے۔ چنانچہ اس موقعہ پر مصری زعماء اور پریس نے جو بیانات دئے وہ ان کی فرض شناسی، تدبر اور معاملہ فہمی کی بہت عمدہ مثال تھی۔ان بیانات کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل کا بیان

عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عبدالرحمٰن عزام پاشا نے شدید تنقید کی اور الاخبار الجدیدہ(جس میں فتویٰ شائع ہوا تھا) کے نمائندہ خصوصی کوحسب ذیل بیان دیا:۔

مَیں حیران ہوں کہ آپ نے قادیانیوں یا چوہدری محمدظفراللہ خاں صاحب وزیرخارجہ پاکستان کے متعلق مفتی کی رائے کو ایک مؤثر مذہبی فتویٰ خیال کیا ہے۔اگر یہ اصول مان لیا جائے تو پھر بنی نوع انسان کے عقائد، ان کی عزت ووقار اور ان کا سارا مستقبل محض چند علماء کے خیالات وآراء کے رحم وکرم پرآرہے گا۔

فتویٰ کسی مخصوص اور غیر مبہم واقعہ سے متعلق ہونا چاہئے اور پھر ایسی صورت میں بھی اس کی حقیقت محض ایک رائے سے زیادہ نہیں ہوسکتی اور نہ ہر شخص کے لئے اس کا تسلیم کرنا واجب اور لازمی قرار دیا جاسکتا ہے۔اسلام نے علماء کے ذریعہ کسی کلیسائی نظام کی بنیاد نہیں ڈالی جولوگوں کو خداتعالیٰ کی رحمت سے محروم کرسکے۔

بلاشبہ اس رائے کی حیثیت محض ایک رائے کی ہی ہے نہ کہ دین کے کسی حصہ کی۔کسی کی رائے نہ توکسی کودین سے خارج کرسکتی ہے اورنہ داخل۔

ہروہ شخص جوکلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کا قائل ہے اورقبلہ کی طرف منہ کرتا ہے وہ یقیناً مسلمان ہے۔

یہ امر مسلمانوں کے مفاد کے سراسر خلاف ہے کہ کسی ایک فرقہ کو بے دین قرار دیا جائے۔اسلام کی بنیادی باتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انسان دوسرے کوکافر قرار دینے سے بچے۔

ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ ظفراللہ خاں اپنے قول اوراپنے کردار کی رُو سے مسلمان ہیں۔روئے زمین کے تمام حصوں میں اسلام کی مدافعت کرنے میں کامیاب رہے اوراسلام کی مدافعت میں جوموقف بھی اختیار کیا گیا اس کی کامیاب حمایت ہمیشہ آپ کا طرّہ امتیاز رہا اس لئے آپ کی عزت عوام کے دلوں میں گھر کرگئی اور مسلمانانِ عالم کے قلوب آپ کے لئے احسان مندی کے جذبات سے لبریز ہوگئے۔آپ ان قابل ترین قائدین سے ہیں جنہیں عوامی اورملی مسائل کوخوش اسلوبی سے طے کرنے کا ملکہ حاصل ہے۔

(البشریٰ دسمبر 1953ء مجلد 13 صفحہ 115-116)

اخبار’’المصری‘‘ کا بیان

مصر کی حکومتی وفد پارٹی کے مشہور اخبار’’المصری‘‘ نے 26/جون 1952ء کے پرچہ میں ایک زوردار مقالہ افتتاحیہ سپردقلم کیا جس میں لکھا:۔

’’اے کافر، خدا تیرے نام کی عزت بلند کرے‘‘

ہماری مسلمان مملکت پاکستان نے’’شاہ سوڈان‘‘ کی حیثیت سے شاہ فاروق کے نئے خطاب کوتسلیم کیا۔

پاکستان نے یہ لقب برطانوی تاج کے تحت دولت مشترکہ کا رُکن ہونے کے باوجود تسلیم کیا۔شاہ فاروق کو سوڈان کا بادشاہ تسلیم کرنا ایک جرأت مندانہ اقدام تھا اور اس کے لئے ہم چوہدری محمد ظفراللہ خاں کی مساعیٔ جمیلہ کے ممنون احسان ہیں۔ یہ ہم پر ایک نئی کرم فرمائی تھی۔ یہ ہماری دلجوئی اور ہمارے ساتھ ہمدردی کا ایک نیا اظہار تھا۔ ہمیں احسان مندی کے جذبات کے ساتھ اس کا اعتراف کرنا چاہئے تھا...... بالکل خلاف توقع اور اچانک ہمیں معلوم ہوا کہ مفتیٔ مصر نے اسی ظفراللہ خاں کوایک بے دین اورایک’’غیر مقلد‘‘فرقہ کا رُکن قرار دے دیا ہے۔

ہمیں رحم آیا ہے کہ اس فتویٰ کی موجودگی میں ہمارے سفیر مقیم کراچی عبدالوہاب عزام کی کیا حالت ہوگی جو اس ملک میں’’شاہ سوڈان‘‘ کا نمائندہ ہے اور جس ملک نے برطانوی تاج سے وابستہ ہونے کے باوجود ہمارے بادشاہ کا نیا لقب تسلیم بھی کرلیا ہے۔

ہاں ہاں ! ہمیں ترس آتا ہے اپنے وزیر خارجہ عبدالخالق حسونہ پاشا پر جسے اپنے عہدے کی وجہ سے ہمارے ملک اور ہمارے قومی مطالبات کے بارے میں پاکستان کے موقف کا بخوبی علم ہے اور جسے اچھی طرح معلوم ہے کہ جہاں تک ہماری امنگوں اور ہمارے قومی مطالبات کا تعلق ہے ان کے بارہ میں چوہدری محمد ظفراللہ خاں کے کیا جذبات ہیں۔

ہمیں ترس آتا ہے اپنے سابق وزیر خارجہ ڈاکٹر محمد صلاح الدین پاشا پر بھی کہ جنہوں نے چوہدری محمد ظفراللہ خاں کا اعتماد حاصل کیا اور اقوام متحدہ میں ان کی امداد و حمایت سے فائدہ اٹھایا۔

اسی طرح ہمیں رحم آتا ہے محمد علی علویہ پاشا پر نیز احمد خشابہ پاشا اور دیگر سیاستدانوں اور دنیائے عرب و اسلام کے مقتدر مدبرین پر جو چوہدری محمد ظفراللہ خاں کوجانتے ہیں اور مصر، فلسطین، تیونس اور دیگر مسلمان وعرب مملکتوں کے مفاد کی خاطر آپ نے جو دوڑ دھوپ کی ہے وہ اس سے بخوبی واقف ہیں۔ یہ سب مدبرین کیا سوچتے ہوں گے! ہمیں رحم آتا ہے ان سب پر اور پھر خود مفتی پر بھی کہ اس نے صفائی کا موقعہ دئے بغیر خواہ مخواہ ایک شخص کومجرم قرار دے دیا اور اس پر بے دینی کا الزام لگا ڈالا۔خدا کی پناہ۔

ظفراللہ خاں ہماری ہمدردی کے محتاج نہیں ہیں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ وہ اب بھی اسلامی مفادات کی حفاظت کی خاطر اسی طرح سینہ سپر رہیں گے اور مصر کے ساتھ اپنی دوستی کا دم بھرتے رہیں گے۔مفتی نے ظفراللہ کو کافر و بے دین قرار دیا ہے۔آؤ ہم سب مل کر چوہدری محمد ظفراللہ خاں پر سلام بھیجیں۔ظفراللہ خاں’’ کافر‘‘ کے کیا کہنے ان جیسے اور بڑے بڑے بیسوں’’ کافروں‘‘ کی ہمیں ضرورت ہے۔

بالآخر ہم پوچھتے ہیں کہ حکومت مصر اس بارے میں کیا کرنا چاہتی ہے؟ ایسی حالت میں اس پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے؟ اس سلسلہ میں وہ کیا بیان جاری کرے گی؟ اور یہ کہ آئندہ اسے کیا لائحہ عمل اختیار کرنا چاہئے تاکہ اسے محض چند احمقانہ الفاظ کی وجہ سے جو کوئی سوچے سمجھے بغیر زبان سے نکال دے اپنے معدودے چند دوستوں کی رفاقت سے ہی ہاتھ دھونا پڑے۔

(المصری 26/جون 1952ء بحوالہ البشریٰ مجلہ 11 18صفحہ 118-119 حیفا فلسطین)

احمد خشابہ پاشا کا بیان

مصر کی بااثر شخصیت احمد خشابہ پاشا کا حسب ذیل بیان اخبار الزمان (25جون 1952ء) میں شائع ہوا:۔

خشابہ پاشا نے اعلان کیا ہے کہ’’ مجھے اس فتویٰ سے سخت رنج پہنچا ہے کیونکہ چوہدری محمد ظفراللہ خاں نے اسلام اور عرب دنیا کی بالعموم اور مصر کی بالخصوص بہت خدمت سرانجام دی ہے۔ عالم اسلام انکی خدمات جلیلہ کے لئے ان کا ممنون احسان ہے‘‘خشابہ پاشا نے مصر کے معاملات میں چوہدری محمد ظفراللہ خاں صاحب کی اس تائید وحمایت کا بھی ذکر کیا ہے جو موصوف نے اقوام متحدہ کے مختلف اجلاسوں میں ہمیشہ روا رکھی اور بالخصوص سلامتی کونسل کی نشست حاصل کرنے میں آپ نے مصر کو بے حد تقویت پہنچائی۔خشابہ پاشا نے اپنے بیان کے آخر میں فرمایا:

مَیں اس عظیم شخصیت کا بے حد ممنون احسان ہوں کیونکہ اس نے میرے ملک کی بے حد خدمت سرانجام دی ہے اور مجھے انتہائی افسوس ہے کہ ایسا فتویٰ دیا بھی گیا ہے تو ایسی نمایاں اور بلند ہستی کے خلاف۔

(بحوالہ ’’البشریٰ‘‘المجلد 18 صفحہ 124)

اخبار’’النداء‘‘ کا بیان

اخبار’’النداء‘‘(یکم جولائی 1953ء) نے لکھا:۔

(ترجمہ) نمائندہ النداء کو معلوم ہوا ہے کہ مفتی کی شخصیت بالکل محل بحث نہیں تھی بلکہ ارباب حل وعقد نے مفتی کے منصب کے دائرہ عمل پر غور کیا ہے۔اور یہ معاملہ مفتی کے منصب کے محدود کرنے والا ہونا چاہئے کہ اس کو کس حد تک اجتہاد کرنا چاہئے...... چونکہ مطالبات دارالافتاء میں آتے ہیں اس لئے کوئی فتویٰ اس وقت تک صادر نہ کیا جائے جب تک اس کومجلس افتاء کے سامنے پیش نہ کیا جائے جو مذاہب اربعہ کے آئمہ پر مشتمل ہو۔

اخبار’’اَلْجَمْھُوْر مِصْرِی‘‘ کا بیان

اخبار ’’الجمہور المصری‘‘(21/جولائی 1952ء) نے ایک شذرہ میں لکھا:۔

’’ہم اس امر کی وضاحت کرنا پسند کرتے ہیں کہ ہم ڈاکٹر احمد شبلی پروفیسر فوادالاوّل یونیورسٹی کی رائے کی تائید کرتے ہیں کہ مفتیٔ مصر کا فتویٰ برطانیہ کی چال ہے اوران برطانوی اخبارات کی سازش ہے جو عربی زبان میں مصر میں شائع ہوتے ہیں۔عوام کے تصور سے یہ مسئلہ کہیں گہرا ہے۔ دھوکہ کی بنیاد۔ یہ واضح حقیقت ہے کہ ظفراللہ خاں نے جو تمام دنیا کے مسلمانوں کے معاملات میں دفاع کیا ہے اس نے انگریزوں کوخوفزدہ کردیا ہے۔اسلام اور مسلمانوں کی خاطر اوراس کی دلیرانہ آواز نے انگریزوں کو پریشان کردیا ہے اوران کواس امر کا خوف ہے کہ پاکستان مضبوط ہاتھ ہو جائے گا جو ہرجگہ مسلمانوں کے معاملات میں ان کو سہارا دے گا.........ظفراللہ خاں نے کہا ہے کہ پاکستان ہرگز اسرائیل کوتسلیم نہیں کرے گا چاہے عرب لیگ اس کوتسلیم کرے۔ اس وجہ سے انگریزوں نے پاکستان کے وزیر خارجہ کے خلاف سازش کی تاکہ وہ مصر اور مشرق کو اس پاکستانی بڑے لیڈر کی تائید سے محروم کردے۔

الدکتور اللبان بک کا بیان

الدکتورابراھیم اللبان بک پرنسپل کلیہ دارالعلوم المصریہ نے لکھا:۔

’’مجھے انتہائی افسوس ہے کہ عرب حکومتوں نے ظفراللہ خاں وزیرخارجہ پاکستان جیسی شخصیت کوتکلیف دی جس نے عرب حکومتوں کے دفاع میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا جس کی وجہ سے اس نابغہ اور مثالی شخصیت کی تائید اور دوستی سے محروم ہوگئے ہیں حالانکہ آج کے عالمی سیاسی تنازعہ اور خطرناک بحران میں عرب حکومتیں ظفراللہ خاں کی شجاعت، بلاغت اور آپ کے دفاع کی بہت ضرورت محسوس کرتی ہیں۔

(المصری 27/جون 1952ء)

الشیخ محمد ابراہیم سالم بک کا بیان

الشیخ محمد ابراہیم سالم بک (سابق چیف جسٹس ہائیکورٹ مصر) نے ایک بیان میں کہا:۔

بلاشبہ ہماری طرف سے یہ جلد بازی ہوگی کہ ہم قادیانیوں پر کفر کا فتویٰ لگائیں اور یہ اس لئے کہ ہمیں ابھی تک ایسے وسائل میسر نہیں کہ ہم اس مذہب کے متعلق علم اور اس کے میلانات بذریعہ کتب معلوم کرسکیں۔اور جب تک ہمیں اس مذہب کے متعلق معلوم نہ ہو تو یہ جلد بازی اور جسارت ہوگی کہ ہم اس مذہب کے پیروکاروں پر کفر کا فتویٰ لگادیں۔وہ اس وقت تک مسلمان ہی ہیں جب تک کہ انکے کفر پر دلیل قائم نہیں ہوجاتی۔اس کے علاوہ میں سمجھتا ہوں کہ کئی ایسے پہلو ہیں جو فرقہ قادیانی کے مسلمان ہونے کی تائید کرتے ہیں بلکہ ان کے (مسلمان ہونے کی) تائید میں یہ پہلو بھی ہے کہ احمدی اسلام اور مسلمانوں کی تائید کا کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتے بلکہ ہر موقعہ سے پورا فائدہ اٹھاتے ہیں۔ یہ تائید خواہ سرکاری تقریبات کے مواقع پر ہو یا ان کے علاوہ۔

ان امور کی بناء پر یہ بات بڑی تکلیف دہ ہے کہ جناب ظفراللہ خاں کی ذات پر کفر کا اتہام لگایا جائے ہم جانتے ہیں کہ وہ شخص اسلامی اخلاق سے آراستہ ہے اور اسلامی روایات اور سنت پر عامل ہے۔

ظفراللہ خاں مصر میں کئی مرتبہ آئے ہیں۔ہم نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ اسلام اور مسلمانوں کا دفاع کرتے ہیں اور ان کے معاملات میں ان کی مدد کرتے ہیں۔اور آپ ہر ایسے معاملہ میں جس میں اسلام اور مسلمانوں کی شان بلند ہوتی ہو دلیر ہیں۔اس بناء پر اس شخص کے مسلمان ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔

(البلاغ 26جون 1952ء)

الشیخ علام نصار بک کا بیان

مصر کے سابق مفتی الشیخ علام نصار بک نے اپنے بیان میں کہا:۔

نہ تو یہ جائز ہے اور نہ آسان کہ مسلمانوں کے فرقوں میں سے کسی فرقہ پر کفر کا فتویٰ لگایا جائے اور نہ ایسے دلائل

ہی پائے جاتے ہیں جو اس امر کو جائز قرار دیں کہ قادیانی جماعت پاکستان میں اسلام سے خارج ہے۔ مَیں اس امر کو مناسب نہیں سمجھتا کہ ایک عظیم سیاسی آدمی پاکستان جو وزیر خارجہ کی پوزیشن پر ہو سے تعرض کیا جائے کہ ان کا دین کا عقیدہ کیا ہے حالانکہ وہ شخص دین اسلام کا علی الاعلان اظہار کرتا ہے۔ اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے بڑی بڑی مجالس میں دفاع کرتا ہے۔ اپنے موقف اور بیانات کی تائید میں قرآن کریم اور احادیث محمد ﷺ کو بطور دلیل پیش کرتا ہے اور علی الاعلان اس کی اقتداء کا اظہار کرتا ہے۔ اس لئے دین میں انصاف کی خاطر یہ امر حکمت کے خلاف ہے کہ کوئی ان کو خارج از اسلام قرار دینے کی مصیبت میں مبتلا ہو حالانکہ وہ شخص اپنے اسلام کا کھلم کھلا اظہار کرتا ہے اور اس کو پاکیزہ تعلق یقین کرتا ہے۔ اسلام اور اقوام اسلامیہ کی خدمت کے لئے قابل قدر جوش سے کام لیتا ہے۔ ان کے دوست اور جاننے والے اشخاص (جو مصر میں اکابرین اسلام ہیں) کی آراء سے یہ واضح تأثر لیا جاتا ہے کہ وہ آپ کو ایک مسلم شخصیت ہی تصور کرتے ہیں جو اسلام کے آداب اور شرائط پر مضبوطی سے عامل، اسلامی اخلاق وصفات سے مزین اور اسلام کی اتباع اور اسکے اصول کے التزام کی ترغیب دیتے ہیں۔

مسلمان اس واقعہ سے ناواقف نہیں ہیں جو آنحضرت نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں ہوا جبکہ کسی نے ایک آدمی کو جنگ میں قتل کر دیا حالانکہ وہ شہادتین کا اقرار کر چکا تھا کیونکہ قاتل کو یقین تھا کہ اس شخص نے قتل کے ڈر سے کلمہ شہادت پڑھا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اس کو اس کے اس فعل پر ملامت کی اور اس کے عذر کو قبول نہ کیا اور آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو نے اس کے دل کو پھاڑ کر دیکھا تھا؟

(البلاغ 26/جون 1952ء)

اخبار ''الیوم'' کے نامہ نگار خصوصی مقیم کراچی کا بیان

اخبار ''الیوم'' (26/جولائی 1952ء) نے اپنے نامہ نگار خصوصی مقیم کراچی کے حوالہ سے لکھا:۔

"أصبح الأبرار كافرين" (نیک لوگ کافر ہو گئے)

شیخ مخلوف نے جس گناہ کا ارتکاب کیا ہے اب اس پر پردہ ڈالنے کی کوشش عبث اور بے معنی ہے۔ اس غلطی کا نام وہ فتویٰ رکھیں یا بیان دونوں برابر ہیں۔ بہر کیف وہ خود ہی اس کا شکار ہو گئے ہیں۔ حکومت کے لئے اگر اسے اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہے تو اب مفتی صاحب کو ان کے اس منصب سے علیحدہ کرنا ضروری ہو گیا ہے۔ مفتی صاحب کے فتویٰ جاری ہونے کے وقت ہی سے ہم نہ صرف اس کو ناقابل التفات سمجھ رہے تھے بلکہ لوگوں کو اسے طاق نسیان میں رکھنے کا کہہ رہے تھے مگر اس کے باوجود مفتی صاحب اپنی اس غلطی کا دفاع کر رہے ہیں اور ایک غلطی کو محو کرنے کے بدلہ میں دوسری کا ارتکاب کر رہے ہیں اور ایک گمراہی کے عوض دوسری میں خود کو ملوث کر رہے ہیں۔

مفتی صاحب اس بات کو جانتے ہیں کہ قادیانی جماعت میں اعتدال پسند اور صاحب وقار لوگ بھی ہیں اور ہوسکتا ہے کہ ظفر اللہ خاں بھی ان ہی میں سے ایک ہوں۔

مفتی صاحب یہ سب کچھ بھی جانتے ہیں جیسا کہ الاخبار کو انہوں نے بیان بھی دیا ہے جو جمعرات کو شائع بھی ہو چکا ہے۔ ان کا فرض تھا کہ کسی کو خدا تعالیٰ کی رحمت سے محروم کرنے اور اس کے دین سے نکالنے سے پیشتر وہ فقۂ اسلامی کے عام اور معمولی قوانین ہی ملاحظہ فرما لیتے جو انہیں اس معاملہ پر تحمل اور بردباری سے غور کرنے کی طرف توجہ دلا رہے تھے اور جلد بازی سے کام نہ لیتے۔

فاضل مفتی صاحب کو علم ہوگا کہ ایک روز رسول اکرم (ﷺ) نے ایک گواہ کو فرمایا تھا کہ کیا تُو یہ سورج دیکھ رہا ہے اس طرح واضح اور روشن گواہی دے ورنہ رہنے دے۔

اسی طرح ان کو یہ بھی علم ہوگا کہ علماء اسلام اور آئمہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ مسلمان جس کے اسلام کا ایک فیصدی بھی احتمال ہے اس پر کفر کا فتویٰ نہیں لایا جا سکتا۔ پس اس شخص کے لئے جو منصب افتاء پر فائز ہو مناسب نہ تھا کہ کسی مسلمان کے خلاف کفر کا فتویٰ جاری کرنے میں جلد بازی سے کام لیتا اور مسلمان بھی اتنی عظمت شان کا مالک کہ صحافت اس کے وجود ہی کو ایک بڑی خبر تصور کرتی ہو۔ اگر بالفرض ایسی کوئی بات تھی جو مفتی صاحب کو ظفر اللہ خاں کے اسلام سے خارج کرنے ہی پر مجبور کرتی تھی (جس کا ہمیں علم نہیں) تب بھی انہیں اپنے فتویٰ یا بیان کو بہتر اور مناسب صورت دینا چاہیئے تھی اور پاکستان سے ''وزیر زندیق'' کی معزولی کا مطالبہ نہیں کرنا چاہیئے تھا۔

معلوم ہوتا ہے کہ مفتی صاحب نے اپنی تعیناتی سے متعلق قوانین کا مطالعہ ہی نہیں کیا اور یہ گمان کر لیا کہ وہ مصر اور پاکستان کے مفتی ہیں اور اس طرح اپنے ہم مشرب کے معاملات میں بھی دخل اندازی کے مرتکب ہوئے ہیں اور اس کے حقوق کا احترام نہیں کیا۔

مفتی پاکستان اپنے ملک اور اپنے وزیر کے متعلق یقیناً وہ کچھ جانتا ہے جس کا شیخ مخلوف (مفتی مصر) کو کوئی علم نہیں۔

اس مسئلہ کے اور بھی کئی پہلو ہیں جو زیادہ خطرناک ہیں اور نتائج کے لحاظ سے سنگین بھی۔

اسلامی اصول ہے کہ جس نے کسی مسلمان کو کافر کہا وہ خود کافر ہو گیا۔ ظفر اللہ خاں کا کفر جب تک ہم آنکھوں سے مشاہدہ نہ کر لیں اور اس بارہ میں ہمیں یقینی علم نہ حاصل ہو جائے ہمارے نزدیک مسلمان ہیں اور ان کا اسلام کامل ہے۔

مفتی مصر نے خود اپنے آخری بیان میں اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ ظفر اللہ خاں اعتدال پسند اور وقار کے حامل ہوں یہ امر بھی مفتی صاحب کو اس کے خلاف فتویٰ صادر کرنے کا حق نہیں پہنچاتا اور نہ ہی غیض وغضب اور لعنت ملامت کے نشانہ بنانے کا۔

ہماری رائے ہے کہ مفتی صاحب نے ایک مسلمان کو کافر ٹھہرایا ہے اور جس کسی نے کسی مسلمان کو کافر ٹھہرایا ہو وہ خود کافر ہو جاتا ہے۔

مَیں قارئین سے اُمید کرتا ہوں کہ وہ مجھے کسی کی تنقیص کا مرتکب نہ تصور کریں گے۔ مَیں حقیقت کے اظہار میں سنجیدہ ہوں۔ اس سلسلہ میں تمام ذمہ داری اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔

جہاں تک ظفر اللہ خاں کا تعلق ہے اس قسم کی کہی گئی باتوں سے اس کا کوئی نقصان نہیں۔ لیکن یہ واقعہ اس امر کی ضرور یاد دلاتا ہے کہ لوگوں نے رسول عظیم (ﷺ) کی شان میں بھی کاہن، ساحر، صابی اور مجنون کے الفاظ استعمال کئے تھے۔

وہ شخص جو استعماریت کا بڑی قوت، بلاغت اور صدق بیانی سے مقابلہ کرتا ہے اور خدا تعالیٰ بھی جس کی زبان اور دل پر حق جاری کرتا ہے وہ بھی اگر کافر قرار دیا جا سکتا ہے تو نیک لوگوں کی اکثریت ایسے کافر بن جانے کی خواہش کرے گی۔ (خالد محمد خالد)

اخبار ''المصری'' کا مقالۂ خصوصی

اخبار ''المصری'' نے اپنے مقالہ خصوصی (مورخہ 27/جون 1952ء) میں بعنوان ''ظفر اللہ خاں'' لکھا:۔

المصری کے قارئین اس کالم کے علاوہ کسی دوسری جگہ مصر میں پاکستان کے سفیر کے بیان کا مطالعہ کریں گے جس میں آپ نے مصری صحافت کی عزت افزائی کی ہے اور بالخصوص روزنامہ المصری کی جس نے اپنے اور پاکستان کے دوست مصری لوگوں کے خیالات کی اشاعت اس اتہام کے ردّ میں کی ہے جسے مصر کے علماء عظام میں سے ایک نے عوام کی خلافِ توقع مشرق کی عظیم شخصیت محمد ظفر اللہ خاں پر عائد کیا تھا۔

اس اتہام سے قبل شاید پاکستان اس امر سے واقف نہ تھا کہ مصر پاکستان کے لئے دل کی گہرائیوں سے محبت، خلوص اور ہمدردی کے جذبات رکھتا ہے اور عالمی اخوت کا بھی حامل ہے۔ دونوں ایک جیسے مقاصد رکھتے ہیں۔ عربوں میں کیا خوب یہ کہاوت ہے کہ بسا اوقات ضرر رساں اشیاء بھی مفید مطلب ہو جایا کرتی ہے۔ پاکستان کے مصری دوست ظفر اللہ خاں کے مقام کا اندازہ ہی نہیں کر سکتے۔ بین الاقوامی سوسائیٹیوں میں وہ قضیۂ مصر کے بلند پایہ ارکان میں سے ہیں اور دنیا کی ان عظیم ترین شخصیتوں سے ایک ہیں جنہوں نے مصر کی خاطر اپنی ذات، وقت اور وطن تک کو وقف کر رکھا ہے۔ استعماریت کا مقابلہ کھلم کھلا اور بڑی جرأت سے کرتے ہیں۔ اس شخص کے وجود میں اَور بھی کئی خوبیاں موجود ہیں۔ یہ سب باتیں اس امر کی متقاضی ہیں کہ نہ صرف آپ کے خلاف بات کرنے سے گریز کیا جائے بلکہ آپ کی گرانقدر خدمات کو سراہا جائے اور ان کے بارہ میں انصاف سے کام لیا جائے۔ **محمد ظفر اللہ خاں عصرِ حاضر میں دولت اسلامیہ کی نہایت درجہ بلند پایہ اور ممتاز شخصیتوں سے ایک ہیں بلکہ سرفہرست ان ہی کا اسم گرامی آتا ہے۔** آپ ہی وہ شخص ہیں جس نے سیاست کا مطالعہ تو اچھی طرح کیا ہے لیکن نظری سیاست کے اصولوں کو اپنایا نہیں بلکہ سیاسی ثقافت کو قرآنی انداز فکر کے تابع اور ہم آہنگ کر دیا ہے۔ آپ نے ایسا اسلامی نظریہ اختیار کیا ہے جو عصر حاضر کے افکار کی آراء اور اسلامی نظریات پر مشتمل ہے۔

ظفر اللہ خاں کو اقتصادیات پر وسیع نظر حاصل ہے۔ آپ نے اقتصادیات کا نہ صرف مطالعہ کیا ہے بلکہ ایک بڑی قوم کا جس کے اغراض ومقاصد وسیع تر ہیں اور جو ابھی ابھی استعماری اقتصادیات کے بھنور سے نکلی ہے بجٹ تیار کیا ہے۔ اقتصادی نظام میں آپ علم اقتصادیات پر صرف انحصار نہیں کرتے بلکہ اقتصادی ثقافت کو اسلامی تعلیم کے تحت لے آتے ہیں۔ دولت اسلامیہ کی تعمیر میں آپ کا یہ نظریہ ہے کہ افراد کے فرائض اور حقوق حکومت کے حق میں کیا ہیں اور حکومت کے فرائض اور حقوق افراد کے حق میں کیا ہیں؟

ظفر اللہ خاں وہ عظیم شخصیت ہیں جنہوں نے حکومت کے جھنڈے کو اٹھایا اور پاکستان کی خارجہ سیاست کو حکومت کے دو بڑے وجودوں محمد علی جناح اور لیاقت علی خاں کی طرف سے سپرد ہونے پر سنبھالا اور ان کے اسلامی طریق کار کو جاری رکھا۔ اس طرح اس نوزائیدہ مملکت کو عصرِ حاضر کی ترقی یافتہ صف میں لا کھڑا کیا۔ پاکستان کی ہر دو (مذکورہ بالا) بڑی شخصیات نے اسلام اور اسلامی تعلیمات کی اقتداء میں جو روایات قائم کی تھیں ان کو نہ صرف برقرار رکھا بلکہ مزید چار چاند لگا دیئے۔

امریکہ اور یورپ کے عالمی سیاسیات کی شہرت کے مالک ان کی قدر ومنزلت محض نمائش کے طور پر نہیں کرتے بلکہ ان کی ذاتی خوبیوں کے مداح ہونے کی صورت میں نہایت قدر کی نگاہ سے ان کو دیکھتے ہیں۔ انہیں یہ بھی علم ہے کہ آپ اپنی لیاقت اور قابلیت کی بدولت اطراف عالم میں کس احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔

وہ اس حقیقت سے بھی آشنا ہیں کہ آپ مشرقی محاسن کے آئینہ دار ہیں اور سلامتی کی دعویدار، نئی دنیا میں، آپ دو متقابل ومتحارب بلاکوں میں تیسرے گروپ کی نمائندگی کرتے ہیں۔

یہ ہیں وہ ظفر اللہ خاں!! جن کو تکفیر کا نشانہ بنایا گیا ہے حالانکہ تنہا آپ ہی ہیں جو اقوام متحدہ میں اپنی جگہ سے اٹھ کر فریضۂ نماز اس کے وقت میں ادا کرتے ہیں اور اس غرض کے لئے اقوام متحدہ کے ہال میں کوئی علیحدہ جگہ تلاش کرتے ہیں تا کہ امت اسلامیہ کی نصرت طلب کرنے کے لئے خدا کی جناب میں سجدہ ریز ہو سکیں۔

مصری لیڈر السید مصطفیٰ مومن کا بیان

مصر کی وفد پارٹی کے ایک راہنما اور شعوب المسلمین کے مندوب السید مصطفیٰ مومن نے بیان دیتے ہوئے کہا کہ چوہدری ظفر اللہ خاں کی خدمات صرف پاکستان کے وزیر خارجہ کی نہیں ہیں بلکہ آپ مشرق وسطی اور بالخصوص مصر اور عرب دنیا کے بھی وزیر خارجہ ہیں۔ وہ بہت بڑے مدبر ہیں انہوں نے اقوام متحدہ میں تیونس، مراکش، ایران اور مصر کی حمایت کر کے اسلام کی بڑی خدمت کی ہے۔ چوہدری صاحب پر حملہ پوری اسلامی دنیا پر حملہ ہوگا۔

(روزنامہ ''آفاق''(لاہور) 25مئی 1952ء تلخیص از تاریخ احمدیت جلد 15 صفحہ 175-176)

بیروت پریس

مصر کے علاوہ بیروت کے پریس نے بھی فتویٰ پر تنقید کی چنانچہ بیروت کے کثیر الاشاعت روزنامہ ''بیروت المساء'' نے لکھا:۔

ہم وزیر خارجہ پاکستان السید محمد ظفر اللہ خاں کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ بیروت میں ان سے کئی مرتبہ ملاقات ہوئی۔ ہم نے ان کا فصاحت وبلاغت سے پُر لیکچر بھی سنا۔ آپ کا لیکچر سن کر ہمارا متاثر ہونا لازمی تھا جبکہ اقوام متحدہ کی مجالس آپ کی زور دار تقاریر سن کر ورطۂ حیرت میں پڑ چکی تھیں۔ ہم نے آپ کو قرآن مجید کے علوم بیان کرتے ہوئے سنا جس میں آپ نے شاعر کا یہ قول بھی بیان فرمایا:۔

وكل العلم في القراٰن لكن
تقاصر عنه أفهام الرجال

تمام علوم قرآن مجید میں موجود ہیں لیکن عام لوگوں کے فہم انہیں سمجھنے سے قاصر ہیں۔

پھر ہم نے آپ کو ''پالم تپیش'' ہوٹل میں نماز تہجد پڑھتے اور عبادت کرتے ہوئے بھی دیکھا ہے آپ کے پیچھے نمازیں میں آپ کے ساتھی بھی تھے۔ پھر ہم نے دیکھا کہ آپ اسلامی حکومتوں کے وزراء اعظم کی ایک کانفرنس منعقد کرنے میں کوشاں ہیں۔ پھر آپ نے مصر کی امداد اور تائید و حمایت کیلئے اپنے آپ کو وقف کر رکھا ہے۔ اسی طرح مسئلہ تیونس کے متعلق اسلامی مفادات کے تحفظ میں آپ جس طرح سینہ سپر ہوئے وہ بھی ہمیں اچھی طرح یاد ہے۔

یقیناً ظفر اللہ خاں ایک مفکر دماغ کے حامل ہیں اور آپ ترقی پذیر پاکستانی مملکت کے لئے لسان ناطق کا درجہ رکھتے ہیں۔ اس مملکت کے لئے جس کی مسلم آبادی آٹھ کروڑ نفوس سے بھی متجاوز ہے۔ جس نے قرآن کریم کو اپنا دستور بنایا ہوا ہے اور جہاں عربی زبان کو ممتاز درجہ پر شمار کیا جاتا ہے۔

اس ہمسایہ مملکت کو جو ایشیا میں تعمیر وترقی کا عَلم بلند کر رہی ہے اور جو عربوں کے تمام مسائل میں خلوص نیت اور صدق دلی سے ان کا ہاتھ بٹا رہی ہے۔ عرب دنیا کے ایک وسیع حصہ کی طرف سے ایک طعنہ دیا گیا ہے۔ ہماری مراد

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

ہمارے دلوں میں تو رسول اللہ ﷺ کی محبت کا وہ ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے جس کے تم نزدیک بھی نہیں پہنچ سکتے۔

ہم تو اللہ تعالیٰ کی صفات کا ادراک رکھنے والے لوگ ہیں۔ اسی سے مانگتے ہیں اور اسی کے آگے جھکتے ہیں اور یہی ہمارے لئے کافی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے لئے جس طرح پہلے کافی تھا وہ آج بھی ہمارے لئے کافی اور آئندہ بھی انشاء اللہ کافی ہوگا۔

آج بھی مخالفین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہ مان کر اپنا جو مقصد حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ نہ حاصل کر سکتے ہیں اور نہ کر سکے اور نہ کر سکیں گے انشاء اللہ۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 23 رجنوری 2008ء بمطابق 23 رصلح 1387 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ۔ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ۔ وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُوْلٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ۔ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ۔ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ۔ لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ۔ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ۔ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ۔ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ۔ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي انْتِقَامٍ۔

(سورۃ الزمر آیات 33تا38)

یہ آیات جو مَیں نے تلاوت کی ہیں یہ سورۃ الزمر کی 33 سے 38 نمبر کی آیات ہیں۔ ترجمہ ان کا پڑھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پس اس سے زیادہ ظالم کون ہوسکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور سچائی کو جھٹلا دے جب وہ اس کے پاس آئے، کیا جہنم میں کافروں کے لئے ٹھکانہ نہیں ہے اور وہ شخص جو سچائی لے کر آئے اور وہ جو سچائی کی تصدیق کرے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو متقی ہیں۔ ان کے لئے ان کے ربّ کے حضور وہ کچھ ہوگا۔ جو وہ چاہیں گے۔ یہ ہوگی حسن عمل کرنے والوں کی جزا تا کہ جو بدترین اعمال انہوں نے کئے ان کے اثرات اللہ ان سے دور کر دے اور جو بہترین اعمال وہ کیا کرتے تھے ان کے مطابق انہیں اُن کا اجر عطا کرے۔ کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں اور وہ تجھے ڈراتے ہیں، ان سے جو اُس کے سوا ہیں اور جسے اللہ گمراہ قرار دے دے تو اس کے لئے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور جسے اللہ ہدایت دے دے تو اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں۔ کیا اللہ کامل غلبے والا اور انتقام لینے والا نہیں ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اس طرح بات شروع فرمائی کہ دو قسم کے لوگ ظالم ہوتے ہیں اور اپنی جان پر ظلم کرتے ہیں، اپنی ہلاکت کے سامان کرتے ہیں۔ ایک قسم ان لوگوں کی ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے کا غلط طریق پر دعویٰ کرتے ہیں۔ اور دوسرے وہ لوگ ہیں جو سچائی کو جھٹلاتے ہیں۔ ایک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرتے ہیں اور دوسرے وہ لوگ جو سچے انبیاء کو، اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والوں کو جھٹلاتے ہیں جب وہ ان کے پاس آتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ اپنا پیغام دے کر انبیاء کو بھیجتا ہے۔ جب نبی مبعوث ہوتے ہیں تو ایک گروہ ایسا ہے جو ان کو جھٹلاتا ہے اور انہیں یہ کہتا ہے کہ تم جھوٹے ہو اور خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہو۔

اس مضمون کو قرآن کریم نے اور جگہ بھی بیان فرمایا ہے۔ سورۃ العنکبوت کی آیت 69 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ۔ (العنکبوت:69) اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھ کر افتراء کرتا ہے اس سے زیادہ ظالم اور کون ہوسکتا ہے۔ یا اُس سے (زیادہ ظالم کون ہوسکتا ہے) جو حق کو اُس وقت جھٹلاتا ہے جب وہ اُس کے پاس آتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ”افتراء کی بھی ایک حد ہوتی ہے اور مفتری ہمیشہ خائب و خاسر رہتا ہے۔ قَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى (طٰہٰ:61)“۔

(الحکم جلد 8 نمبر 12 مورخہ 10/اپریل 1904ء صفحہ 4۔ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد سوم۔ تفسیر سورۃ طٰہٰ صفحہ 218)

اور آنحضرت ﷺ کو فرمایا کہ اگر تُو افتراء کرے تو تیری رگ جان ہم کاٹ ڈالیں گے اور ایسا ہی فرمایا وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا کہ ایک شخص ان باتوں پر ایمان رکھ کر افتراء کی جرأت کیونکر کرسکتا ہے؟ یعنی اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کو بڑا واضح طور پر فرماتا ہے کہ جو جھوٹ بولنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ پر افتراء کرنے والے ہیں ہم ان کی جو رگ جان ہے وہ کاٹ دیں گے اور ان کو خائب و خاسر کریں گے۔ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے گا ذلیل و رسوا ہو جائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”جس کا ان باتوں پر ایمان ہو وہ اللہ تعالیٰ پر کسی بھی قسم کا جھوٹ باندھنے کی جرأت کس طرح کر سکتا ہے۔ پھر فرمایا کہ ظاہری گورنمنٹ میں اگر ایک شخص فرضی چپڑاسی بن جائے تو اس کو سزا دی جاتی ہے اور وہ جیل میں بھیجا جاتا ہے تو کیا خدا تعالیٰ کی ہی مقتدر حکومت میں یہ اندھیر ہے کہ کوئی محض جھوٹا دعویٰ مامور من اللہ ہونے کا کرے اور پکڑا نہ جائے بلکہ اس کی تائید کی جائے۔ اس طرح تو دہریت پھیلتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی

ساری کتابوں میں لکھا ہے کہ مفتری ہلاک کیا جاتا ہے''۔(الحکم جلد8نمبر12مورخہ 10/اپریل 1904ء۔تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد 3صفحہ624)

تو جولوگ حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام پر الزام دیتے ہیں ان کا بھی اس بات میں ردّ کیا گیا ہے کہ ایک ظاہری حکومت کی طرف منسوب کر کے اگر کوئی آدمی بات کرتا ہے، چاہے کسی افسر کا چپڑاسی بن کے کسی کے پاس حکم لے کے چلا جائے اور جھوٹ بولے اور پکڑا جائے تو اس کو بھی سزا ملتی ہے۔تو کیا خدا تعالیٰ کی طرف جو باتیں منسوب کی جاتی ہیں یا کوئی شخص جو یہ کہتا ہے کہ مَیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوں اور وہ یہ بات اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو اتنی بھی طاقت نہیں کہ اس کو پکڑ لے اور سزا دے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس سے زیادہ ظالم کون ہوسکتا ہے جو اللہ تعالیٰ پر افتراء باندھے۔یعنی یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ جب انبیاء اللہ تعالیٰ کی طرف سے بات کرتے ہیں تو وہ اپنی جان پر ظلم کرنے والے ہوں یا اللہ تعالیٰ کی طرف جو باتیں وہ منسوب کر رہے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کی پکڑ نہ کرے۔

پس اللہ تعالیٰ کا مختلف جگہوں پر قرآن کریم میں اس حوالے سے فرمانا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ بنیادی اور اصولی بات ہے کہ جو بھی خدا تعالیٰ پر افتراء کرے گا، جھوٹ بولے گا وہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آئے گا۔اور صرف یہی نہیں بلکہ حق اور سچائی کو جھٹلانے والا جو دوسرا گروہ ہے اگر وہ اللہ تعالیٰ کے سچے نبی کی نافرمانی کرنے والا ہوگا تو وہ بھی خدا تعالیٰ کی پکڑ میں آئے گا۔

تو دو قسم کے گروہوں کا یہاں ذکر ہے۔ایک وہ جو اللہ تعالیٰ پر غلط افتراء کرے اللہ تعالیٰ اسے بھی پکڑتا ہے۔دوسرا وہ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے کو جھٹلائے اللہ تعالیٰ اسے بھی پکڑتا ہے اور دونوں ہی گروہ اپنے اوپر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں۔پس انبیاء کا انکار کرنے والے جب یہ کہتے ہیں کہ اس نے اپنی طرف سے باتیں بنالیں اور خدا تعالیٰ نے اس کو قطعاً نبوت کا درجہ دے کر نہیں بھیجا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹا افتراء کرے گا ہم اسے پکڑیں گے۔جو نشانیاں اور ثبوت نبی کے لئے ظاہر ہوئیں انہیں دیکھ کر انہیں قبول کرنے کی کوشش کرو۔نبوت اپنے روشن نشانوں کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی تائیدات اس کے ساتھ ہوتی ہیں اور ہر نیا دن یہ روشن نشان دکھاتا چلا جاتا ہے۔پس منکرین نبوت کو یہ ایسی دلیل دی گئی ہے کہ ان میں عقل ہو تو یقیناً ہوش کریں اور ہوش کرنی چاہئے۔یہ الزامات آنحضرت ﷺ سے پہلے انبیاء پر بھی لگے تھے اور پھر آنحضرت ﷺ کی ذات مقدس پر بھی لگے تھے اور یہی الزامات آج حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات پر بھی لگ رہے ہیں۔

سورۃ زمر کی اس آیت سے پہلے کی آیات میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی تعلیم کو جامع بتا کر یہ اعلان کیا تھا کہ اس جامع تعلیم کے بعد اب کوئی اعتراض کرنے کا جواز نہیں رہتا۔قرآن کریم اپنی ذات میں خود بھی بہت بڑا نشان ہے۔بلکہ اس کی ہر ہر آیت اور ہر ہر لفظ ایک اعجاز ہے اور اللہ تعالیٰ نے کفّار کو اس کو قبول کرنے کی نصیحت فرمائی لیکن اس کے باوجود کفار نے انکار کیا۔یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے سختی اور سزا سے کام لیا اور پھر ان لوگوں نے آنحضرت ﷺ کو قبول کیا۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تم میرے بھیجے ہوؤں کا انکار کرتے ہو تو اس دنیا میں یا اگلے جہان میں میری پکڑ کے نیچے آتے ہو۔پس عقل کا تقاضا یہی ہے کہ اس ہٹ دھرمی کو چھوڑو۔اگلی آیت میں بتایا کہ تقویٰ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خوف کا دل میں ہونے کا اظہار یہی ہے کہ جو سچائی کے پیغام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہوا ہے اس کو قبول کرو۔کیونکہ یہی چیز تمہیں کامیابیاں بھی عطا کرے گی اور تقویٰ میں مزید بڑھائے گی۔اور یہ بھی ایک نبی کے سچا ہونے کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کامیابیاں نصیب کرتا چلا جاتا ہے۔

سورۃ یونس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ کَذِبًا اَوْ کَذَّبَ بِاٰیٰتِهٖ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ (یونس:18) پس جو اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھے یا اس کے نشانات کو جھٹلائے اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا۔یقیناً مجرم کامیاب نہیں ہوسکتے۔دونوں طرح کے مجرم کامیاب نہیں ہوں گے۔نہ وہ کامیاب ہوسکتا ہے جو اللہ تعالیٰ پر بہتان لگاتے ہوئے یہ کہے کہ مَیں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں۔نہ وہ کامیاب ہوسکتے ہیں جو ایک سچے نبی کا انکار کرنے والے ہوں۔پس اس سے بھی ظاہر ہے کہ دو قسم کے لوگ ہیں جو سزا سے نہیں بچ سکتے۔جیسا کہ مَیں نے کہا ایک وہ جو غلط دعویٰ کر کے اسے خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کریں اور دوسرے وہ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے پیغام لانے والے کا مقابلہ کریں اور یہ ایسی بات ہے جو ہر عقل رکھنے والا سمجھ سکتا ہے۔تبھی تو فرعون کی قوم کے ایک آدمی نے کہا تھا کہ وَاِنْ یَّکُ کَاذِبًا فَعَلَیْهِ کَذِبُهٗ وَاِنْ یَّکُ صَادِقًا یُّصِبْکُمْ بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُکُمْ (المومن:29) کہ اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ کا وبال اسی پر پڑے گا۔اگر وہ سچا ہے تو اس کی کی ہوئی بعض انذاری پیشگوئیاں تمہارے متعلق پوری ہو جائیں گی۔

پس ان مسلمانوں کے لئے بھی جو آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق آنے والے مسیح موعود کو نہیں مانتے غور کرنے کا مقام ہے۔مسلمانوں کے پاس تو ایک ایسی جامع اور محفوظ کتاب ہے جس کی حفاظت کا خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے اور غیر بھی باوجود کوشش کے اس میں کسی قسم کی تحریف تلاش نہیں کر سکے۔چودہ سو سال سے وہ اپنی اصلی حالت میں موجود ہے۔یہ سب باتیں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جمع کر کے مسلمانوں کو ہوشیار کیا ہے کہ یہ قصے کہانیاں نہیں، تمہاری حالت بھی پہلی قوموں جیسی نہ ہو۔اللہ تعالیٰ نے یہ فرما کر کہ لَا یُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ (یونس:18) کہ مجرم لوگ کبھی کامیاب نہیں ہوتے، تسلی دلا دی ہے کہ بے شک جھوٹے دعویدار ہوسکتے ہیں لیکن وہ کبھی کامیاب نہیں ہوسکتے۔اور کامیابی کا معیار کیا ہے؟ یہ ہے کہ اپنی تعلیم اور بعثت کے مقصد کو وہ دنیا میں پھیلا نہیں سکتے جس طرح خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والے پھیلاتے ہیں۔بے شک ان کی چھوٹی سی جماعت بھی بن سکتی ہے۔ان کے پاس دولت بھی جمع ہوسکتی ہے۔یہ سب کچھ ہوسکتا ہے لیکن جو خدا تعالیٰ کی طرف سے دعویدار ہو کر آتا ہے وہ ایک روحانی مقصد کو لے کر آتا ہے۔

انبیاء آئے تو وہ یا نئی شریعت لے کر آئے تا کہ دنیا میں ایک روحانی انقلاب پیدا کریں اور انسان کو خدا تعالیٰ کے قریب کریں یا پرانی تعلیم کی تجدید کے لئے آئے تا کہ بھٹکے ہوؤں کو پھر سے اس تعلیم کے مطابق جو شرعی نبی لائے تھے خدا تعالیٰ کے قریب کریں۔پس یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والوں کا بنیادی معیار ہے۔اگر کوئی دعویٰ کرتا ہے کہ وہ خدا کی طرف سے ہے لیکن یہ دو مقصد حاصل نہیں کرتا تو خدا تعالیٰ پر افتراء باندھ رہا ہے۔اگر وہ لوگوں میں روحانی انقلاب پیدا نہیں کر رہا اگر وہ لوگوں کو خدا تعالیٰ کے قرب کی طرف راہنمائی نہیں کر رہا، ان میں ایک انقلاب پیدا نہیں کر رہا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ غلط ہے۔

اس زمانہ میں حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام پر مفتری ہونے کا نعوذ باللہ الزام لگایا جاتا ہے تو یہ دیکھنا چاہئے کہ کیا آپؑ نے شریعت میں بدعات پیدا کیں یا اس میں کوئی کمی بیشی کی یا اس کے برخلاف قرآن کریم کی حکومت کو اپنے اوپر لاگو کرنے کا حکم دیا۔آپؑ کی تحریریں پڑھ لیں۔ہر جگہ یہ ملے گا کہ قرآن کی حکومت قائم کرو۔کیا نمازوں میں کوئی کمی کی؟ یا کسی اور رکن اسلام میں کوئی کمی کی؟ یا سنت رسول اللہ ﷺ کی جو باتیں ہم تک تصدیق کے ساتھ پہنچیں، ان میں کوئی کمی یا بیشی کی؟ یا اس کے برخلاف ان تمام چیزوں کو خوبصورت رنگ میں نکھار کر ہمارے سامنے پیش کیا اور اگر جائزہ لیں تو نظر آئے گا کہ ہمارے سامنے اسلام کی خوبصورت تعلیم کو مزید نکھار کر، چمکا کر پیش کیا۔آپؑ تو قرآن کریم کی شریعت جس کو دنیا بھول چکی تھی نئے سرے سے قائم کرنے کے لئے آئے تھے اور آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق آئے تھے۔

پھر یہ دیکھنے والی بات ہے کہ کیا آپؑ کی جماعت پھیل رہی ہے یا وہیں کھڑی ہے یا کم ہو رہی ہے یا ایک دفعہ پھیلی اور پھر سکڑ گئی۔خاندانوں کے افراد نہیں بلکہ خاندانوں کے خاندان اور ملکوں میں گروہ در گروہ لوگ جماعت میں شامل ہوتے ہیں اور ہو رہے ہیں۔اس کے مقابلہ پر ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں میں سے جو الزام لگانے والے ہیں، ان میں کتنے ایسے ہیں جو قرآن کریم کی تعلیم میں ہی ناسخ اور منسوخ کے چکر میں پڑے ہیں۔فرقہ بندیوں میں بٹے ہوئے ہیں۔چھوٹے چھوٹے فروعی مسائل میں پڑ کر بعض احکامات سے دُور ہٹ گئے ہیں اور بعض ایسی بدعات پیدا کر لی ہیں جن کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔

اب اگر پاکستان، ہندوستان اور ایسے ملکوں میں چلے جائیں تو وہاں قبروں پر چڑھاوے ہیں، پیروں کے دَروں پر جا رہے ہیں، وہ پیر جو کبھی نمازیں بھی نہیں پڑھتے تھے۔ان سے فریادیں کی جاتی ہیں، ان سے مانگا جاتا ہے۔قبروں سے مانگا جاتا ہے۔کیا یہ تمام چیزیں کبھی آنحضرت ﷺ کے زمانے میں تھیں؟ یا آپؐ نے ان کا حکم دیا؟ تو ان لوگوں نے تو خود اسلام میں بدعات پیدا کر لی ہیں۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ ایک دعویدار، بہاءُ اللہ اٹھا۔اگر اس کا دعویٰ نبوت مانا جائے تو اس کی سچائی اس لئے ثابت نہیں ہوسکتی کہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات اس کے ساتھ نہیں تھیں۔کسی بھی موقع پر ہمیں نظر نہیں آئیں۔اگر غور سے دیکھا جائے تو کوئی روشن نشان پیش نہیں کیا۔پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ شریعت اسلامی کو جو آخری شریعت ہے جس نے قیامت تک رہنا ہے، اس کو ناقص ثابت کرنے کی کوشش کی اور اس وجہ سے بے شک ایک وقت میں کافی تعداد میں اس کے ماننے والے بھی اس کے ساتھ ہو گئے۔لیکن اس کی مقبولیت، قرآن کریم کی مقبولیت اور شریعت کی مقبولیت کے مقابلے میں کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتی۔بلکہ اب تو بہاءُ اللہ کی شریعت ماننے والے اِکّا دُکّا اِدھر اُدھر نظر آتے ہیں۔ان لوگوں کی کوئی حیثیت ہی نہیں ہے۔اور قرآن کریم آج بھی دنیا کے ایک طبقہ کی طرف سے بڑی سوچی سمجھی سکیم کے باوجود کہ اسے بدنام کیا جائے، استہزاء کا نشانہ بنایا جائے، دنیا میں پھیل رہا ہے۔جماعت احمدیہ کے ذریعہ ہی لاکھوں لوگ اس کی تعلیم کے نیچے آ کر اپنی ابدی نجات کے سامان پیدا کر رہے ہیں۔پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ لوگ جو جھوٹے ہیں فلاح نہیں پا سکتے۔تو یہ ہے ان کا فلاح پانا۔دنیاوی دولت اکٹھی ہو جانا یا ایک گروہ پیدا کر لینا کامیابی نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی تعلیم کا اس کے مقابلہ پر لاکھوں گنا پھیلنا اور اس میں ترقی ہوتے چلے جانا، یہ اصل فلاح اور کامیابی ہے۔اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے انبیاء جب اس مقصد کے لئے آتے

ہیں تو پھر بڑے روشن نشانات کے ساتھ آتے ہیں۔ زمین وآسمان کی تائیدات ان کے ساتھ ہوتی ہیں اور یہ لوگ ہوتے ہیں جو پھر اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت سے فلاح کی طرف لے جانے والے ہوتے ہیں۔

اور یہی دلیل ہے جو آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کی سچائی کی بھی تصدیق کرتی ہے۔ پس وہ لوگ جو احمدیوں کو بہائیوں کے ساتھ ملانے کی کوشش کرتے ہیں، کئی جگہ ذکر چلتا رہتا ہے۔ ان کو بھی ذرا عقل کے ناخن لینے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ معیار کے مطابق فیصلہ کریں۔ پھر دیکھیں کہ کیا دونوں ایک چیز ہیں۔

پھر یہ بتانے کے بعد کہ سچائی لے کے آنے والا جو روشن نشانوں اور اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے ساتھ سچائی لے کر آتا ہے، غلط اور جھوٹ اس کی طرف منسوب نہیں کرتا۔ اور حقیقت میں وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا ہوا ہوتا ہے۔ ایک ہی مضمون کی یہ تین مختلف آیات جو مَیں نے پیش کیں تھیں ان میں یہی ہے کہ اس سے بڑا ظالم کون ہوسکتا ہے جو غلط باتیں منسوب کرے۔ اور پھر فرمایا کہ اس سے زیادہ ظالم اور کون ہوسکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کو قبول نہیں کرتے۔ ان میں بتایا کہ جو قبول نہیں کرتے وہ صدق کو جھٹلاتے ہیں۔ دوسری آیت میں فرمایا کہ وہ حق کو جھٹلاتے ہیں۔ تیسری آیت میں فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والا اپنے پیغام اور قول میں سچا ہوتا ہے کہ یقیناً وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ وہ جس پیغام کو لے کر آتا ہے وہ حق ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کا حقیقی پیغام ہوتا ہے اور خود ظاہر کر رہا ہوتا ہے کہ یہ خدا تعالیٰ کا پیغام ہے اور وہ پیغام اللہ تعالیٰ کی آیات نشانات اور تائیدات لئے ہوئے ہوتا ہے۔

جو آیات مَیں نے تلاوت کی ہیں ان میں سے تیسری آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس تائید یافتہ اور اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کو ماننے والے جو تقویٰ پر چلنے والے ہیں اپنے ربّ سے ہر وہ چیزیں پائیں گے جو وہ چاہیں گے۔ انہیں اطمینان قلب بھی نصیب ہوگا، اُن کے اندر قناعت بھی پیدا ہوگی، ان کے اندر نیکیاں کرنے کی خواہشات بھی پیدا ہوں گی۔ یہاں جو یہ فرمایا کہ وہ جو چاہیں گے، اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ ہر وقت دنیا کی فانی چیزوں کی خواہش کرتے ہیں اور وہ انہیں ملتی رہیں گی بلکہ پہلے تقویٰ کا ذکر کرکے یہ بتادیا کہ وہ یہی چاہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ انہیں انعامات سے نوازے گا۔ ان کی خواہشات اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہوجائیں گی اور ایسے ہی لوگوں کے بارے میں پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ(حٰم السجدہ:31) کہ ہم دنیا میں بھی تمہارے دوست رہیں گے اور آخرت میں بھی تمہارے دوست رہیں گے اور یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ محسنین کو جزاء دیتا ہے۔ حسن عمل کرنے والوں کو جزا دیتا ہے۔ نیک اعمال بجالانے والوں کو جزا دیتا ہے۔ ان لوگوں کو دنیا و آخرت کی جنت دیتا ہے جو مستقل مزاجی سے نیک اعمال کئے جاتے ہیں اور تقویٰ پر قائم ہوتے ہیں۔ ایک وفا کا تعلق خدا تعالیٰ سے ہوتا ہے۔ اس کو اگلی آیت میں پھر مزید کھولا کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کو ماننے کی وجہ سے، تقویٰ پر چلنے کی کوشش کی وجہ سے، اچھے اعمال بجالانے کی کوشش کی وجہ سے، ایسے اعمال جو اللہ تعالیٰ کی نظر میں پسندیدہ نہیں لیکن انسان سے بشری کمزوریوں کی وجہ سے سرزد ہوجاتے ہیں، اللہ تعالیٰ پھر ان کے بداثرات دُور فرمائے گا کیونکہ اس سے پہلے کوشش ہو رہی ہوگی، نیت نیک ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لئے کس قدر رحمت اور شفقت کو وسعت دیتا ہے اس کا اندازہ اسی بات سے ہوجاتا ہے۔

پھر فرمایا کہ غلطی اور گناہ کی سزا تو اس کے برابر ہے لیکن نیکی کا اجر دس گنا ہے۔ پس سوائے اس کے کہ انسان ڈھٹائی سے گناہوں پر جرأت پیدا کرتا چلا جائے۔ نیکیوں کا ثواب اور اجر گناہوں کو پیچھے چھوڑ دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے تمام بداثرات دور فرمادیتا ہے اور حسن عمل کا پھر انہیں اجر عطا فرماتا ہے۔ وہ اس دنیا میں بھی نیکیوں کی طرف متوجہ رہ کر اپنی دنیا کو جنت بنانے والے بن جاتے ہیں اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کی جنت کو حاصل کرنے والے ہوں گے۔

پس اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے کو مان کر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اطمینان قلب پانا اور نیکیوں میں بڑھنا بھی اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کی سچائی کا ایک معیار ہے۔ اور اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی کثرت سے اس بات کے گواہ ہیں بلکہ جو نئے شامل ہونے والے ہیں ان کے اطمینان قلب میں بھی مزید اضافہ ہوتا ہے۔ اس مضمون کے کئی خطوط میں روزانہ وصول کرتا ہوں۔

پھر اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کہ کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں ہے۔ مزید تسلی دلائی۔ پھر الزام لگانے والے الزام لگاتے ہیں کہ یہ جھوٹا ہے۔ جس ظلم کا وہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے پر الزام لگا رہے ہیں اس ظلم کے وہ اُس کو نہ مان کر خود مرتکب ہو رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ فرماچکا ہے کہ ایسے الزام لگانے والوں اور ظلم کرنے والوں کا ٹھکانا جہنم ہے۔ اور جو اس کو قبول کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کو اُن کی برائیوں سے صرف نظر کرتے ہوئے نیکیوں کا اجر دے گا اور مزید نیکیوں کی توفیق دے گا تاکہ تقویٰ میں بھی بڑھتے چلے جائیں۔

پس یہاں یہ بات بتا کر کہ کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں ہے، جھٹلانے والوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے بتادیا کہ تم اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوؤں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے کیونکہ خدا تعالیٰ اس کا مددگار رہے اور اسی طرح اس کے ماننے والوں کا مددگار رہے۔ آنحضرت ﷺ کی زندگی اس بات کی شاہد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر قدم پر آپ کی اور آپ کے ماننے والوں کی مدد اور نصرت فرمائی۔ آنحضرت ﷺ کی زندگی بھی اور صحابہ کی زندگی بھی اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر لمحہ آپ کی مدد فرمائی، آپ کے صحابہ کی مدد فرمائی۔ بے شک جنگوں میں مسلمان شہید بھی ہوئے لیکن دشمنوں کے مقابلے پر ہمیشہ کم نقصان ہوا۔ یا دشمن وہ مقصد حاصل نہیں کرسکے جو وہ کرنا چاہتے تھے کہ اسلام کو ختم کردیں۔ اور آج تک ہم دیکھ رہے ہیں کہ آنحضرت ﷺ اور قرآن کریم پر مخالفین اسلام نہایت گھٹیا اور رکیق حملے کرتے اور الزام لگاتے ہیں لیکن اسلام کو نقصان نہیں پہنچا سکے۔ اور آج بھی مسلمانوں میں ایک گروہ ہے اور بڑی تعداد میں ہے جو آپ کی لائی ہوئی شریعت کو اصل حالت میں اپنی زندگیوں پر لاگو کر رہا ہے یا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے قیامت تک کے لئے بھیجے گئے ہیں اور آپؐ کی لائی ہوئی شریعت زندہ ہے اور زندہ رہے گی انشاء اللہ۔ اور دشمنان اسلام کی کوششیں اور دھمکیاں نہ پہلے اسلام کا کچھ بگاڑسکی تھیں نہ اب بگاڑسکتی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مَیں ان کے لئے کافی ہوں۔ اپنے بندوں کو ان کے شر کے بدانجام سے ہمیشہ بچاؤں گا۔ اور اس لئے اس زمانہ میں آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا کہ نئے جوش اور ولولے سے دشمنان اسلام کے حملوں کو ردّ کریں۔ کاش کہ مسلمان بھی اس حقیقت کو سمجھیں اور اس جری اللہ کی فوج میں شامل ہوکر اللہ تعالیٰ کے بندوں کے اس زمرے میں شامل ہوجائیں جن سے اللہ تعالیٰ کی مدد کا ہمیشہ وعدہ ہے۔ یہاں یہ بھی واضح ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا کہ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ تو عبد سے کیا مراد ہے۔ ہم کہہ دیتے ہیں کہ اللہ کا بندہ۔ ہر انسان جو دنیا میں آیا ہے اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اور اس ناطے بندہ ہے۔ طاقت اس کی کوئی نہیں لیکن حقیقی عَبْد سے مراد وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی کامل غلامی کا جوا اپنی گردن پر ڈالتا ہے۔ جو اس کے دین کا مددگار رہے۔ جو نَحْنُ اَنْصَارُاللّٰہ کا نعرہ لگانے والوں میں شامل ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کا عبادت گزار ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی ہمیشہ بڑائی بیان کرنے والا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ سے گہرا پیار کا تعلق رکھنے والا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے لئے بہت غیرت رکھنے والا ہے۔ یہ لوگ ہیں جو حقیقی عَبْد ہیں۔ اس کے یہ معنی نکلتے ہیں اور اس کا اعلیٰ ترین معیار جس سے اوپر کوئی انسان جا نہیں سکتا وہ آنحضرت ﷺ کی ذات ہے اور جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے کافی ہونے کے وہ نظارے دکھائے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ ہر دشمن سے آپ ؐ کو اس طرح بچایا کہ کوئی انسان اس کا سوچ بھی نہیں سکتا اور کوئی انسانی طاقت اس کو اس طرح بچا نہیں سکتی۔

ہجرت کے وقت اللہ تعالیٰ آپ کے لئے غار میں کافی ہوا۔ کس طرح بچایا۔ انعام کے لالچ میں آپ کو پکڑنے کے لئے پیچھا کرنے والے کے مقابلہ میں خدا تعالیٰ کافی ہوا۔ جنگوں میں خدا تعالیٰ کافی ہوا۔ جب آپؐ نہتے تھے اور دشمن کے ہاتھ میں تلوار تھی۔ اس نے آپ کو سوئے ہوئے جگایا اور پوچھا کہ اب تجھے کون مجھ سے بچائے گا تب اللہ تعالیٰ کافی ہوا۔ پھر صحابہ نے اپنی زندگیوں میں یہ نظارے دیکھے۔ تو یہ آنحضرت ﷺ کی سچائی کا ثبوت ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نہ صرف آپ کے لئے بلکہ آپؐ کے صحابہؓ کے لئے، ان بندوں کے لئے بھی کافی ہوا جو حقیقی عبد بننے کی کوشش کر رہے تھے اور ان کے دل سے بندوں کا خوف بالکل ختم ہوگیا اور وہ لوگ خالص اللہ تعالیٰ کے ہوگئے۔ ان کو بھی رَضِیَ اللّٰہ عَنْہٗ کی خوشخبری ملی۔ اور جو بدبخت کفار تھے جن کے مقدر میں گمراہی تھی وہ اپنے انجام کو پہنچے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہدایت وہی پاتا ہے جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے اور جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا۔ پس ہدایت کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنا چاہئے۔ ایمان میں ترقی کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنا چاہئے اور ہدایت پاکر پھر اس پر قائم رہنے کے لئے بھی ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنا چاہئے۔ جو ہدایت پاتے ہیں وہ پھر اس معنی میں حقیقی عَبْد بن کر دکھاتے ہیں جو معنی میں

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

نے عَبْــد کے بیان کئے اور جانتے ہیں کہ اس میں ہی ان کی ہر قسم کی بقا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ حقیقی غلبہ اللہ تعالیٰ کو ہی حاصل ہے اور اللہ تعالیٰ کے نبیوں اور ان کی جماعتوں کو نقصان پہنچانے والے یا نقصان پہنچانے کی کوشش کرنے والے اللہ تعالیٰ کی سزا سے بچ نہیں سکتے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں اور ان کے ماننے والوں کی دشمنی کرنے والوں سے انتقام بھی لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا انتقام ان پر دنیا یا آخرت میں سزا کی صورت میں ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بہت بڑی بات ہے کہ اس کے پیاروں سے کوئی دشمنی کی جائے اور اس کے لئے پھر اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کے وہ جلوے دکھاتا ہے کہ بعض دفعہ عبرت کا نشان بن جاتے ہیں۔ پھر ان لوگوں کے لئے دنیا میں کوئی جائے پناہ نہیں ہوتی اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آخرت میں ان سے اچھا سلوک نہ کیا جائے گا۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے بھیجے ہوؤں اور ان کے ماننے والوں کی سچائی ظاہر کرنے کے لئے نشان ہے کہ وہ صرف ان کی سچائی ثابت نہیں کرتا بلکہ ان کو دشمن کے ہر حملے سے بچاتا ہے۔ ان کو تحفظ دیتا ہے اور ان کے لئے ہمیشہ نشانات ظاہر فرماتا رہتا ہے۔ اور ان کے مخالفین سے ایسے انتقام بھی لیتا ہے جو اگر اس دنیا میں ہوں تو جیسا کہ مَیں نے کہا دنیا کے لئے عبرت کا نشان بن جاتے ہیں اور آخرت میں اس سے بھی زیادہ سزا ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے اور اس کو ماننے والے اس کے احکامات پر عمل کرنے والے فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ (الفجر:30) کی خوشخبری پانے والے بنتے ہیں۔ تقویٰ پر چلنے اور احسن عمل کی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنتے ہیں اور اس مقام کو سب سے زیادہ حاصل کرنے والی آنحضرت ﷺ کی ذات تھی جیسا کہ پہلے بھی مَیں نے کہا۔ پس اللہ تعالیٰ آپ کی وجہ سے آپ کے غلاموں کے لئے بھی کافی ہو گیا اور ان کے لئے بھی اپنی قدرت کے نظارے دکھائے اور دکھا رہا ہے۔ آپ کے غلاموں میں سے اکمل ترین غلام آپؐ کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کا یہ حصہ کہ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کئی مرتبہ الہام کیا۔ پہلی مرتبہ تو آپؑ کے والد صاحب کی وفات پر جب آپ کو اللہ تعالیٰ نے ان کی وفات کی اطلاع دی اور آپ کو فکر پیدا ہوئی تو اس وقت فرمایا کہ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کہ کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم میرا بندہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہو اور تم جانتے ہو کہ تم میرے بندے ہو اور مجھے تم سے پیار ہے اور مَیں اس کا اظہار بھی پیار کی شکل میں کرتا رہتا ہوں اور یہ الہام اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ بھی اسی پیار کا اظہار ہے جو اللہ تعالیٰ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ والد کے وفات پانے کے بعد تجھے کسی قسم کے فکر کی ضرورت نہیں ہے۔ میں تیرے ساتھ ہوں۔ ہر ضرورت پوری کروں گا اور پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہمیشہ ہر قسم کی فکر معاش سے آزاد کر دیا اور نہ صرف آزاد رکھا بلکہ آپؑ کے ہاتھوں سے ایک دنیا کو کھلایا اور آج تک کھلاتا چلا جا رہا ہے۔ پھر اس کے بعد متعدد مرتبہ یہ الہام ہوا۔ ایک دفعہ نہیں ہوا بلکہ کئی دفعہ ہوا۔ وہاں صرف معاش تک بات محدود نہ تھی بلکہ اللہ تعالیٰ نے دشمن کے ہر حملے، ہر کوشش اور ہر تدبیر سے آپ کو بچایا اور آپ کے لئے کافی ہوا بلکہ بعض اوقات فوری انتقام لیتے ہوئے دشمن کو اس سزا کا بھی مورد بنا دیا جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے مقدر کی تھی۔ اس لئے عبرت کا نشان بن گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی ایسے کئی واقعات سے بھری ہوئی ہے۔ جس طرح خدا تعالیٰ آپؑ کے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے لئے کافی ہوتے ہوئے آپؐ کو ہمیشہ دشمنوں سے بچاتا رہا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اس سچی غلامی کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی دشمنوں نے مقدموں کی صورت میں یا اور مختلف حربے استعمال کر کے جو حملے کئے ان سے ہمیشہ آپؑ کو بچایا۔ حکومت کے پاس مخالفین نے شکایات کیں۔ یہاں تک کہ افسران اور پولیس والے آپ کے گھر کی تلاشی تک لینے آ گئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ اپنے کافی ہونے کا ثبوت دیا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو فرمایا کہ تم اپنے کام کئے جاؤ کفار کو اپنی کوششیں اور استہزا کرنے دو۔ ظلم کر رہے ہیں کرنے دو اور فرمایا کہ اِنَّا کَفَیْنٰکَ الْمُسْتَھْزِءِیْنَ (الحجر:96) یقیناً ہم استہزاء کرنے والوں کے لئے تجھے بہت کافی ہیں۔ اور دنیا نے دیکھا کہ کس طرح دشمنانِ اسلام سے اللہ تعالیٰ نے بدلہ لیا اور ان کے مقابلہ میں کافی ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے جو آنحضرت ﷺ کو یہ فرمایا ہے کہ آپ اعلان کریں کہ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ (آل عمران:32) کہ میری پیروی کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا تو آپ کی پیروی کا سب سے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے۔ تبھی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھی وہ مقام عطا فرمایا جو تمام دنیا کو اس زمانہ میں دینِ واحد پر جمع کرنے کے لئے آپ کو ملا اور یہ سب آنحضرت ﷺ کی کامل پیروی اور محبت تھی جس سے خدا تعالیٰ نے بھی آپ سے محبت کی اور اس وجہ سے آپ کو بھی اللہ تعالیٰ نے بعض آیات یا ان کے کچھ حصے الہاماً فرمائے۔ پہلے بھی مَیں ذکر کر چکا ہوں۔ اِنَّا کَفَیْنٰکَ الْمُسْتَھْزِءِیْنَ (الحجر:96) بھی آپ کے الہامات میں سے ایک الہام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بے شمار موقعوں پر آپ کی تائید میں سامان فرما کر دشمن کو ہمیشہ شرمندہ کیا اور دشمنوں کو کئی موقعوں پر شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا لیکن جب عزت کے معیار بدل جائیں یا ڈھٹائی کی انتہا ہو جائے تو پھر احساس مر جاتے ہیں۔ پھر آدمی مانتا نہیں کہ مجھے شرمندگی ہوئی۔ ایسے مواقع بھی آئے کہ ایسے بڑے بڑے جبہ پوش جو اپنے آپ کو بڑا عالم سمجھتے تھے۔ بڑا معزز سمجھتے تھے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلے میں آئے تو عدالتوں میں انکو بڑی سبکی اٹھانی پڑی۔

مولوی محمد حسین بٹالوی کا ایک واقعہ ہے کہ جب اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو (عدالت میں) کرسی پر بیٹھے دیکھ کر کرسی کا مطالبہ کیا تو جج نے ڈانٹ دیا۔ اور پھر وہاں سے نکل کر جب باہر عدالت کے دروازے پر کرسی پر بیٹھنے لگا تو وہاں بھی چپڑاسی نے یا چوکیدار نے کرسی پر بیٹھنے نہیں دیا۔ اگر انسان کو صرف احساس ہو تو اس طرح کی سبکیوں کے واقعات ہوتے ہیں۔ بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں اس طرح کے کئی واقعات ہوئے۔ اس وقت تو بیان کرنے کا وقت نہیں ہے۔

آج بھی مخالفین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہ مان کر جو اپنا مقصد حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ تو حاصل کر سکتے ہیں اور نہ کر سکے اور نہ کر سکیں گے انشاء اللہ لیکن ہم آپ کے سچے ہونے اور آنحضرت ﷺ کے غلام صادق ہونے کے ثبوت کے نظارے ہر روز دیکھتے ہیں۔ پس یہ ہے اللہ تعالیٰ کے ہر موقع پر کافی ہونے کا اظہار، جس کے نظارے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی دکھاتا ہے اور اس سے ایمان بڑھتا ہے اور یہ نظارے جو ہم دیکھتے ہیں تو مَیں یہ کہوں گا کہ ہر احمدی کو اس پر غور کرتے ہوئے اپنے ایمان میں ترقی کرنی چاہئے صرف سرسری طور پر نہیں دیکھنا چاہئے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کا شکرگزار بنتے ہوئے اس کے اُن بندوں میں شمار ہونے کی دعا کرنی چاہئے جن کے لئے اللہ تعالیٰ ہمیشہ کافی ہو جاتا ہے اور یہ صرف اس صورت میں ہوگا جب ہم تقویٰ پر چلتے ہوئے آنحضرت ﷺ کی حقیقی پیروی کرنے والے اور آپ کے عاشق صادق کے ساتھ تعلق میں بڑھنے والے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج ہم ہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو ہر روز ایک نئی شان سے پورا ہوتا دیکھتے ہیں۔ آج ہم ہی ہیں جو آنحضرت ﷺ سے سچا، حقیقی اور عاشقانہ تعلق رکھنے والے ہیں۔ پس ہمارے مخالف اور ہمارے دشمن ہم پر جھوٹے الزام لگانے اور استہزاء کرنے اور بدنام کرنے کے لئے جتنا بھی زور لگا لیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے لئے جس طرح پہلے کافی تھا وہ آج بھی ہمارے لئے کافی اور آئندہ بھی انشاء اللہ کافی ہوگا۔

یہ علماءِ سُو اور ان کے پیچھے چلنے والے بلکہ پاکستان میں نام نہاد پڑھے لکھے لوگ جو آج کل انصاف کی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے ہیں کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والوں کو اپنے زعم میں نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں یا تضحیک کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کا ایک حالیہ واقعہ سن لیں۔ ہمارے احمدیوں پر کچھ عرصہ ہوا ایک کیس ننکانہ میں بنا تھا اور کیس یہ تھا کہ مولویوں نے کوئی اشتہار لگایا تھا جس کے بارہ میں کہا گیا کہ کسی احمدی نے اس کو دیوار سے پھاڑ دیا یا کچھ احمدیوں نے پھاڑ دیا۔ حالانکہ قطعاً بے بنیاد الزام تھا اس کی کوئی حقیقت نہیں تھی۔ ہم تو وہ لوگ ہیں جن کو سامنے بھی گالیاں دی جائیں تب بھی صبر کرتے ہیں۔ اتنی زیادہ صبر کی تلقین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے ہمیں کی گئی ہے اور صبر کرنے کے لئے کہا گیا ہے کہ ہم نے انتقام لینے کی نہ کوشش کی اور نہ بدلہ لینے کی۔ اگر ان کو عقل ہو تو نظر آئے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو مختلف موقعوں پر اپنے مسیح کی جماعت کو تنگ کرنے والوں سے انتقام لیتا ہے۔ بہرحال اس الزام پہ پولیس نے مقدمہ درج کیا۔ چھوٹی عدالت میں پیش ہوا۔ وہاں ضمانت نہیں ہوئی۔ ردّ ہو گیا۔ پھر ہائیکورٹ میں پیش ہوا۔ ہائیکورٹ کے جج صاحب رانا زاہد محمود صاحب ہیں۔ انہوں نے اپنے خداؤں کو خوش کرنے کے لئے جو فیصلہ دیا وہ عجیب ظالمانہ فیصلہ ہے۔ فرماتے ہیں کہ ایسے ملزم عدالتوں سے دادرسی کا استحاق نہیں رکھتے جو پاک ہستیوں کی شان میں گستاخی کرتے ہیں۔ ہمارے نزدیک جو سب سے مقدس ہستی ہے وہ تو آنحضرت ﷺ کی ذات ہے۔ اور ایک احمدی کبھی تصور بھی نہیں کر سکتا کہ آنحضرت ﷺ کی شان میں گستاخی کرے۔ ہم تو آپ کے حقیقی غلام کے غلام ہیں۔ اور نہ ہی ہم ان

THOMPSON & CO SOLICITORS

New Office in Morden

Consult us for your legal requirements

such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.

Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panal) & David Wilson.

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005

Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040

Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697

Mobile: 07702896350 -- *24hrs Crime Line: 07533667921*

لوگوں میں شامل ہیں جو صحابہ رضوان اللہ علیہم کی شان میں کبھی گستاخی کریں۔ ان جج صاحب کے نزدیک آج کل کے بکاؤ مولوی اگر مقدس ہستیاں ہیں تو ان کے لئے گو ہم کہتے کچھ نہیں لیکن ان کی شان میں تعریف بھی نہیں کر سکتے، یہ ان ججوں کا جو ابن الوقت لوگ ہیں مقام ہے کہ ان کی شان میں تعریفیں کریں۔ ہم تو ہمیشہ آنحضرت ﷺ اور تمام مقدس لوگوں کی شان کو بڑھانے والے، تعریف کرنے والے اور ان کا مقام پہچاننے والے ہیں۔ تو یہ ہے آج کل کی عدلیہ بلکہ آج کل کیا ایک عرصہ سے پاکستان کی عدلیہ کا یہ حال ہے۔ ان سے تو ہمیں کوئی توقع نہیں ہے۔ ہم تو اللہ تعالیٰ کی صفات کا ادراک رکھنے والے لوگ ہیں۔ اسی سے مانگتے ہیں اور اسی کے آگے جھکتے ہیں اور یہی ہمارے لئے کافی ہے۔ لیکن یہ لوگ ضرور اس پکڑ کے نیچے آئیں گے اور آ بھی رہے ہیں لیکن سمجھتے نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوؤں کو جھوٹا کہے گا۔

پاکستان کے ارباب حل وعقد سے مَیں کہتا ہوں کہ اب بھی عقل کریں اور خدا تعالیٰ کے عذاب کو دعوت نہ دیں جس کے آثار ظاہر ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ ابھی بھی وقت ہے اس کو یہیں روک لیں اور اس کا واحد طریقہ صرف یہی ہے کہ خدا تعالیٰ سے معافی مانگ لیں۔ ہم پر جو الزام دیتے ہیں تو اگر کوئی پیمانہ ہو جو یقیناً نہیں ہے، آنحضرت ﷺ نے نفی فرمادی ہے کہ کوئی ایسا پیمانہ نہیں جو دلوں کے حال جانتا ہو تو۔ بہر حال تم دیکھو کہ ہمارے دلوں میں رسول اللہ ﷺ کی محبت کا وہ ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے جس کے تم نزدیک بھی نہیں پہنچ سکتے۔

پاکستان کے عوام سے بھی مَیں کہتا ہوں کہ ان نام نہاد، خود غرض اور بکاؤ مولویوں کے پیچھے چل کر اپنی دنیا و عاقبت خراب نہ کریں۔ خدا کے عذاب کو آواز دینے کی بجائے خدا کی پناہ میں آنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں، ہر احمدی کو ہمیشہ اپنی پناہ اور حفاظت میں رکھے اور ان لوگوں کے شر سے ہمیشہ بچائے۔

پاکستان میں ہر تھوڑے عرصے کے بعد جیسا کہ مولوی مختلف اوقات میں بھڑکاتے رہتے ہیں، کسی نہ کسی احمدی کی شہادت ہوتی رہتی ہے اور یہ بھی اس ظالمانہ قانون کی وجہ سے ہے جو پاکستان کی حکومت نے بنایا ہوا ہے اور اسی قانون نے حقیقت میں ملک میں لاقانونیت کو رواج دے دیا ہے اور آج کل کوئی قانون ملک میں نظر نہیں آتا۔

آج پھر مَیں ایک افسوسناک خبر سنا رہا ہوں کہ ہمارے ایک احمدی بھائی مکرم سعید احمد صاحب جو مکرم چوہدری غلام قادر صاحب اٹھوال کے بیٹے تھے، کوٹری شہر میں رہتے تھے ان کو وہاں شہید کر دیا گیا۔ رات کو تقریباً 9 بجے جہاں وہ کام کرتے تھے وہاں سے واپس جا رہے تھے کہ گھر کے دروازہ میں داخل ہوتے وقت کسی نے کنپٹی پر گن یا پسٹل رکھ کر فائر کیا جس سے آپ موقع پر ہی شہید ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ بڑے خدمت خلق کرنے والے تھے۔ ان میں خدمت خلق کا نمایاں جذبہ تھا۔ کسی کی بیماری کا پتہ چلتا تو اس کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیتے۔ نہایت سادہ طبیعت رکھنے والے مخلص انسان تھے اور محنتی بھی بڑے تھے۔ ہر قسم کا کام کر لیتے تھے۔ کوئی عار کبھی نہیں سمجھا۔ مہمان نوازی کی صفت بھی بہت نمایاں تھی۔ صبر اور حلم بھی بہت تھا۔ کسی کو غصے میں بھی جواب نہیں دیا بلکہ خاموش رہتے تھے۔ کسی سے کوئی دشمنی نہیں تھی۔ گوندل فارم سندھ میں ہی آپ کی تدفین ہوئی ہے۔ 2 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور بیوی بچوں کو صبر اور حوصلہ دے۔ ابھی نمازوں کے بعد مَیں ان کی نماز جنازہ پڑھاؤں گا۔

اسی طرح ایک اور جنازہ ہے۔ جماعت کے ایک دیرینہ خادم مکرم رانا محمد خان صاحب ایڈووکیٹ جو ایک بڑے لمبا عرصہ تک بہاولنگر ضلع کے امیر رہے ہیں۔ آپ کی 21 جنوری 2009ء کو وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ 40 سال سے زائد عرصہ تک انہوں نے جماعت کی خدمت کی ہے۔ امیر ضلع بہاولنگر رہے۔ فضل عمر فاؤنڈیشن کے ڈائریکٹر بھی تھے۔ مرکز میں جو مختلف کمیٹیاں قائم ہوتی تھیں ان میں ممبر کی حیثیت سے کام کیا۔ نیک، مخلص، باوفا اور اطاعت شعار تھے۔ خلافت سے بڑا گہرا اور محبت کا تعلق تھا۔ اپنوں اور غیروں سبھی پر ان کا نیک اثر قائم تھا۔ خلافت کی ہجرت کے بعد، پاکستان سے یہاں آنے کے بعد ہمیشہ ہر سال جلسے پر آیا کرتے تھے۔ گزشتہ دو سال سے نہیں آ رہے تھے تو بڑے جذباتی انداز میں اپنی بے چینی کا اظہار خطوں میں کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی اہلیہ، تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں اور ان کے ایک بیٹے رانا ندیم احمد خالد صاحب نصرت جہاں سیکنڈری سکول کمپالہ میں بطور پرنسپل خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے والد کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نماز جنازہ حاضر

سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ 21 رجنوری 2009ء قبل نماز ظہر مسجد فضل لندن کے احاطہ میں **مکرمہ رحمت بی بی صاحبہ (اہلیہ مکرم میاں بشیر احمد صاحب مرحوم آف مچم)** کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

مرحومہ 15 رجنوری 2009 کو مختصر علالت کے بعد 95 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ آپ حضرت مولوی حکیم جلال الدین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صاحبزادی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور پابند صوم وصلوۃ نیز نظام سلسلہ سے محبت کرنے والی بہت ہمدرد خاتون تھیں۔ پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ مکرم باؤ لطیف احمد صاحب (کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ) کی خوش دامن تھیں۔

نماز جنازہ غائب:

اس کے ساتھ ہی درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

(1) مکرم چوہدری فضل دین صاحب:

مرحوم 25 ردسمبر 2008 کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ آپ نہایت نیک، پرہیزگار، دعا گو اور خلافت کے ساتھ گہری محبت رکھنے والے متقی انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ آپ مکرم فضل الٰہی صاحب عارف مربی سلسلہ کے والد تھے۔

(2) مکرم چوہدری محمد جمیل تبسم صاحب

(آف گوئریالہ ضلع گجرات)

مرحوم 24۔ اکتوبر 2008 کو حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ آپ کی عمر 63 سال تھی۔ مرحوم حضرت چوہدری سلطان عالم صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ آپ اپنی جماعت گوئریالہ ضلع گجرات کے صدر کے طور پر خدمت بجالاتے رہے۔ نہایت نیک اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم رافع احمد تبسم صاحب مربی سلسلہ آج کل آئیوری کوسٹ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ 21 رجنوری 2009ء قبل نماز ظہر مسجد فضل لندن کے احاطہ میں محترمہ مجیدہ منور صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری منور احمد صاحب (آف ہڈرزفیلڈ) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

مرحومہ مورخہ یکم فروری کو دل کے شدید حملہ سے 65 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ مرحومہ مکرم چوہدری فضل احمد صاحب مرحوم نائب ناظر تعلیم کی بیٹی تھیں۔ آپ انتہائی نیک اور سلسلہ کا درد رکھنے والی خاتون تھیں۔ چار سال تک صدر لجنہ رہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ نے اپنے پیچھے خاوند کے علاوہ تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

اس کے ساتھ ہی مکرم زبیر احمد صاحب ہاشمی (آف وینکوور۔ کینیڈا) کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

آپ مورخہ 22 رستمبر 2008ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، نیک، مخلص اور جماعت کے مستعد کارکن تھے۔ اپنے چندہ جات میں باقاعدہ اور مالی قربانی کرنے والے تھے۔ وینکوور میں ایک لمبے عرصہ سے مقیم تھے۔ مختلف حیثیتوں سے جماعتی خدمات بجالاتے رہے۔ خدام الاحمدیہ کی سطح پر قائد مجلس وینکورو، بعد میں جماعت کے سیکرٹری وصایا اور سیکرٹری صنعت وتجارت کے طور پر خدمات سرانجام دیں۔ جماعت کے مہمانوں سے ہمیشہ محبت اور خلوص کے ساتھ پیش آتے تھے۔ نہایت ملنسار اور مہمان نواز تھے اور اسی وجہ سے ان کے احباب کا دائرہ بہت وسیع تھا۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

کارآمد باتیں

☆ آنکھوں کے حلقوں کے لئے تازہ لیموں کے چھلکے باریک پیس لیں، پھر اس محلول کو کسی کولڈ کریم میں ملا کر حلقوں پر لگائیں۔

☆ رات کے وقت زیتون کا تیل حلقوں پر لگا کر سوئیں۔

☆ تازہ پھل، سبزیاں، دودھ اور پانی زیادہ سے زیادہ استعمال کریں۔

☆ سیب کے بیج باریک پیس لیں اور پھر رات کو یہ گاڑھا پیسٹ ہونٹوں پر لگائیں تین دن میں ہونٹ گلابی اور چمکدار ہو جائیں گے۔

☆ کھانسی کے علاج کے طور پر بادام کھائیے اور نیم گرم پانی پئیں۔ کھانسی جلد ختم ہو جائے گی۔

☆ اگر سنک کے پائپ میں گندگی جمع ہو جائے تو کپڑے دھونے کا سوڈا ڈال دیں۔

☆ فریزر میں رکھی ہوئی مرغی زیادہ جم جائے تو ایک کپ پانی میں تھوڑا سا سرکہ ملا کر مرغی کے اوپر ڈال دیں۔

(رہنمائے صحت)

بقیہ: مصالح العرب از صفحہ نمبر 4

اس سے مصر ہے۔

ہاں مفتی صاحب نے جہالت کا ثبوت دیا ہے۔ اس کا منصب صرف دینی ہے۔ اس کا کام لوگوں کو کافر قرار دینا نہیں ہے **جس نے مومن کو کافر کہا وہ خود کافر ہوا۔**

آہ! اس نے یہ فتویٰ دے کر، کہ پاکستان کا وزیر خارجہ کافر ہے اور یہ کہ پاکستانی حکومت پر واجب ہے کہ وہ ظفر اللہ خاں کو وزارت خارجہ سے الگ کر دے انتہائی غفلت کا ثبوت دیا ہے۔

مذہبی لوگ خدمت دین کے لئے پیدا کئے گئے ہیں سیاسی امور میں دخل دینا ان کا کام نہیں۔ اگر ظفر اللہ خاں مختلف اسلامی فرقوں میں سے ایک فرقے (یعنی جماعت احمدیہ) کی طرف منسوب ہوتے ہیں تو یہ امر ان کو کافر نہیں بناتا۔ وہ ایمان باللہ و ملئکتہٖ و کتبہٖ و رسلہٖ کے قائل ہیں۔ **وہ اسلامی ارکان پر پوری طرح عامل ہیں۔ کیا مفتی کے لئے جائز ہے کہ وہ ان مسلمانوں پر بھی کفر کا فتویٰ لگائے جو دین اسلام پر عمل پیرا ہوں؟**

شیخ مخلوف مسلمانوں کی صفوں میں انتشار برپا کر رہا ہے اور ایسے وقت میں تفرقہ کی اشاعت کر رہا ہے جبکہ انہیں اتحاد کی بے حد ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں کافروں کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ۔ **مفتی مصر کو کیا ہوگیا کہ وہ احمدی مسلمانوں کو مخاطب کر رہا ہے اور ان پر کفر کا اتہام لگا رہا ہے۔ جس نے مومن کو کافر کہا وہ خود کافر ہوا۔**

کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ اہل مصر بالخصوص اور دیگر مسلمان بالعموم قرونِ وسطی کی جمود انگیز اور غیر ترقی پذیر روش سے خلاصی حاصل کریں۔

شیخ مخلوف اور ظفر اللہ خاں کے درمیان نمایاں فرق ہے۔ اول الذکر مسلم غیر عامل ہے۔ اور اگر شیخ مذکور عمل کرتا بھی ہے تو تفرقہ انگیزی کے لئے، برخلاف اس کے ظفر اللہ خاں ''مسلم عامل الخیر'' ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی آیات میں ہمیشہ ایمان اور عمل صالح کا اکٹھا ذکر کیا ہے۔ آہ! ایمان اور عمل صالح کے باوجود مسلمانوں کو کافر قرار دینا کتنا ہی دُور از عقل ہے۔

(بیروت المساء بحوالہ روزنامہ الفضل لاہور مورخہ 10/وفا 1331ء ہش مطابق 10/جولائی 1952ء صفحہ 8)

وقفِ جدید دفتر اطفال

(مبارک احمد ظفر ایڈیشنل وکیل المال لندن)

وقفِ جدید کی مبارک اور مقدس تحریک حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 27 دسمبر 1957 کو جاری فرمائی تھی۔ جسکا مقصد دیہاتی جماعتوں کی تعلیم و تربیت کرنے کے علاوہ ھندستان میں (ایسے علاقے جہاں بت پرستی کا زور تھا) توحید کا پیغام پہنچانا بھی شامل ہے۔ شروع میں یہ تحریک صرف پاک وھند کے لئے ہی محدود تھی۔ پھر 29 دسمبر 1985 کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے جماعت میں پیدا ہونے والی غیر معمولی وسعت اور دیگر بین الاقوامی ضروریات کے پیشِ نظر اسکو پوری دنیا کے لئے وسیع کردیا۔

1966 میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے احمدی بچوں کے دلوں میں اس تحریک کی محبت بچپن سے ہی پیدا کرنے کیلئے وقفِ جدید کے دفتر اطفال کے قیام کا اعلان فرمایا اور بچوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ،، میں آج احمدی بچوں (لڑکوں اور لڑکیوں) سے اپیل کرتا ہوں کہ بچو اٹھو اور آگے بڑھو اور تمھارے بڑوں کی غفلت کے نتیجہ میں وقفِ جدید کے کام میں جو رخنہ پڑ گیا ہے اسے پُر کردو اور اس کمزوری کو دور کردو جو اس تحریک کے کام میں واقع ہوگئی ہے''۔

(الفضل ربوہ 7 اکتوبر 1966)

پھر حضور رحمہ اللہ نے احمدی ماؤں سے فرمایا:

''اگر تمام احمدی بچے جو آپکی گودوں میں پلتے ہیں، تمام احمدی بچے جنکی تربیت کی ذمہ داری آپ پر ہے اسطرف متوجہ ہوں لیکن اسطرف پوری توجہ کی ضرورت ہے اور بچوں کے ذہنوں میں اس کام کی اہمیت بٹھانے کی ضرورت ہے اور بچوں کے ذہنوں میں آپ وقفِ جدید کی اہمیت بٹھا نہیں سکتیں جبتک خود آپکے ذہنوں میں وقفِ جدید کی اہمیت نہ ہو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے دفتر اطفال کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ،، بچوں کو شروع ہی سے وقفِ جدید میں شامل کیا جائے تو ہر قسم کے دوسرے چندوں میں اللہ تعالیٰ ان کے حوصلے بڑھائے گا۔،،

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ وبنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 7 جنوری 2008 پیدرو آباد سپین میں بچوں کو وقفِ جدید میں شامل کرنے کے لئے احمدی ماؤں کو مخاطب ہوکر فرمایا

'' وقفِ جدید کے ضمن میں احمدی ماؤں سے میں کہتا ہوں کہ آپ لوگوں میں یہ قربانی کی عادت، اسطرح بڑھ چڑھ کر اپنے زیور پیش کرنا آپ کے بڑوں کی نیک تربیت کی وجہ سے ہے اور سوائے استثناء کے الا ماشاء اللہ جن گھروں میں اس قربانی کا ذکر اور عادت ہوا نکے بچے بھی عموماً قربانیوں میں آگے بڑھنے والے ہوتے ہیں۔ اسلئے احمدی مائیں اپنے بچوں کو چندے کی عادت ڈالنے کے لئے وقفِ جدید میں شامل کریں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے پاکستان میں بچوں کے ذمہ وقفِ جدید کیا تھا اور اس وقت سے وہاں بچے خاص شوق کے ساتھ یہ چندہ دیتے ہیں۔ اگر باقی دنیا کے ممالک بھی اطفال الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ کو خاص طور پر اسطرف متوجہ کریں تو شامل ہونیوالوں کی تعداد کے ساتھ ساتھ چندے میں بھی اضافہ ہوگا اور سب سے بڑا مقصد قربانی کا جذبہ دل میں پیدا کرنا ہے وہ حاصل ہوگا۔ انشاء اللہ۔ اگر مائیں اور ذیلی تنظیمیں ملکر کوشش کریں اور صحیح طریق پر کوشش ہو تو اس تعداد میں (جو موجودہ تعداد ہے) آسانی سے دنیا میں 6 لاکھ کا اضافہ ہوسکتا ہے بغیر کسی دِقت کے اور یہ تعداد آسانی سے 10 لاکھ تک پہنچائی جا سکتی ہے۔،،

فرمایا: '' عورتیں یاد رکھیں کہ جس طرح مرد کی کمائی سے عورت جو صدقہ دیتی ہے اسمیں مرد کو بھی ثواب میں حصہ مل جاتا ہے تو آپ کے بچوں کی ہر قربانی میں شمولیت کا آپکو بھی ثواب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نیتوں کو جانتا ہے اور انکا اجر دیتا ہے اور جب بچوں کو عادت پڑ جائے گی تو پھر یہ مستقل چندہ دینے والے بچے ہونگے اور یہ چندہ دینے کی عادت قائم رہے گی تو ماں باپ کیلئے ایک صدقہ جاریہ ہوگا''۔

پھر حضور انور نے 4 جنوری 2008 کے خطبہ جمعہ میں وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا ،، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسلئے پاکستانی احمدی بچوں کو کہا تھا کہ تم وقفِ جدید کا بوجھ اٹھاؤ اور اپنے بڑوں کو بتا دو کہ احمدی بچے بھی جب ایک فیصلہ کر کے کھڑے ہو جائیں تو بڑے بڑے انقلاب لانے میں مددگار بن جاتے ہیں چنانچہ احمدی بچوں اور بچیوں نے اس اعلان کے بعد جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے فرمایا تھا اور جو کام بچوں کے سپرد کیا تھا ایک دوسرے سے بڑھ کر مالی قربانیاں دینے کی کوششیں کیں اور وقفِ جدید کا چندہ اطفال و ناصرات کے چندے کے نام سے احمدی بچوں اور بچیوں کی پہچان بن گیا۔ بچوں کی آمدنی تو کوئی نہیں ہوتی وہ تو اپنے جیب خرچ میں سے جب کوئی بڑا ان کو پیسے دیدے تو اس میں سے چندہ دے دیتے ہیں۔ بعض والدین بھی ان کی طرف سے دیتے ہیں لیکن یہ بچوں کا جوش اور جذبہ ہے کہ پاکستان میں وقفِ جدید کے چندوں میں بچوں کی جو شمولیت ہے وہ بڑوں کی شمولیت کا تقریباً نصف ہے گو کہ میرے خیال میں یہاں بھی اضافہ کی بڑی گنجائش ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تسلی بھی ہے کہ ایسے بچے جن کو اس طرح بچپن میں مالی قربانی کی عادت پڑ جائے وہ آئندہ نسلوں کی قربانیوں کی ضمانت بن جایا کرتے ہیں۔ اللہ کرے کہ یہ روح ہمارے بچوں میں بڑھتی چلی جائے اور اب جبکہ یہ وقفِ جدید کی تحریک تمام دنیا میں رائج ہے تو بچے بھی اور ماں باپ بھی اور سیکریٹریانِ وقفِ جدید بھی اس طرف خاص توجہ کریں۔ جماعتی نظام اور ناصرات واطفال کی ذیلی تنظیمیں بھی اسطرف توجہ کریں اور زیادہ سے زیادہ بچے وقفِ جدید کے چندے میں شامل کریں۔ بچوں کو اسکی اہمیت کا احساس دلائیں۔ قربانی کی روح ان میں پیدا کریں۔ جو بچے اس مادی دور میں اس طرح کی قربانی کیلئے تیار ہوں گے اس طرح قربانی کرتے ہوئے پروان چڑھیں گے وہ نہ صرف جماعت کا بہترین وجود بنیں گے بلکہ ایک روشن مستقبل کی بھی ضمانت بن جائیں گے۔ لہو ولعب سے بچتے ہوئے، فضولیات سے بچتے ہوئے، لغویات سے بچتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل کرنے والے بنیں گے''۔

پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 9 جنوری 2008 کے خطبہ جمعہ میں بچوں کو وقفِ جدید میں شامل کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

'' جبکہ میں پہلے بھی ایک دفعہ کہہ چکا ہوں کہ بچوں کو توجہ دلائیں۔ بچوں میں جتنا اضافہ ہوتا ہے اگر اسکا نصف بھی ہر جماعت اپنے میں اضافہ کرنے کی کوشش کرے تو تعداد کہیں زیادہ بڑھ سکتی ہے بچوں کیطرف سے بیشک پچاس پینس ہی ادا کریں لیکن انکو عادت ہونی چاہیئے''۔

خلفائے احمدیت کے مندرجہ بالا ارشادات کی روشنی میں سب احمدی والدین اور ذیلی تنظیموں (جن کے ذمہ بچوں کی تربیت ہے) کا فرض بنتا ہے کہ ہر احمدی بچے کو وقفِ جدید کی بابرکت تحریک میں شامل کریں تا کہ وہ جماعت کا بہترین وجود بن سکیں اور ہم سب اللہ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں۔ آمین

﴿اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ﴾ (التوبة:18)

مسجد ''بیت الرحمٰن'' بونامہ سانگو (یوگنڈا) کا بابرکت افتتاح

(رپورٹ: اعجاز احمد نیر۔ مبلغ سلسلہ)

بوناماسانگو (Bunamasando) ضلع بوڈوڈا (Bududa) کا ایک چھوٹا سا گاؤں ہے جو امبالے سے 42 کلومیٹر جنوب مشرق میں واقع ہے۔ اس جماعت کا قیام 1985ء میں ہوا تھا۔ 1997ء میں احباب جماعت نے اپنی مدد آپ کے تحت مساجد کی تعمیر کا آغاز کیا لیکن اپنی غربت کی وجہ سے اس کو مکمل نہ کرسکے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دورہ کے دوران اس مسجد کی تکمیل کا وعدہ فرمایا اور اس کا نام ''بیت الرحمٰن'' عطا فرمایا۔

2/جنوری 2009ء کو مکرم امیر صاحب یوگنڈا اور جماعتی عہدیداران کا ایک وفد بیت الرحمٰن کے افتتاح کے لئے بونامہ سانگو کے لئے روان ہوا۔ جب قافلہ مسجد کے قریب پہنچا تو احباب نے اللہ اکبر اور اسلام احمدیت کے نعرے لگائے۔ استقبال کرنے والوں میں لوکل گورنمنٹ کے نمائندے اور بعض غیر از جماعت احباب بھی شامل تھے۔ مسجد کو روایتی طریق پر پھولوں سے سجایا گیا۔

نماز جمعہ سے اس مسجد کا افتتاح ہوا۔ نماز جمعہ کے بعد ایک مختصر سا جلسہ ہوا۔ اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے ہوئی۔ جس کے بعد لوکل گورنمنٹ کے نمائندوں نے اپنے نیک جذبات کا اظہار کیا اور اپنی مکمل حمایت اور مذہبی آزادی کی یقین دہانی کروائی اور جماعت کی کوششوں کو سراہا۔ نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اور نظام جماعت کا مسجد کی تعمیر پر شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے اپنے خطاب میں کہا کہ خدا کا گھر عملی طور پر خدا کے بننے اور ایک ہونے کا درس دیتا ہے۔ تمام برکات متحد ہونے میں ہیں اس لئے ہر احمدی اس بنیادی مقصد کے حصول کی کوشش کرے۔ اس کے بعد تمام معززین کی موجودگی میں تختی کی نقاب کشائی کر کے رسمی افتتاح کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس مسجد میں حقیقی عبادت گزار بندے پیدا فرمائے اور اس عبادت گاہ کو بنی نوع کے لئے محبت اور پیار کا سرچشمہ بنائے۔ آمین

صدسالہ خلافت احمدیہ جوبلی کا تاریخی جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ کینیڈا کے کامیاب 32ویں جلسہ سالانہ 2008ء کی چند جھلکیاں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی بابرکت شمولیت

وزیراعظم کینیڈا کا پیغام تہنیت اور وزیراعلیٰ صوبہ انٹاریو کا خطاب۔ وفاقی، صوبائی وزراء، سیاسی پارٹیوں کے قائدین، ممبر آف پارلیمنٹ اور شہروں کے میئرز کے خطابات

(رپورٹ: ہدایت اللہ ہادی، ایڈیٹر احمدیہ گزٹ کینیڈا)

خداتعالیٰ کے فضل کے ساتھ صدسالہ خلافت احمدیہ جوبلی کا سہ روزہ بتیسواں جلسہ سالانہ اپنی تمام تر اعلیٰ دینی روایات کے ساتھ 29 جون کو شروع ہوکر یکم جولائی 2007ء کو انٹرنیشنل سینٹر، ایئرپورٹ روڈ، مسی ساگا میں بخیروخوبی اختتام پذیر ہوا۔

اس جلسہ میں ستائیس (27) ممالک کے نمائندوں نے شرکت کی۔ خداتعالیٰ کے فضل سے امسال پندرہ ہزار سے زائد افراد نے شمولیت کی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے ازراہ شفقت صدسالہ خلافت احمدیہ کے تاریخی موقع پر جماعت احمدیہ کینیڈا کے جلسہ سالانہ میں شرکت فرمائی اور سرزمین کینیڈا کو تیسری مرتبہ قدم بوسی کا موقع عطافرمایا۔ اس لئے اس جلسہ کو ایک خاص الخاص اہمیت حاصل ہوگئی۔

امسال اللہ تعالیٰ کی خاص تائید اور نصرت کے ساتھ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے وسیع وعریض ملک کینیڈا کا تفصیلی دورہ بھی فرمایا۔ آپ نے کیلگری میں کینیڈا کی سب سے بڑی مسجد بیت النور کا بروز جمعۃ المبارک 4 جولائی 2008ء کو افتتاح فرمایا۔

حضورانور کے اعزاز میں استقبالیہ

قبل ازیں مورخہ 25 جون 2008ء کو ٹورانٹو کے قریبی شہر مارکھم کے مشہور Hilton Hotel میں ایک شاندار استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں حضورانور نے نہایت ایمان افروز خطاب فرمایا۔ اس میں سات سو سے زائد غیر از جماعت معزز مہمان شریک تھے۔

جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ

26 جون 2008ء کو مسجد بیت الاسلام کے سامنے مغربی جانب ایک وسیع وعریض شامیانے میں جلسہ سالانہ کے انتظامات کرنے والے تمام رضاکار جمع تھے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز وہاں تشریف لے گئے اور دعا کروائی۔ بعدہ آپ مستورات کے شامیانے میں تشریف لے گئے جہاں جلسہ سالانہ کے انتظامات کرنے والی تمام رضاکار موجود تھیں۔ پھر آپ وہاں سے لنگرخانہ تشریف لے گئے اور انتظامات کا معائنہ فرمایا۔

تقریب پرچم کشائی

مورخہ 27 جون 2008ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لوائے احمدیت اور مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے قومی پرچم لہرایا۔ اس کے بعد حضورانور نے دعا کروائی۔

پہلا دن: جمعۃ المبارک 27 جون 2008ء

جماعت احمدیہ کی روایات کے مطابق جمعۃ المبارک کے خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ہی جلسہ سالانہ کا آغاز ہوگیا تھا۔

تاہم باقاعدہ اجلاس شام پانچ بجے شروع ہوا۔ یاد رہے کہ امسال جلسہ سالانہ کی تمام تقاریر کا موضوع صدسالہ خلافت احمدیہ جوبلی کے حوالہ سے تھا۔

پہلے اجلاس کی صدارت مکرم لال خاں ملک صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے کی۔ تلاوت ونظم کے بعد "خلافت: خداتعالیٰ کی تجلی اور قدرت کا عظیم الشان نشان" مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب نائب امیر اول ومشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے تقریر فرمائی۔ مکرم مہدی صاحب نے سورۃ آل عمران کی آیت کریمہ 27 تلاوت وتشریح کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رسالہ الوصیت کا پرشوکت اقتباس پڑھ کر سنایا جس میں قدرت ثانیہ کے ظہور کی دائمی اور عظیم الشان خوش خبری کا ذکر ہے۔

مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب نے خلافت کے بارہ میں آنحضرت ﷺ کی بعض احادیث اور پیش گوئیوں کا ذکر کیا اور آپ نے خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کی حقیقت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے اپنے صدارتی خطاب میں فرمایا کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلافت کے بارے میں ایمان افروز ارشادات دراصل قرآن کریم اور احادیث نبوی کی ہی تعبیر وتشریح ہیں۔

محترم امیر صاحب نے حضور انور کے خطبہ جمعہ فرمودہ 27 جون 2008ء کا تازہ ترین اقتباس پیش فرمایا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس کی توفیق عطافرمائے۔

تقاریر کے سلسلہ کے بعد مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب نائب امیر اول ومشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے بعض نئی کتب پر تبصرہ فرمایا اور احباب جماعت کو تلقین کی کہ وہ نہ صرف کتابیں خریدیں بلکہ ان کا مطالعہ بھی کریں تاکہ ان کے دینی علم میں اضافہ ہو۔

دوسرا دن: ہفتہ 28 جون 2008ء

صبح ساڑھے دس بجے مکرم مولانا اللہ بخش صادق صاحب، صدر عمومی ربوہ کی زیر صدارت دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم، اس کے انگریزی ترجمہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شیریں کلام کے بعد مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قرآن کریم کی رو سے نہایت عالمانہ تقریر کی۔ آپ نے اپنی تحقیق کا نچوڑ بیان کرتے ہوئے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد، آپ کے عالی شان مقام، آپ کے عظیم الشان کام، آپ کی آمد کی نشانیوں اور آپ کی صداقت کے نشانوں، دلائل اور براہین کے ذکر سے بھرا پڑا ہے۔ موصوف نے قرآن کریم کی متعدد آیات کریمہ سے اس پہلو پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

مکرم مولانا محمد اشرف عارف صاحب نے آیت استخلاف سے استنباط کرتے ہوئے خلافت خامسہ کے مبارک عہد کی ترقیات کا مختصر ذکر کیا۔ مکرم مولانا صاحب موصوف نے خلفائے احمدیت کے پہلے تاریخی خطاب کے چند اقتباسات پیش کئے۔ اور آخر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں انتخابِ خلافت سے قبل دکھائی جانے والی بعض مبشر خوابوں اور رویاء کا ذکر کیا اور کہا کہ خلافت خامسہ برکات الٰہیہ کا ایک جاری وساری فیضان ہے۔

ٹھیک بارہ بجے حضورانور مستورات کے جلسہ گاہ میں تشریف لائے تو مستورات نے نعرے بلند کرتے ہوئے حضورانور کا استقبال کیا۔

اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ سے ہوا جس کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا شیریں کلام ترنم سے پیش کیا۔

محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کینیڈا نے حضورانور کو سپاس نامہ میں صدسالہ خلافت احمدیہ جوبلی کی مبارک باد پیش کی۔ اور تعمیر مسجد کے لئے ایک ملین ڈالر کا عطیہ حضورانور کی خدمت میں پیش کیا۔ جس پر حضورانور نے فرمایا کہ اگر مسجد کی تعمیر پر ایک ملین ڈالر سے زائد خرچ ہوا تو کیا آپ دیں گے تو صدر صاحبہ نے کہا جی ہاں ہم دیں گے۔

اس کے بعد حضورانور نے تعلیمی میدان میں نمایاں اور غیرمعمولی کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کو اسناد عطافرمائیں جب کہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے ان طالبات کو گولڈ میڈلز پہنائے۔

حضورانور کا مستورات سے خطاب

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ توبہ آیت نمبر 112 کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ ہمیشہ یادرکھیں کہ کسی وقتی فائدے اور جوش سے اگر آپ متاثر ہوگئیں تو یہ کوئی چیز نہیں۔ عارضی طور پر آپ کی طبیعتوں میں بعض فقرات نے یا بعض باتوں نے جذباتی کیفیت پیدا کردی ہے تو یہ کوئی چیز نہیں۔ اس کا فائدہ تبھی ہے جب آپ مصمم ارادہ کرلیں۔ پکا ارادہ کرلیں اور اپنے آپ سے یہ عہد کرلیں کہ ہم نے اپنی زندگی اس نہج پر چلانے کی کوشش کرنی ہے جس پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہمیں چلانا چاہتے ہیں اور جس کی طرف آج ہمیں خلافت کی وجہ سے راہنمائی ملتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک احمدی عورت، ایک احمدی لڑکی جو مستقبل کی احمدی نسل کی ذمہ دار ہے اس کا کام ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کے لئے ہر نیکی کی بات سن کر اپنی زندگی کا حصہ بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کی کوشش کرے۔ اس کے فضل کو حاصل کرنے کی کوشش کرے اور اس کے لئے سب سے اہم نسخہ جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے اس کے آگے جھکنا، اس کی عبادت کرنا اور اس سے دعائیں مانگنا ہے۔

پس آپ عبادت پر زور دیں اور دعاؤں پر زور دیں یہ دو دن جو بقایا رہ گئے ہیں بلکہ ڈیڑھ دن، اس طرف توجہ دیں بجائے ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے دعاؤں پر زور دیں۔ جس نیکی کی بات کو سنیں اس کو اپنی زندگی کا حصہ بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں۔

پھر آپ نے فرمایا کہ نفسانی اغراض کے ذریعہ شیطان انسان کے اندر گھسنے کی کوشش کرتا ہے یا ان اغراض کی وجہ سے شیطان تیزی سے انسان کی رگوں میں دوڑنے لگتا ہے۔ پس اس کا ایک ہی علاج ہے کہ اللہ کو مقدم سمجھیں، اللہ کے احکامات پر عمل کریں، عبادتوں میں بھی بڑھیں اور دوسری نیکیوں میں بھی قدم آگے بڑھائیں۔

حضورانور نے آخر میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکثریت نیکیوں میں بڑھنے والی، جماعت سے تعلق رکھنے والی اور خلافت سے وفا کرنے والی ہے۔ اپنے ساتھ ان کمزوروں کو بھی ملائیں جو اس پر عمل کرنے والی نہیں ہیں۔ یہ آپ میں سے ہر ایک کی ذمہ داری ہے۔ نیکیوں کا حکم دینا اور برائیوں سے روکنا یہ بھی ہے کہ اپنے ماحول میں اپنے اردگرد بھی نظر رکھیں۔ اپنوں کو بھی سمجھائیں اور غیروں کو بھی سمجھائیں۔ خداتعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ خلافت احمدیہ کے قیام واستحکام کے لئے بھرپور کوشش کرنے کی اس روح کو اپنی نسلوں میں بھی پیدا کریں جو ایک مومن کے لئے ضروری ہے جس سے خلافت کے انعام کی آپ مستحق بنتی چلی جائیں گی تاکہ ہم ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے اس انعام سے فیض یاب ہوتے چلے جائیں۔ آج اگر عورتوں نے اپنی ذمہ داری کو سمجھ لیا تو انشاء اللہ اگلی نسلوں کی بہتری کے لئے اور آپ کی نسلوں میں خلافت کے انعام کے جاری رہنے کے لئے آپ ایک ضمانت بن جائیں گی اور آپ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطافرمائے۔

خطاب کے آخر پر حضورانور نے دعا کروائی۔ حضور انور کے خطاب کے بعد لجنہ جلسہ گاہ پُرجوش، ولولہ انگیز نعروں سے گونج اٹھی۔

بعدازاں بچیوں نے کورس کی صورت میں نظمیں اور ترانے پیش کئے۔ افریقن امریکن خواتین اور بچیوں نے اپنے لوکل انداز میں نظمیں پیش کیں۔ خصوصاً بچیوں نے نظم "ہے دست قبلہ نما لا الٰہ الّا اللّٰہ" خوش الحانی کے ساتھ پڑھی۔

تیسرا اجلاس مکرم پروفیسر چوہدری حمیداللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق جلسہ سالانہ کے موقع پر دوران سال وفات پانے والے مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی درخواست کی جاتی ہے۔ چنانچہ بیت الاسلام مشن ہاؤس کے سیکرٹری مکرم کرنل (ر) دلدار احمد صاحب نے ستائیس (27) مرحومین کے نام پڑھ کر سنائے اور ان کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے دعا کی درخواست کی۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے کی۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مختصر سوانح حیات بیان کی اور آپ کے ایمان، توکل، یقین، کامل وفا، اخلاص، فدائیت اور توکل علی اللہ کے چند ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی نظر میں آپ کے مقام کا ذکر کیا۔ پھر آپ نے آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الفاظ میں انجمن کی حیثیت اور خلافت کی حقیقت بیان کی۔

مکرم مولانا صاحب کی تقریر پر صدارتی تبصرہ کرتے ہوئے مکرم پروفیسر چوہدری حمیداللہ صاحب نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت کی سب سے اہم اور ضروری بات یہ ہے کہ حضور نے بیعت کرنے والے کی مثال غسال سے دی ہے کہ جب انسان بیعت کرلیتا ہے تو وہ غسال کے ہاتھ میں آجاتا ہے۔ وہ جس طرح چاہتا ہے اس کے جسم کو الٹا پلٹتا ہے اور غسل دیتا ہے۔ انسان کی اپنی ذاتی مرضی اور خواہش نہیں رہتی۔ بالکل اسی طرح وہ خالصتاً اپنے امام، آقا اور خلیفہ وقت کے

ہاتھ میں آجاتا ہے اور اس کی کامل اطاعت کرتا ہے، اس کی سوچ، اس کی فکر، اس کا ہر عمل، اس کی ہر حرکت اپنے امام یعنی خلیفہ وقت کے ماتحت ہوجاتی ہے۔ پروفیسر صاحب موصوف نے آخر میں فرمایا کہ یہی کامیابی اور کامرانی کا سنہرا اصول ہے۔

دوسری تقریر مکرم ڈاکٹر سلیم الرحمٰن صاحب کی تھی۔ آپ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خدمت قرآن کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیش گوئی بیان فرمائی جس کا تعلق آخری زمانہ اور قرآن مجید سے تھا۔ پھر آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ان امور کی نشاندہی فرمائی جس میں اکثر مفسرین نے قرآن کریم کی تفسیر کرنے میں غلطی کھائی ہے۔ اور بعدہ حضور کے بیان کردہ قرآن کریم کی تفسیر کے سنہرے اصول بیان فرمائے۔ پھر ڈاکٹر صاحب نے حضور کی عظیم الشان تفسیر کبیر کی مثالیں پیش کیں جن میں قرآن کریم کی آیات کریمہ کے ناسخ اور منسوخ کی قدیم بحث، حروف مقطعات کی تعبیر وتشریح، قرآن کریم کی سورتوں کا باہمی تعلق اور بعض دیگر لطیف مضامین بیان فرمائے۔

اس اجلاس کی تیسری تقریر جامعہ احمدیہ کے پروفیسر مکرم مولانا مختار احمد چیمہ کی تھی۔ آپ نے آیت استخلاف کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے بارہ میں مختصراً حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض الہامات کا ذکر فرمایا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے عہد خلافت کے بعض چیدہ چیدہ ایمان افروز واقعات کا ذکر کیا۔ جن میں صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ، 1974ء کا المیہ اور ایک عظیم الشان پیش گوئی، کسر صلیب کانفرنس، دورہ مغرب وغیرہ شامل تھے۔

اس اجلاس کی چوتھی تقریر مکرم کلیم احمد ملک صاحب نائب امیر سوم جماعت احمدیہ کینیڈا کی تھی۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی سیرت پر نہایت عمدگی سے روشنی ڈالی اور بعض ایمان افروز واقعات بیان کئے جن میں آپ کا تعلق باللہ، توکل، یقین، ایمان، ایثار، اخلاص، وفا، اطاعت صبر وتحمل، بنی نوع انسان سے ہمدردی، عالم، ادیب، شاعر، طبیب حاذق، انتھک محنتی اور بلند پایہ خطیب جیسے اوصاف پر روشنی ڈالی۔

اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم صاحبزادہ مرزا عبدالصمد احمد صاحب، سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ کی تھی۔ آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی تحریک۔ نظام وصیت کے موضوع پر نہایت عالمانہ اور ایمان افروز تقریر کی۔

آپ نے سورۃ الصّف کے حوالہ سے انتہائی منافع بخش تجارت کا ذکر فرمایا۔ اس کے بعد مالی قربانی اور اس کی اہمیت وافادیت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک پرشوکت اقتباس مجموعہ اشتہارات سے پیش کیا۔ پھر آپ نے اسی مضمون کو آگے بڑھاتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چند احادیث بیان کیں۔ اس کے بعد آپ نے نظام وصیت کے حوالہ سے رسالہ الوصیت کے چند اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ اور آخر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نظام خلافت کے بارہ میں خصوصی تحریک کا ذکر کیا اور حضور انور کے پاکیزہ اور ایمان افروز ارشادات پیش کئے۔

تیسرا دن: یکم جولائی 2007ء

تیسرے دن کے اجلاس کے پہلے حصہ کا آغاز صبح دس بج کر 35 منٹ پر مکرم مولانا عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔

اس اجلاس کی واحد تقریر ہیومینٹی فرسٹ کینیڈا کے چیئر مین ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب کی تھی۔

آپ نے انسانیت کے لئے جماعت احمدیہ کینیڈا کی عالمی خدمات کا ذکر کرنے سے قبل قرآن کریم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُن حسین تعلیمات کا تذکرہ کیا جو چودہ سو سال سے تمام عالم کے لئے مشعل راہ بنی ہوئی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ اپنے محدود وسائل کے باوجود دُکھی انسانیت کی خدمت کا کام تمام خلفائے احمدیت کے دور میں کسی نہ کسی شکل میں انجام دیتی رہی ہے۔ خاص طور پر افریقہ کے غریب ملکوں میں خدمت ہماری پہچان بن چکی ہے۔ اِن خدمات کی مختصر تفصیل بیان کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ گذشتہ چند برسوں سے ہیومینٹی فرسٹ نے ایک رجسٹرڈ ادارے کی حیثیت سے خدمت کے اِس فریضہ کو سنبھالا ہوا ہے۔

خصوصی مہمانان گرامی کے خطابات

خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ کے موقع پر تینوں دن اور مختلف اجلاسوں میں وفاقی، صوبائی وزراء، پارلیمنٹ کے اراکین، شہروں کے میئرز، سفارت خانوں کے قونصلرز، مختلف تنظیموں کے نمائندوں اور دانشوروں نے شرکت کی۔ اور انہوں نے جماعت احمدیہ کی خدمتِ انسانیت، امن وسلامتی، صلح وآشتی، اخوت ومحبت، اخلاص وایثار، نظم وضبط، یک جہتی اور باہمی تعاون پر شاندار خراج تحسین پیش کیا اور جلسہ سالانہ کے متعلق اپنے اچھے تاثرات کا اظہار کیا۔

جماعت احمدیہ کینیڈا کا سپاسنامہ

مہمانان گرامی کے خطابات کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے حضور انور کی خدمت اقدس میں سپاس نامہ اردو اور انگریزی زبان میں پیش کیا۔ جس کا اردو متن درج ذیل ہے۔

''حضور انور کے کینیڈا میں ورودِ مسعود کے موقع پر ہم جو حضور انور کے غلام اور پیروکار ہیں اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظِ مبارک میں حضور کے درختِ وجود کی سرسبز شاخوں کا حکم رکھتے ہیں، اور حضور کے ہاتھ پر بیعت ہوکر خلافتِ حقّہ احمدیہ کے حلقہ میں شامل ہیں، صمیم قلب سے حضور کو سرزمینِ کینیڈا پر خوش آمدید کہتے ہیں! اے آمدنت باعثِ آبادیٔ ما!

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے جو کچھ پایا ہے خلافتِ احمدیہ کی برکت سے ہے اور اسی برکت کے طفیل ہم لوگ اس سرزمین میں سر اُٹھا کر چلتے ہیں۔ ان الفاظ کے ساتھ ہم اراکین جماعت احمدیہ کینیڈا حضور کو اھلاً وسھلاً ومرحبا کہتے ہیں اور اپنے عہد بیعت میں کئے گئے ایمان ووفا کی تجدید کرتے ہیں۔

ہم ایک بار پھر عہد کرتے ہیں کہ ہم خلافتِ احمدیہ کے ساتھ ناقابلِ قطع تعلق قائم رکھیں گے اور خلیفۂ وقت کے وجودِ باجود سے ہمیشہ فیض پاتے رہیں گے۔ ہماری حقیر زندگیاں اور ہماری کمزور کوششیں حضور انور کے ارشادات کی تعمیل کے لئے وقف رہیں گی اور انشاء اللہ العزیز ہم اس عہد کو پورے تعہد سے پورا کرتے رہیں گے۔ ہمارا سب کچھ حضور کا ہے اور حضور کے قدموں پر نثار ہے۔ گر قبول افتد زہے عز وشرف!

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی خطاب

ایک بجے حضور انور نے اپنا خطاب شروع فرمایا۔ حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کا جلسہ اختتام پر پہنچ رہا ہے۔ مجھے امید ہے کہ گزشتہ دو دن کے جلسے کا پروگرام جن میں میرا خطبہ اور تقریر بھی تھی آپ لوگوں میں مثبت اور پاک تبدیلی لانے کا ذریعہ بنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کینیڈا جماعت بھی ان ترقی کرنے والی، اخلاص ووفا میں بڑھنے والی جماعتوں میں سے ایک ہے جن کے قدم ہمیشہ آگے بڑھتے ہیں۔ اس لئے جب میں یہ کہتا ہوں کہ مثبت اور پاک تبدیلی لانے کا ذریعہ یہ جلسہ ہوگا تو اس کا مطلب ہے کہ ایک روحانی ماحول میں جمع ہونے سے جہاں صرف اور صرف اللہ اور رسول کی باتیں ہوتی ہیں۔ دنیا سے کٹ کر مومنین اپنی اصلاح کی کوشش کر رہے ہوں۔ اللہ تعالیٰ خاص برکت ڈالتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلسہ کا مقصد یہی تھا کہ دنیا کے جھمیلوں سے، بعض کمزوریاں جو انسان کے اندر ان جھمیلوں میں ڈوب کر پیدا ہوجاتی ہیں ان کمزوریوں کو دور کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ کی برکات سے مثبت تبدیلیاں، صرف اسی مجلس میں نہیں آرہی ہوتیں بلکہ ایم ٹی اے کا انعام جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دیا ہے اس کے ذریعے دوسرے ملکوں میں بیٹھے ہوئے احمدی بھی اللہ کے فضل کو اترتا دیکھ کر اپنے اندر مثبت تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس حضرت مسیح موعود نے محض للہ اپنے ماننے والوں کو جمع کرنے کا جو اہتمام فرمایا اس کی برکات آج تک ہم دیکھ رہے ہیں اور جب تک محض للہ ہم جمع ہوتے رہیں گے ان برکات کو نازل ہوتے دیکھتے رہیں گے اور پاک اور مثبت تبدیلیاں ہم اپنے اندر محسوس کریں گے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ ہمیشہ ان لوگوں میں شامل ہونے کی کوشش کرتے رہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس عظیم مقصد کو پورا کرنے والے ہوں تاکہ ہم ان لوگوں میں شامل رہیں جو ہمیشہ آپ کی دعاؤں سے وافر حصہ پانے والے ہوں۔ اور یہ کون لوگ ہیں جو آپ کی دعاؤں سے حصہ پائیں گے؟ یہ وہ لوگ ہیں جو نیکیوں میں بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچنے کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ اس کی جنتوں کے حصول کے لئے اپنی عبادتوں اور اپنے اعمال کے معیار کو بلند کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اپنی زبانوں کو ذکر الٰہی سے تر رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: پس مَیں امید کرتا ہوں کہ میرے خطبہ اور کل عورتوں میں جو باتیں کی ہیں ان سے ہر شامل ہونے والے نے اپنے اندر ان معیاروں کو حاصل کرنے کی کوشش کی ہوگی۔ دعا بھی کی ہوگی اور یہ عہد بھی دوہرائے ہوں گے کہ ہم اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ ہمیشہ ان معیاروں کی تلاش میں رہیں گے جو اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتائے اور جن کی توقع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے کی ہے۔

حضور نے فرمایا: کیا خلافت احمدیہ کی سو سالہ تاریخ اس بات کی گواہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بیشمار فضل واحسانات جماعت پر فرمائے ہیں۔ پس اگر اس انعام سے محروم رہنے والے اگر کوئی ہوں گے تو وہ چند لوگ جو اس کی قدر نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کو تحقیر کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا جب کبھی ایسے چند لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے خلافت سے اپنے آپ کو علیحدہ کیا تو خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق ایک قوم خلافت کو دے دی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ایک قوم اگر بے قدری کرے گی تو اس سے بہتر قوم کھڑی کر دے گا اور اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہم ہمیشہ پورا ہوتے ہوئے دیکھتے رہے ہیں کہ قوموں کی قومیں اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو دے رہا ہے اور معیار بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سب شاملین جلسہ کو حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ آپ سب کو خلافت احمدیہ کے لئے سلطان نصیر بنائے۔ ہر ایک ایمان اور تقویٰ میں ترقی کرتے چلے جانے والا ہو۔ آپ سب ملک اور قوم کے حقیقی وفادار ہوں۔ اپنے ملک سے کئے ہوئے عہد کو نبھانے والے ہوں کہ یہ بھی ایمان کا حصہ ہے۔ وطن کی محبت بھی ایمان کا حصہ ہے۔ یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے اور خیریت سے اپنے گھروں میں واپس لے جائے۔ (آمین)

اس کے بعد حضور انور نے اختتامی دعا کرائی۔

ایک بج کر پینتالیس منٹ پر حضور انور کا ایمان افروز خطاب اختتام پذیر ہوا۔

بعض افریقن چیفس بھی جلسہ کے اس آخری اجلاس میں بطور مہمان شامل ہوئے۔ یہ سب بھی سٹیج پر موجود تھے۔ حضور انور نے ان سب کو شرف مصافحہ بخشا اور ان کو تحائف عطا فرمائے۔

بعد ازاں حضور انور کچھ دیر کے لئے لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے جہاں خواتین نے نعرے بلند کئے اور بچیوں نے مختلف نظمیں پڑھیں۔ افریقن امریکن خواتین اور بچیوں نے بھی اپنے مقامی انداز میں نظمیں پیش کیں۔ جلسہ سالانہ کینیڈا اپنے اختتام کو پہنچا۔

اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کے تمام کارکنان کو جزائے جزیل عطا کرے جنہوں نے دن رات بڑے اخلاص، محبت، ایثار اور قربانی کے ساتھ خدمات انجام دیں۔ اور اسی طرح جلسہ سالانہ میں شریک ہونے والوں کو اللہ تعالیٰ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جملہ دعاؤں کا وارث بنائے اور یہ بابرکت جلسہ ہم سب کے لئے رشد وہدایت کا موجب ہو۔ آمین۔

قائم شدہ 1952

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز ربوہ

ریلوے روڈ	اقصیٰ روڈ
6214750	6212515
6214760	6215455

پروپرائٹر۔ میاں حنیف احمد کامران

Mobile: 0300-7703500

اسلام کا اقتصادی نظام

(امتہ الرزاق ۔ برمنگھم)

آج کل دنیا کا اقتصادی نظام سخت افراتفری کا شکار ہے۔ دنیا کی بڑی بڑی طاقتوں کے بہترین اقتصادی ادارے مشکل اور بحران کا شکار نظر آتے ہیں۔ کئی طاقتور بینک دیوالیہ ہو گئے ہیں۔ اقتصادیات کے ماہرین کہتے ہیں کہ جدید اقتصادی نظام کمزور بنیاد پر قائم ہے لہذا اس نظام کا دیوالیہ ہو جانا اس کمزور نظام کی اندرونی کمزوری کا شاخسانہ ہے۔

مورخہ 26 فروری 1945ء کو لاہور میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ؓ نے ایک انتہائی اعلیٰ درجہ کی تقریر ارشاد فرمائی جس کا عنوان "اسلام کا اقتصادی نظام" ہے۔ اس معرکۃ الآراء تقریر کا خلاصہ قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

اسلام کے اقتصادی نظام کی بنیادی روح کے بارہ میں آپؓ نے فرمایا:

"یاد رکھنا چاہئے کہ جس طرح شاخیں اپنے درخت کی جڑوں سے نکلتی ہیں اسی طرح مختلف مسائل پہلے سے قائم کردہ بنیادی مسائل میں سے نکلتے ہیں۔...... اسلام کے اقتصادی نظام کو بیان کرنے سے پہلے مَیں ضروری سمجھتا ہوں کہ اختصار کے ساتھ یہ بھی بیان کردوں کہ اسلام کے کُلّی نظام کی بنیاد کس امر پر ہے؟

حضرت مصلح موعود ؓ نے سورۃ زخرف رکوع 7 کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اسلام اپنے سیاسی، اقتصادی، تمدنی اور دیگر ہر قسم کے نظاموں کی بنیاد اس امر پر رکھتا ہے کہ بادشاہت اور مالکیت خدا تعالیٰ ہی کو حاصل ہے۔

پس قرآن کریم نے اس آیت میں یہ بتایا ہے کہ دنیا جہاں کی حکومتیں، بادشاہتیں اور اقتدار چونکہ خدا کے قبضے میں ہیں اور اس کی طرف سے بطور امانت انسانوں کے سپرد ہیں اس لئے سب انسان بادشاہتوں اور ظاہری ملکیتوں کے متعلق اپنے آپ کو آزاد نہیں سمجھ سکتے۔

حضرت مصلح موعود ؓ نے سورۃ البقرۃ آیت 256 کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا "اسلام کے نزدیک وہی بادشاہ صحیح معنوں کا بادشاہ کہلا سکتا ہے جو لوگوں کے لئے ہر قسم کا امن مہیا کرے اور ان کی اقتصادی حالت کو درست کرے۔"

حضرت مصلح موعودؓ نے قرآنی آیت کی روشنی میں حکومت کے متعلق اسلام کی چار اصولی ہدایات بیان فرمائیں۔

اسلام نے انتخابی حکومت کا اصول مقرر کیا کہ حکومت کی بنیاد اہلیت پر قائم کی۔

حکومت کو ملکیت نہیں بلکہ امانت قرار دیا۔ لوگوں کی عزت، جان اور مال کی حفاظت کو حکومت کا مقصد قرار دیا۔

حاکم کو افراد اور اقوام کے درمیان عدل کرنے کی تاکید فرمائی۔

حضرت مصلح موعودؓ نے سمجھایا کہ یہ وہ ماحول ہے جس میں اسلام اقتصادی نظام پیش کرتا ہے۔ اور بغیر کسی مناسب ماحول کے کوئی اچھے سے اچھے نظام بھی کامیاب نہیں ہوسکتا۔ حضورؓ نے فرمایا کہ کوئی چیز اچھے ماحول کے بغیر کامیاب نہیں ہوسکتی۔ اچھی سے اچھی گٹھلی لو اور اسے زمین میں دبا دو جو اس کے مناسب حال نہ ہو اور گٹھلی کو اُگانے کی طاقت اپنے اندر نہیں رکھتی ہو تو وہ کبھی اچھا درخت پیدا نہیں کرسکتی۔ لیکن اگر ماحول اچھا ہو تو معمولی اور ادنیٰ بیج بھی نشوونما حاصل کرلیتا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ اوپر بیان کردہ ماحول، اسلام کی اقتصادی تعلیم کے لئے ضروری ہے۔ اسلام کا اقتصادی نظریہ اموال کے متعلق یہ ہے کہ جس قدر چیزیں دنیا میں پائی جاتی ہیں وہ سب کی سب خدا تعالیٰ نے بنی نوع انسان کے فائدے کے لئے پیدا کی ہیں (البقرۃ:30)۔ یعنی دنیا میں خدا تعالیٰ کے پیدا کردہ اموال تمام بنی نوع انسان کے بھلے کے لئے ہیں۔ انفرادی مال کے متعلق اسلامی تعلیم یہ ہے کہ جو مال تمہارے قبضہ میں آیا ہے وہ تمہارا مال نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ؓ نے فرمایا کہ اسلام کی تعلیم جہاں صاف طور پر بتا رہی ہے کہ اسلام فرد کی آزادی اور اس کی شخصی ترقی کے لئے جدوجہد کو جائز رکھتا ہے وہاں اس امر کی بھی اجازت نہیں دیتا کہ کچھ لوگ تو عیش و آرام کی زندگی بسر کریں اور کچھ تکلیف اور دُکھ کی زندگی بسر کریں۔ اسی لئے اسلام نے غلام بنانے کی ممانعت ہے اور جو قیدی جنگی حالت میں گرفتار کئے جائیں ان کے غلام بنانے کی ممانعت ہے۔

حضورؓ نے فرمایا کہ غلامی اور اقتصادی مسائل چونکہ باہم لازم وملزوم ہیں اس لئے اسلام کے کامل نظام نے غلامی پر تبر رکھ دیا اور کہہ دیا کہ اس کے ذریعہ جو ترقی ہوگی وہ کبھی شریفانہ اور باعزت ترقی نہیں کہلا سکتی۔

حضرت مصلح موعودؓ نے یہ نکتہ بیان فرمایا کہ مذاہب جو حیات بعد از موت کے قائل ہیں وہ اقتصادی نظام کے بارہ میں انفرادی آزادی کے قیام کے پابند ہیں۔ جو شخص مانتا ہے کہ مرنے کے بعد پھر ایک نئی زندگی بنی نوع انسان کو حاصل ہوگی۔ وہ لازمی اس دنیا کی زندگی کو اگلے جہان کی زندگی کے تابع کرے گا۔ اور چونکہ اس دنیا کے ایسے کاموں پر ہی اگلے جہان کی زندگی کا دارومدار ہے جو اپنی خوشی اور مرضی سے طوعی طور پر کئے جائیں اس لئے وہ لازماً وہی اقتصادی نظام پسند کرے گا جس میں اقتصادی طور پر ایک وسیع دائرے میں افراد کو آزادی دی گئی ہو کیونکہ اگر آزادی نہ دی گئی ہو تو جن کاموں کو وہ نیک سمجھتا ہے اور جن کاموں کو اختیار کرنا وہ اپنی اُخروی حیات کے لئے ضروری قرار دیتا ہے۔ ان میں اس کا دائرہ عمل وسیع نہیں ہوگا اور وہ سمجھے گا کہ دائرہ عمل کے تنگ ہونے کی وجہ سے مَیں گھاٹے میں رہوں گا۔ حضور انور نے فرمایا کہ اسلام مصر ہے کہ اقتصادیات میں انفرادی آزادی کو زیادہ سے زیادہ قائم رکھا جائے۔

آپؓ نے وضاحت فرمائی کہ اسلام کے منصفانہ اور عادلانہ اقتصادی نظام کا تقاضا ہے کہ بنی نوع میں منصفانہ تقسیم اموال اور مناسب ذرائع کسب کی تقسیم کا اصول فردی قربانی پر ہونا چاہئے۔ تاکہ دنیا کی اقتصادی حالت بھی درست ہو اور ساتھ ہی انسان اپنی اخروی زندگی کے لئے بھی سامان جمع کرلے۔

دوسرا اصل اسلام کا یہ ہے کہ چونکہ اموال اللہ تعالیٰ کے ہیں اور اس نے سب مخلوق کے لئے پیدا کئے ہیں اس لئے جو حصہ طوعی نظام سے پورا نہ ہو اور ادھورا رہ جائے اسے قانونی طور پر مکمل کرنے کی کوشش کی جائے اور الٰہی نظام کو خراب نہ ہونے دیا جائے۔

اسلامی اقتصاد کا لب لباب یہ ہے کہ یہ فردی آزادی اور حکومتی تداخل کے ایک مناسب اختلاط کا نام ہے۔ فردی آزادی اس لئے رکھی گئی ہے تاکہ افراد آخرت کا سرمایہ اپنے لئے جمع کرلیں اور حکومت کا تداخل اس لئے رکھا گیا ہے کہ امراء کو یہ موقع نہ ملے کہ وہ اپنے غریب بھائیوں کو اقتصادی طور پر تباہ کریں۔

حضورؓ نے فرمایا کہ مال کمانے کے محرکات اگر یہ ہوں کہ اپنی ضرورت کے تحت مال کمایا جائے یا مال کمانے کا مقصد یہ ہو کہ اس سے بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچا سکے اور خدا کی خوشنودی حاصل ہو تو اس قسم کے مال سے افراد ملک یا قوم کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ اسلام نے دولت کا غلط طریقے سے استعمال کرنا منع فرمایا ہے۔ مثلاً لغویات جن کا کوئی فائدہ نہ ہو، حد سے زیادہ زیورات اور تفاخر کی اشیاء پر خرچ، اسراف یعنی جائز ضرورت پر ضرورت سے زیادہ خرچ۔ سیاسی اقتدار کے لئے خرچ اور روپیہ جمع کرنے کی حرص۔ اس کے برعکس اسلام حکم دیتا ہے کہ روپیہ قوم اور مذہب کے فائدہ کے لئے خرچ کیا جائے۔ غلط خرچ کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ دوسرے لوگ اس سے فائدہ اٹھانے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ غرض اسلام ان تمام محرکات کو رد کرتا ہے جو دولت کے حد سے زیادہ کمانے یا اسے لوگوں کے لئے خرچ نہ کرنے سے ہوا کرتے ہیں۔ مگر اس تعلیم کے باوجود اگر کچھ عناصر دولت کا معقول انتظام نہ کرسکیں تو اسلامی شریعت نے بعض ایسے قوانین تجویز کردئے ہیں جن پر عمل کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے اور جن سے دولت ناجائز حد تک کمائی ہی نہیں جاسکتی۔

حضورؓ نے فرمایا کہ اسلام کے بیان کردہ قوانین میں اول سود کی مناہی ہے۔ اسلام نے سود پر روپیہ لینے اور دینے سے منع کردیا ہے اور اس طرح تجارت کو محدود کر دیا ہے۔ آپؓ نے فرمایا کہ دنیا کی اقتصادی تباہی کا سب سے بڑا موجب یہی سود ہے۔ اس بات کی وضاحت اس طرح فرمائی کہ ایک اچھے دماغ کا آدمی سود پر پیسہ لے کر اپنی تجارت سے کروڑوں روپیہ کما لیتا ہے اور دنیا کی تجارت پر قبضہ کرلیتا ہے۔

سود کے بل بوتے پر تاجر بہت بڑے بڑے کارخانے قائم کرکے ہزاروں لوگوں کو ہمیشہ کی غلامی کی زندگی بسر کرنے پر مجبور کردیتے ہیں۔ حضورؓ نے فرمایا کہ سود دنیا کی اقتصادی تباہی کا ایک بہت بڑا ذریعہ اور غرباء کی ترقی کے راستہ میں ایک بہت بڑی روک ہے جس کو دور کرنا بنی نوع انسان کا فرض ہے۔

اگر لوگوں کو بنکوں سے آسانی کے ساتھ روپیہ نہ ملتا تو دو صورتوں میں سے ایک صورت ہوتی۔ یا تو وہ دوسرے لوگوں کو اپنی تجارت میں شامل کرنے پر مجبور ہوتے یا پھر اپنی تجارت کو اس قدر نہ بڑھا سکتے کہ بعد میں آنے والوں کے لئے روک بن جائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ خاص خاص لوگوں کے پاس حد سے زیادہ روپیہ جمع نہ ہوتا جو اقتصادی ترقی کے لئے سخت مہلک اور ضرررساں چیز ہے۔

حضورؓ نے سود کی تعریف بتائی کہ وہ کام جس پر نفع یقینی ہے۔ اس تعریف کے تحت بعض ایسی چیزیں جو عرف عام میں سود نہیں سمجھی جاتیں وہ بھی سود کے دائرہ عمل میں آ جاتی ہیں۔ جس کی ایک مثال ٹرسٹ فنڈز ہیں۔ غرض جس قدر ٹرسٹ ہیں وہ بنی نوع انسان کو تباہ کرنے والے ہیں۔

اسلام میں ذخیرہ اندوزی اور سامان کو روک رکھنا منع ہے۔ احتکار کا مطلب ہے کہ کسی چیز کی فروخت کو روک دیا جائے جب تک اس کی قیمت بڑھے اور پھر منافع پر بیچا جائے۔

اسلام نے کسی بھی چیز کی قیمت ناجائز حد تک گرانے سے بھی منع کیا ہے۔ قیمت کا گرانا بھی ناجائز مال کمانے کا ذریعہ ہوتا ہے کیونکہ طاقتور تاجر اس ذریعہ سے کمزور تاجروں کو تھوڑی قیمت پر مال فروخت کرنے پر مجبور کردیتا ہے۔ اور ان کا دیوالیہ نکلوانے میں کامیاب ہوجاتا ہے۔

حضور نے وضاحت فرمائی کہ یہ تین چیزیں ایسی ہیں جن کے ذریعہ لوگ ناجائز طور پر دولت اپنے قبضہ میں کرلیا کرتے ہیں۔ اس لئے اسلام نے ان تینوں چیزوں سے روک دیا ہے اور اس طرح ناجائز اور حد سے زیادہ دولت کے اجتماع کے راستہ کو بند کردیا ہے۔ مگر چونکہ پھر بھی بعض لوگ ذہانت اور ہوشیاری کی وجہ سے ناجائز حد تک روپیہ کما سکتے ہیں اور ہوسکتا تھا کہ ان تمام ہدایات اور قیود اور پابندیوں کے باوجود بعض لوگوں کے پاس حد سے زیادہ روپیہ جمع ہو جائے اور غرباء کو نقصان پہنچ جائے اس لئے اسلام نے اس کا علاج مندرجہ ذیل ذرائع سے کیا۔

(1) زکوٰۃ۔ یہ کسی بھی قسم کے جمع شدہ مال پر اڑھائی فیصد سالانہ ٹیکس ہے جو کہ غرباء اور مساکین کی بہبودی پر خرچ کیا جاتا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا یہ زکوٰۃ انکم ٹیکس نہیں ہے بلکہ Capital ٹیکس ہے۔ اسلامی نکتہ نگاہ یہ ہے کہ امراء کی دولت میں غرباء کے حقوق اور ان کی محنت بھی شامل ہوتی ہے اس لئے ایک ایسا قاعدہ مقرر کیا گیا ہے جس کے مطابق ہر سال زکوٰۃ کے ذریعہ سے غرباء کا حق امراء سے لے لیا جاتا ہے۔

(2) خمس۔ دوسری وجہ جس سے بعض لوگوں کے ہاتھ میں حد سے زیادہ مال جمع ہوجاتا ہے وہ کانوں کی دریافت ہے۔ اسلام نے کانوں میں حکومت کا خمس حق مقرر کر دیا ہے۔ کانوں سے جو بھی مال نکالا جاتا ہے اس میں حکومت کا پانچواں حصہ ہے کہ وہ غرباء کی بہبود پر خرچ کریں۔

(3) طوعی صدقہ۔ تیسرے اسلام نے طوعی صدقہ رکھا ہے جس پر عمل کرنے سے کسی شخص کے پاس حد سے زیادہ دولت جمع نہیں ہوسکتی۔ اگر ان تمام طریقوں سے کام لینے کے باوجود پھر بھی انسان کے پاس کچھ مال بچ جائے اور وہ اپنی جائیداد بنالے تو اس کے مرنے کے معاً بعد شریعت اس کی تمام جائیداد کو اس کے خاندان میں تقسیم کروادے گی۔

پھر قرآن کریم میں جو روپیہ حکومت کے پاس آئے اس کے خرچ کی بھی پابندی عائد کردی ہے کہ یہ روپیہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لئے ہے۔ قرابت داروں کے لئے، تیامیٰ، مساکین اور مسافروں کے لئے ہے۔ اس طرح خدا تعالیٰ نے غرباء کے حق کی حفاظت کی ہے اور اسلامی اقتصاد کی بنیادوں کو انتہائی طور پر مضبوط کردیا ہے گویا اسلام کے قانون کے مطابق ہر ایک کے کھانے پینے، لباس اور مکان کا انتظام سوسائٹی کو کرنا چاہئے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اسلام انسان اور معاشرے کو مکمل اور کامل اقتصادی نظام دیتا ہے جس میں انفرادی اور اجتماعی ترقی ظہور پذیر ہوتی ہے۔ انفرادی طور پر دولت کمانے کی آزادی ہے مگر اس کسب کا مقصد اپنی ضرورت پوری کرنا اور بنی نوع انسان کی خدمت کرنا ہے۔ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ مال کی منصفانہ تقسیم کرے اور عوام کی ضروریات پوری کرے۔ اسلام ایسا اقتصادی نظام پیش کرتا ہے جس میں غرباء کے حقوق ادا ہوتے ہیں اور امراء رفاہ عامہ سے قوم کے حق ادا کرتے ہیں۔

اس Credit Crunch کے دوران ان ترقی یافتہ ممالک نے تسلیم کیا ہے کہ انفرادی آزادی کے ساتھ ساتھ آئینی کنٹرول بھی ضروری ہے۔ ورنہ معیشت عدم توازن کا شکار ہو جاتی ہے۔ بدقسمتی سے یہ قومیں سود سے پیچھا چھڑانے کے لئے تیار نہیں ہیں مگر اقتصادی مشکلات نے ان کو سود کا ریٹ ایک فیصد تک کم کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ خدا تعالیٰ ان ملکوں کے رہنماؤں کو عقل سلیم عطا کرے کہ وہ یہ گھمبیر معاشی مسائل مل کر حل کرسکیں۔ آمین

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

دعا اور صدقات کے نتیجہ میں حفاظت الٰہی کے دلچسپ واقعات

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 18/اپریل 2007ء میں مکرم فضل الٰہی انوری صاحب نے اپنے ایک مضمون میں ایسے دلچسپ واقعات پیش کئے ہیں جن میں دعا اور صدقہ کے نتیجہ میں مصائب ٹل گئے اور اللہ تعالیٰ کی غیرمعمولی حفاظت میسر آ گئی۔

آسمان سے کسی انذاری خبر کا ملنا اور دعا وصدقہ سے اس بلا کا ٹل جانا ایک اٹل حقیقت ہے۔

☆ چنانچہ ایک احمدی خاتون رابعہ مفتی صاحبہ کو اپنی بچی کے بارہ میں ایک انذاری خبر ملی تو انہوں نے دعا اور صدقہ کے ساتھ آنے والے ضرر سے بچنے کیلئے آنحضور ﷺ کے بیان فرمودہ روحانی نسخے پر عمل کرنا شروع کردیا۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ 1972ء میں میری لڑکی محمودہ کو اپنی دوسالہ بچی کے ہمراہ کراچی واپس جانا تھا۔ میں نے اس کی روانگی سے دوتین ہفتہ قبل استخارہ کرنا شروع کردیا۔ اس دوران خواب میں دیکھا کہ مَیں محمودہ سے کہہ رہی ہوں: ''اپنے شوہر کی کمائی سے صدقہ دے دو، خواہ چھ پیسے ہی ہوں''۔ بعد میں چھ کی نسبت سے مَیں نے چھ روپے صدقہ اس سے دلوایا۔ چند دن بعد ایک اَور خواب دیکھی کہ ویران سی جگہ پر محمودہ بیٹھی ہوئی ہے۔ ایسے معلوم ہوتا ہے جیسے ریل کی پٹڑی کے کنارے کسی قدر اونچائی پر بیٹھی ہو، اس کی آنکھیں بند ہورہی ہیں، جیسے ابھی بیہوش ہوجائے گی۔ اتنے میں کوئی شخص اسے آواز دیتا ہے، اس نے ہاتھوں میں سعدیہ کو پکڑا ہوا ہے اور کہتا ہے، 'لو! اس کو لے لو'۔ اُس وقت مَیں دل میں خیال کرتی ہوں کہ یہ آدمی بچی اسے اس لئے دکھا رہا ہے کہ کہیں یہ بیہوش نہ ہوجائے۔ یہ نظارہ پہلے والی رؤیا کے مقابلہ میں زیادہ تفصیلی اور واضح طور پر کسی انذار پر مشتمل تھا جس میں ریل کی پٹڑی کا دیکھنا بتا رہا تھا کہ کوئی ایسی منذر خبر ہے جس کا تعلق ریل گاڑی سے ہوگا۔ بہرحال لاہور سے 5/اگست کو 'تیز رو' پر محمودہ سوار ہوکر کراچی کے لئے روانہ ہوگئی تو 6/اگست کی صبح کو لیاقت پور سٹیشن کے قریب اس کی گاڑی کا سامنے سے آنے والی مال گاڑی سے ٹکراؤ ہوگیا۔ حادثہ اتنا شدید تھا کہ سینکڑوں مسافر مارے گئے یا شدید زخمی ہوئے۔ سب سے زیادہ تباہی انجن کے پیچھے والے چار ڈبوں کی ہوئی جو آپس میں ایک دوسرے کے اندر دھنس گئے اور ان میں موجود مسافر بری طرح کچلے گئے۔ محمودہ بھی انجن کے بالکل پیچھے والے ڈبہ میں بیٹھی تھی لیکن خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ ٹکراؤ کے نتیجے میں گاڑی کا انجن، مال گاڑی کے اوپر چڑھ گیا اور محمودہ والا ڈبہ انجن کے اوپر چڑھ گیا اور اس طرح کچلے جانے سے کلیۃً محفوظ رہا۔ حادثہ کے وقت محمودہ اور اس کی بچی اوپر کی سیٹ پر سو رہی تھیں۔ دونوں سیٹ سے نیچے گر پڑیں۔ جب محمودہ کے حواس درست ہوئے تو گھبراہٹ اور اندھیرے میں کچھ نظر نہ آتا تھا۔ وہ اپنی بچی کے لئے چیخ رہی تھی کہ ایک مسافر لڑکی، سعدیہ کو ہاتھوں میں اٹھائے آگے بڑھی اور کہا 'دیکھو، باجی! یہ آپ کی بچی ہے؟' اور خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ ماں اور بچی دونوں میں سے کسی کو کوئی چوٹ تک نہ آئی تھی۔ پھر ایک سپیشل ٹرین کے ذریعے بچنے والے مسافروں کو کراچی پہنچایا گیا۔ جب اخبار میں حادثہ کی خبر پڑھی اور یہ بھی کہ اگلے ڈبوں میں سے کوئی مسافر بھی نہیں بچا تو جب تک کراچی سے اطلاع نہیں آئی، یہ 20 گھنٹے کا عرصہ جس کرب اور اضطراب میں گزرا، اس کی کیفیت بیان سے باہر ہے۔ تسلی تھی تو صرف یہ کہ دونوں بچیوں کو خواب میں زندہ سلامت دیکھا تھا۔

☆ حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق آتا ہے کہ آپؑ اکثر سفر سے پہلے استخارہ کر لینے کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ ایک بار ایک شخص نے آپ سے اپنے کسی سفر کے متعلق رائے لینا چاہی تو آپ نے فرمایا: ''آپ استخارہ کرلیں''۔

اسی طرح فرماتے ہیں: ''آجکل اکثر مسلمانوں نے استخارہ کی سنت کو ترک کر دیا ہے۔ حالانکہ آنحضرت ﷺ پیش آمدہ امر میں استخارہ فرمالیا کرتے تھے۔ سلف صالحین کا بھی یہی طریقہ تھا...... اصل میں یہ استخارہ ان بدرسومات کے عوض میں رائج کیا گیا تھا جو مشرک لوگ کسی کام کی ابتدا سے پہلے کیا کرتے تھے۔ ...... استخارہ سے ایک عقل سلیم عطا ہوتی ہے جس کے مطابق کام کرنے سے کامیابی حاصل ہوتی ہے۔''

فرمایا: ''اس کا طریق یہ ہے کہ انسان دو نفل پڑھے۔ اول رکعت میں سورۃ الکافرون پڑھ لے اور دوسری میں سورۃ الاخلاص اور التحیات میں یہ دعا کرے۔'' (جو دعا آپ نے بتائی، وہ دعائے استخارہ ہی کا اردو ترجمہ ہے۔ یعنی فرمایا کہ اگر عربی میں دعا نہ آتی ہو تو اردو میں ترجمہ یاد کرلے اور سلام پھیرنے سے پہلے اسے پڑھ لے)۔

☆ ایک احمدی بہن آنسہ نصیرہ ملک صاحبہ بنت ملک سعید احمد صاحب اعجاز (گلشن اقبال، کراچی) بیان کرتی ہیں کہ میری بڑی ہمشیرہ نے 1974ء میں اپنے شوہر کے پاس واپس انگلستان جانا تھا۔ اُس کی روانگی سے ایک روز قبل مَیں نے خواب دیکھا کہ عجیب سا چٹیل میدان ہے جس میں چند ایک مٹی کے ڈھیلے بھی پڑے ہیں۔ جگہ جگہ لوگ ٹولیوں میں کھڑے ہیں، کچھ زمین پر بیٹھے ہیں۔ میری بہن ایک بچے کی انگلی پکڑے چل رہی ہے کہ اچانک ایک مٹی کے ٹیلے میں دھنس گئی ہے۔ مَیں چونک کر بھاگتی ہوں اور ہاتھوں سے اس مٹی کے ٹیلے کو کھودنے لگتی ہوں اور ساتھ چلّا چلّا کر لوگوں کو بھی پکارتی ہوں۔ اتنے میں ہاتھوں سے مٹی ہٹا کر مَیں اس بچے کو باہر نکال لیتی ہوں۔ اندر سے میری بہن کی آواز آتی ہے: 'بچاؤ، بچاؤ'۔ اسی حالت میں میری آنکھ کھل جاتی ہے اور ساتھ یہ اطمینان بھی ہوجاتا ہے کہ میری بہن کو بچالیا گیا ہے۔ یہ خواب خدائی انذار پر محمول کرتے ہوئے مَیں نے کچھ صدقہ کر دیا۔ اگلے روز میری بہن انگلینڈ کیلئے روانہ ہوگئی۔ وہاں سے پندرہ بیس روز بعد اس کا خط آیا جس میں لکھا تھا کہ جب جہاز دمشق کے ہوائی اڈے پر اتر رہا تھا تو 'رن۔وے' کے اوپر دوڑتے ہوئے وہ اچانک کچی زمین پر چلا گیا اور ایک مٹی کے ٹیلے میں دھنس گیا۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ تمام مسافر معجزانہ طور پر سلامت رہے۔

☆ حفاظت سماوی کا ایک نرالا واقعہ متحدہ ہندوستان میں دو درویشان احمدیت کو اُس وقت پیش آیا جب وہ دعوت الی اللہ کی غرض سے ضلع ہوشیار پور کے ایک رئیس کے پاس گئے۔ چنانچہ مکرم ٹھیکیدار غلام رسول صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مکیریاں ضلع ہوشیار پور میں دعوت الی اللہ کا مرکز کھولا اور احباب جماعت کو چند ماہ کا وقف کرکے وہاں جانے کا ارشاد فرمایا تو خاکسار نے بھی وقف کیا۔ ایک دن ہمارے امیر وفد سید محمد حسین شاہ صاحب نے ہمیں موضع بھنگالہ رائے جانے کے لئے کہا۔ چنانچہ میں اور مولوی امام الدین صاحبؓ اکٹھے روانہ ہوگئے۔ بھنگالہ رائے کے قریب ہمیں ایک خُسر املا جس نے بتایا کہ کل اسی جگہ تمہارے امیر کو لوگوں نے مارا ہے، ان کے منہ پر گند ملا ہے اور ان کے کپڑے خراب کئے ہیں۔ یہ سن کر ہم سیدھے وہاں کے رئیس (جو رائے صاحب کہلاتے تھے) کی کوٹھی پر پہنچ گئے۔ وہ سامنے کرسی پر بیٹھا تھا۔ ہم نے اُسے السلام علیکم کہا جس کا اُس نے کوئی جواب نہ دیا۔ مگر جونہی ہم نے کہا: رائے صاحب! ہم کوئی سوال کرنے نہیں آئے، ایک پیغام لے کر آئے ہیں۔ اگر آپ دو منٹ کے لئے ہماری بات سن لیں تو آپ کی بڑی مہربانی ہوگی، تو ہماری اتنی سی بات پر وہ غصے میں کہنے لگا: یہاں سے نکل جاؤ، دوڑ جاؤ۔ مَیں نے کہا: رائے صاحب! ہم نے نکلنا تو ہے ہی، لیکن آپ ہماری بات تو سن لیں۔ اِس پر اُس نے اپنے ایک نوکر کو آواز دی اور کہا کہ ان لوگوں کو دھکے مار کر یہاں سے نکال دو۔ منشی صاحبؓ کہنے لگے، چلو، واپس چلیں۔ مگر مَیں نے کہا جو کچھ یہ کرنا چاہتے ہیں پہلے وہ تو کرلیں پھر ہم واپس بھی چلے جائیں گے۔ ابھی ہم کھڑے ہی تھے کہ ان کا ایک اَور نوکر ہمارے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میاں صاحب! یہاں سے چلے جاؤ۔ ہم اس نوکر سے بات کرہی رہے تھے کہ رائے صاحب نے اسی نوکر کو گالی دے کر کہا کہ اگر یہ نہیں نکلتے تو شکاری کتّے ان پر چھوڑ دو۔ نوکر اپنے مالک کے تیور دیکھ چکا تھا، وہ اندر گیا اور جا کر کتّوں کو چھوڑ دیا۔ کتّے ہمارے قریب آئے اور کھڑے ہو گئے، انہوں نے ہماری طرف دیکھا تک نہیں۔ اب مَیں نے منشی صاحبؓ کو کہا کہ اب ہمارا کام ہوگیا ہے، اب ہم واپس چلتے ہیں۔ شام کو جب ہم واپس اپنے مرکز میں پہنچے اور اپنی رپورٹ لکھوائی تو ہم نے شاہ صاحب سے دریافت کیا کہ سنا ہے کہ کل آپ کو لوگوں نے مارا بھی ہے اور کپڑے بھی پھاڑے ہیں اور آج آپ نے ہمیں وہاں بھیج دیا۔ شاہ صاحب فرمانے لگے: ''مَیں نے اسی لئے تو آپ کو وہاں بھیجا تھا کہ آپ بھی اتنے بڑے ثواب سے محروم نہ رہیں''۔ جب ہم اپنا وقف پورا کرکے واپس قادیان آئے تو حضور نے خاص طور پر مجھے قصر خلافت میں بُلا کر یہ واقعہ زبانی سنا۔ پھر اپنی خوشنودی کا سرٹیفیکیٹ عطا فرمایا۔

☆ مضمون نگار بیان کرتے ہیں کہ جب اسلام آباد (پاکستان) میں (78-1977ء میں) خاکسار بطور مربی مقیم تھا تو مرکز سے حکم کے مطابق مجھے بعض ممالک کے سفراء سے ملنا تھا۔ ایک دن مجھے ایک سفارتخانہ کا بورڈ نظر آیا۔ باہر کا گیٹ کھلا تھا، مَیں بے دھڑک اندر چلا گیا۔ چند قدموں کے فاصلے پر دو کتّے بیٹھے تھے۔ مَیں حیران ہوا کہ سفارتخانے میں کتوں کا کیا کام۔ کتّے بھی مجھے دیکھ کر کچھ عجیب سی آوازیں نکالنے لگے، تاہم ان میں سے کوئی بھی نہ بھونکا، نہ میری طرف بڑھا۔ بنگلے کی گھنٹی بجائی تو ایک غیرملکی خاتون نکلی۔ پہلے تو وہ یہ دیکھ کر کے حیران ہوئی کہ ایک اجنبی یہاں کیسے آ گیا۔ دوسرے یہ کہ مَیں کتّوں سے بچ کر کیسے نکل آیا۔ دراصل یہ سفارتخانہ نہیں تھا، بلکہ سفیر کی جائے رہائش تھی۔ مَیں نے آمد کا مقصد بتایا تو اُس نے مجھے سفارتخانے کا پتہ بتایا اور مجھے بڑے گیٹ تک خود چھوڑنے آئی اور بولی: You are lucky, my dogs have done you no harm.

مَیں نے جب پوچھا کہ کیا کتّے بندھے ہوئے نہیں تھے تو وہ کہنے لگی، یہی بات تو مجھے حیران کر رہی ہے۔ ہم کتوں کو اپنی حفاظت کے خیال سے دن کو بھی کھلا رکھتے ہیں، کیونکہ یہاں کسی اجنبی کا کام ہی نہیں۔

ماہنامہ ''خالد'' جون 2007ء میں محترم چودھری محمد علی مضطر صاحب کا کلام شائع ہوا ہے۔ اس میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

وہ یہیں آس پاس ہے اب بھی
اس سے ملنے کی آس ہے اب بھی
آنسوؤں کی زباں سمجھتا ہے
وہ ستارہ شناس ہے اب بھی
عقل کو اب بھی ہے گلہ مضطرؔ
دل سراپا سپاس ہے اب بھی

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 14/جولائی 2007ء میں مکرم مبارک احمد عابدؔ صاحب کا کلام بعنوان ''امن کا نور'' شائع ہوا ہے جس میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

دلوں کو آشتی مل جائے سب لوگوں کا ارماں ہے
اسی اک بات کا شیدا نئی دنیا کا انساں ہے
یہاں امن وسکوں کے واسطے انسان آیا تھا
زمیں پر زندگی بے چینیوں سے تنگ داماں ہے
سکوں کے چاہنے والو! سکوں پاؤ بِذِکْرِ اللّٰہ
کلام اللہ میں امن وسکوں کا نور پنہاں ہے
بڑا ہی پُر بصیرت مہدیٔ دوراں کا فرماں ہے
''قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے''

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

6th March 2009 – 12th March 2009

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 6th March 2009

00:00	MTA World News
00:10	Tilawat & MTA News
00:55	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 17th April 1997.
01:55	Huzoor's Tours: programme featuring Huzoor's visit to Burkina Faso, West Africa.
03:05	MTA World News
03:20	An in-depth explanation of Qur~anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 256, recorded on 8th July 1998.
04:20	Al Maaidah: a cookery programme
04:35	Moshaairah: an evening of poetry
05:30	MTA Travel: a visit to Marrakesh, Morocco.
06:05	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) with Huzoor recorded on 24th January 2009.
08:20	Le Francais c'est Facile: lesson no. 39
08:45	Siraiki Service: a discussion programme hosted by Jamaluddin Shams.
09:25	Urdu Mulaqa'at: a question and answer session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking friends. Recorded on 21st February 1995.
10:30	Indonesian Service
11:25	Seerat Sahaba Rasool (saw)
11:55	Tilawat & MTA News
13:00	Live Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
14:10	Dars-e-Hadith
14:25	Bengali Reply to Allegations: a Bengali discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Jama'at.
15:25	Seerat Sahaba Rasool (saw)
16:00	Friday Sermon [R]
17:10	Spotlight: a discussion programme about the life of Hadhrat Khalifatul Masih II (ra).
18:00	MTA World News
18:10	Le Francais c'est Facile: lesson no. 39 [R]
18:30	Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:35	MTA International News
21:10	Friday Sermon [R]
22:25	MTA Variety: a visit to the Hawaii Tropical Botanical Garden.
22:55	Urdu Mulaqa'at: rec. on 21st February 1995 [R]

Saturday 7th March 2009

00:00	MTA World News
00:15	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
01:35	Le Francais c'est Facile: lesson no. 39
02:00	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 22nd April 1997.
03:00	MTA World News
03:15	Friday Sermon: rec. on 27th February 2009.
04:25	Spotlight
05:25	MTA Variety
06:00	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00	Friday Sermon: recorded on 10/11/2006.
08:00	Question and Answer session in Urdu with Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 8th July 1995.
09:00	Friday Sermon: rec. on 6th March 2009.
10:00	Indonesian Service
11:00	French Service
12:05	Tilawat & MTA News
13:20	Bangla Shomprochar
14:20	Intikhab-e-Sukhan: poem request programme.
15:25	Children's Class
16:50	Friday Sermon: rec. on 10/11/2006 [R]
17:55	Ashab-e-Ahmad
18:15	MTA World News
18:30	Arabic Service
20:30	MTA International News
21:00	Children's class [R]
22:15	Persecution: a programme about the persecution of Ahmadi Muslims in Pakistan
23:00	Friday Sermon [R]

Sunday 8th March 2009

00:00	MTA World News
00:10	Tilawat & MTA News
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 23rd April 1997.
02:30	Moshaairah
03:00	MTA World News
03:15	Friday Sermon
04:20	Question and Answer Session
05:25	Attractions of Australia
06:00	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class with Huzoor. Recorded on 17th November 2007.
08:10	The Casa Loma: a guided tour around the Casa Loma in Toronto, Canada.
08:40	Learning Arabic: lesson no. 8.
09:00	Huzoor's Tours: programme featuring Huzoor's visit to West Africa in 2004.
10:00	Indonesian Service
11:00	Spanish Service: Spanish translation of Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, on 10th November 2006.
12:05	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:00	Bangla Shomprochar
14:00	Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad 6th March 2009.
15:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class with Huzoor, recorded on 17th November 2009.
16:15	The Casa Loma [R]
16:55	Friday Sermon [R]
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
20:30	MTA International News
21:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class [R]
22:15	Friday Sermon [R]
23:20	Seerat-un-Nabi (saw)

Monday 9th March 2009

00:00	MTA World News
00:15	Tilawat & MTA News
01:00	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 24th April 1997.
02:05	Friday Sermon: rec. on 6th March 2009.
03:00	MTA World News
03:20	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 5th November 1995. Part 2.
04:25	Huzoor's Tours
05:20	Seerat-un-Nabi (saw)
06:00	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) class with Huzoor recorded on 2nd June 2007.
08:15	Le Francais c'est Facile: Lesson no. 28
09:00	French service with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and French speaking friends. Recorded on 28th February 1999.
10:05	Indonesian Service: Friday sermon, recorded on 16th January 2009.
10:55	Spotlight: a speech delivered by Muhammad Kareem Uddin Shahid on the topic of 'Islam and Peace' at Jalsa Salana Qadian 2006.
11:35	Medical Matters: a health programme.
12:00	Tilawat & MTA News
12:55	Bangla Shomprochar
14:00	Friday Sermon
15:05	Spotlight [R]
15:45	Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) Class [R]
16:55	French Mulaqa'at: Recorded on 28th February 1999 [R]
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
19:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 29th April 1997.
20:30	MTA International News
21:15	Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) Class [R]
22:20	Friday Sermon [R]
23:25	Spotlight [R]

Tuesday 10th March 2009

00:00	MTA World News
00:10	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:05	Le Francais C'est Facile
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 29th April 1997.
02:40	Medical Matters
03:00	MTA World News
03:15	Friday Sermon: Recorded on 7th March 2008.
04:20	French service with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and French speaking friends. Recorded on 28th February 1999.
05:25	Spotlight: a speech delivered by Muhammad Kareem Uddin Shahid on the topic of 'Islam and Peace' at Jalsa Salana Qadian 2006.
06:00	Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) class with Huzoor, recorded on 22nd February 2009.
08:15	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 18th June 1996.
09:00	Peace Conference: an interfaith peace conference held in Slough, UK.
10:00	Indonesian Service
11:00	Sindhi Service
12:10	Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
13:10	Bangla Shomprochar
14:10	Ansarullah UK Ijtema: Concluding accress delivered by Hadhrat Khalifatul Masih on 14th September 2003.
15:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) Class [R]
16:15	Question and Answer Session
17:00	Intikhab-e-Sukhan: poem request programme
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
19:30	Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon, recorded on 6th March 2009.
20:30	MTA International News
21:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) Class [R]
22:15	Ansarullah UK Ijtema 2003 [R]
23:00	Peace Connference [R]

Wednesday 11th March 2009

00:00	MTA World News
00:15	Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
01:15	Learning Arabic: lesson no. 2.
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 30th April 1997.
02:35	MTA Travel: a visit to Vancouver, Canada.
03:00	Question and Answer Session
04:00	Peace Conference
05:25	Ansarullah UK Ijtema 2003
06:05	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor, recorded on 25th January 2009.
08:10	Kuch Yaadein, Kuch Baatein: a discussion programme about the life of Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra).
09:20	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 18th June 1996.
10:25	Indonesian Service
11:25	Swahili Muzakarah
12:30	Tilawat & MTA News
13:20	Bangla Shomprochar
14:20	From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 1st February 1985.
15:30	Jalsa Salana speeches: a speech delivered by Ibrahim Noonan on the topic of 'The Promised Messiah (as) and his companions'. Recorded on 30th July 2000.
16:00	Shamail-e-Nabwi: an Urdu programme about the life and character of the Holy Prophet (saw).
16:25	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class [R]
17:25	Question and Answer Session [R]
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
19:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 6th May 1997.
20:40	MTA International News
21:15	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class [R]
22:15	Jalsa Salana Speeches [R]
22:45	Shamail-e-Nabwi [R]
23:10	From the Archives [R]

Thursday 12th March 2009

00:00	MTA World News
00:05	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:30	Hamaari Kaenaat
02:00	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 6th May 1997.
03:00	MTA World News
03:15	From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 1st February 1984.
04:15	Attractions of Australia: a visit to Toowoomba Flower Carnival 2008.
04:20	Kuch Yaadein, Kuch Baatein
05:30	Jalsa Salana Speeches
06:00	Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
06:35	MTA Travel: a visit to Marrakesh, Morocco.
07:00	Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor, recorded on 3rd December 2006.
08:10	English Mulaqa'at: recorded on 7th May 1994.
09:20	Huzoor's Tours: programme featuring Huzoor's visit to Burkina Faso, West Africa.
10:35	Indonesian Service
11:40	Pushto Service
12:00	Tilawat
12:15	From Our Kitchen To Yours
13:00	Bangla Shomprochar
14:05	Tarjamatul Qur'an Class
15:05	Huzoor's Tours [R]
16:25	English Mulaqa'at [R]
17:30	MTA Travel [R]
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service: Al Hiwar Al Mubashar
20:35	Moshaairah: an evening of poetry
21:35	Tarjamatul Qur'an Class: Rec. 14/07/1998 [R]
22:45	Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor, recorded on 31st January 2009. [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT)

Al Fazl International Weekly, London
22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org
Vol 16 Friday 27 February , 2009 Issue No. 09

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت

احرار کی کہانی
اس کے جنرل سیکرٹری کی زبانی

"شریعت احرار" کے امیر جناب سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی بیٹی "ام کفیل" کے دلچسپ انکشافات:

آغا شورش کاشمیری طبعی طور پر ایک شاعر اور ادیب تھے۔ بچپن میں مولانا ظفر علی خان کا روزنامہ "زمیندار" زیر مطالعہ رہا۔ مولانا ابوالکلام آزاد کے "الہلال" نے ذوق تحریر وانشاء کو جلابخشی اور مفکر احرار چودھری افضل حق کی فکرانگیز تحریروں نے ذہناً احرار کے قریب کردیا۔ 1935ء کی تحریک مسجد شہید گنج میں گرفتار ہوئے اور رہائی کے بعد چودھری افضل حق کی تحریک پر مجلس احرار میں شامل ہوگئے۔

میں نے اپنے بچپن میں انہیں امرتسر میں دیکھا۔ پھر لاہور، خان گڑھ اور ملتان میں قیام کے دوران وہ اباجی سے ملنے آتے رہے۔ احرار کانفرنسوں میں ان کی تقاریر بھی سنیں۔ مجلس احرار کی "تحریک فوجی بائیکاٹ" 1939ء کے دوران وہ امرتسر آئے اور "چبوترے والا چوک" پر جلسہ ہوا۔ میں سات برس کی تھی۔ محلے کی خواتین کے ساتھ جہلم کے ایک نومسلم عبدالرحمٰن صاحب کے چوبارے پر جو چبوترے کے چوک پر تھا بیٹھ کر تقریر سنی۔ تقریر تو یاد نہیں لیکن اس جلسہ میں انہوں نے اپنی ایک نظم پڑھی تھی جس کا ایک مصرعہ حافظے میں رہ گیا ہے:

"آج کھاتا ہوں میں اپنی نوجوانی کی قسم"

1946ء کے انتخابات میں وہ امرتسر آئے۔ مجلس احرار میں شمولیت سے قبل انہوں نے اباجی کے خلاف ایک نظم لکھی جو کچھ اس طرح تھی:

پنکچر ہوئی جاتی ہے احرار کی لاری ...... یا پیر بخاری

انتخابات میں مسلم لیگ احرار کی مخالف و مقابل جماعت تھی۔ انہوں نے شورش کی وہی نظم شائع کرکے شہر میں تقسیم کی کہ کل تک احرار اور بخاری کی مخالفت کرنے والا شورش آج ان کی حمایت کررہا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ شورش جلسہ میں جانے کے لئے جب ہمارے گھر سے روانہ ہونے لگے تو اباجی نے رخصت کرتے ہوئے کہا:

"اوئے شورش!"

بولے "جی"

اباجی نے کہا: "ہتھاں دیاں دیتیاں ہُن دنداں نال کھول کے جائیں"۔

(ہاتھوں سے لگائی ہوئی گرہیں اب دانتوں سے کھولنا) مراد وہی نظم تھی جو مخالفین نے شائع کرکے تقسیم کی تھی"۔

("سیدی و ابی" صفحہ 86-87۔ ناشر بخاری اکیڈیمی مہربان کالونی ملتان۔ اشاعت مارچ 2008ء)

✿✿✿✿✿

"اسلامی نظریاتی کونسل" کے خلاف احتجاج

کراچی کے مشہور رسالہ "تکبیر" 26 نومبر 2008ء کے صفحہ 20-21 کا ایک اقتباس:

اسلامی نظریاتی کونسل نے ایک بار پھر انتہائی حساس اور متنازعہ نوعیت کے فیصلوں پر مبنی اپنی سفارشات صدر مملکت کو ارسال کر دی ہیں۔ ان سفارشات کی بنیاد پر اسلامی نظریاتی کونسل نے عورت کو از خود طلاق کا حق تفویض کرتے ہوئے تجویز کیا ہے کہ اگر ایک عورت اپنے شوہر سے طلاق کے لئے تحریری مطالبہ کرتی ہے تو عورت کے اس مطالبہ کی بنیاد پر مرد کو 90 روز کے اندر اندر طلاق دینی ہوگی۔..........

اسلامی نظریاتی کونسل کی حالیہ سفارش نے ایک نئی اور انتہائی متنازعہ بحث کا آغاز کردیا ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل کا بنیادی مقصد ملک میں رائج قوانین کا جائزہ لے کر ان میں شامل غیر اسلامی دفعات کا جائزہ لینا اور تمام قوانین کو شریعت کے مطابق بنانے کے لئے سفارشات مرتب کرنا ہے مگر روشن خیالی، ترقی پسندی اور جدت پسندی کی حالیہ لہر نے اس ادارے کی حالت بگاڑ دی ہے کہ اب یہ ادارہ بلا مبالغہ ایک متوازی نظام کے فروغ کے لئے کوشاں نظر آتا ہے۔

ایک ایسا متوازی نظام جو چودہ سو سال سے رائج قرآنی نظریات، افکار اور اجماع امت سے متعلق شرعی امور سے اختلاف کرتے ہوئے "نئی شریعت" کو جنم دے رہا ہے اس ادارہ نے گزشتہ دہائی کے دوران روشن خیال اسلام اور ترقی پسند مسلمان کے فروغ کے لئے ایسے متنازعہ فیصلے کئے اور تجاویز وسفارشات مرتب کی ہیں کہ جن کی مثال مغربی نظریاتی اداروں میں بھی ملنی ممکن نہیں ہے۔...........

اسلامی نظریاتی کونسل اپنے حالیہ فیصلوں کے بعد واضح طور پر ایک متنازعہ ادارہ بن چکا ہے۔ مدارس کے سربراہ۔ مذہبی قیادت اور علماء کی اکثریت نے متفقہ طور پر اسلامی نظریاتی کونسل کی تشکیل نو کا مطالبہ کردیا ہے۔..........

یاد رہے کہ یہی بدنام زمانہ "کونسل شریف" ہے جس کے مشورہ پر فرعون وقت ضیاء نے جماعت احمدیہ کے خلاف رسوائے عالم آرڈیننس جاری کیا تھا ؎

تیری تقصیریں ہی تجھ کو لے ڈوبیں گی اے ظالم

✿✿✿✿✿

بینن میں نومبائعین کے علاقوں میں مساجد کا افتتاح

(رپورٹ: ناصر احمد محمود طاہر۔ مبلغ سلسلہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ماہ جنوری 2009ء میں جماعت احمدیہ بینن کو چار مساجد مکمل کرکے ان کے افتتاح کی توفیق ملی۔ ان مساجد کے افتتاح کی مختصر رپورٹ ہدیہ قارئین ہے۔

G Beto گاؤں کی مسجد

اس مسجد کا افتتاح 16 جنوری 2009ء کو مکرم رانا فاروق احمد صاحب نے نماز جمعہ کے ساتھ کیا۔ اس موقع پر گاؤں والوں نے بہت خوشی کا اظہار کیا اور جب مرکزی وفد وہاں پہنچا تو گاؤں کے لوگوں نے لاؤڈ سپیکر پر استقبالیہ گیتوں اور نعرہ ہائے تکبیر کے ساتھ وفد کا استقبال کیا۔ ناصرات نے عربی قصیدہ "یا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَان" وجد آفرین لحن و لہجے میں گایا۔ نماز جمعہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ Live سنا گیا۔

اس علاقہ کی مشہور Ngo کی صدر مسلمان خاتون بھی وہاں موجود تھیں۔ اسی طرح گاؤں کا ایک غیر احمدی امام بھی جو قبل ازیں سخت مخالفت کرتا تھا موجود تھا۔ ان دونوں پر اس قدر اثر ہوا کہ دونوں باری باری ہمارے مبلغ اور انتظامیہ سے ملے اور اپنی خوشی کا اظہار کیا۔

Magassa گاؤں کی مسجد

16 جنوری کو نماز عصر پر مگاسا گاؤں کی مسجد کا افتتاح ہوا۔ اس گاؤں میں ابھی تک ایک ہی خاندان نے بیعت کی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ہدایت کے مطابق کہ "جس علاقہ میں اسلام پھیلانا چاہتے ہو تو وہاں مسجد بنادو"۔ یہاں مسجد بنانے کا فیصلہ کیا گیا۔ فی الحال یہ مسجد ایک چھوٹی سی مسجد ہے۔ لیکن اس مسجد کی برکت دیکھیں کہ ابھی اس کا افتتاح بھی نہیں ہوا کہ ساتھ والے گاؤں کے لوگ مسجد میں آئے اور کہا کہ ہمارے گاؤں میں بھی تبلیغ کریں۔ چنانچہ ہماری تبلیغی ٹیم کا کام جاری ہے اور اس گاؤں میں بھی تبلیغ ہورہی ہے۔ بعض لوگ بیعت کے لئے تیار ہورہے ہیں۔

افتتاح کے موقع پر تلاوت وقصیدہ کے بعد ریجنل امیر صاحب اور مکرم امیر صاحب نے تقاریر کیں اور مسجد کی تعمیر کی اغراض کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ صفائی ستھرائی رکھنے کی طرف بھی توجہ دلائی۔ یہ پروگرام تقریباً دو گھنٹے تک جاری رہا۔

یہ مسجد گاؤں کو جانے والی مین شاہراہ پر تعمیر ہوئی ہے اور اس علاقہ کے لوگوں کے لئے توحید کے ایک مرکزی نشان کے طور پر ہے۔ اللہ کرے کہ حقیقی طور پر توحید کا مرکز بن جائے۔ آمین

ہونتاکوں (Houn Takon) گاؤں کی مسجد

یہ گاؤں اور اس کے اردگرد کا علاقہ سارے کا سارا مشرکین کا علاقہ ہے۔ اور لوگ جادو ٹونے اور تعویز گنڈے کے بہت قائل ہیں۔

2006ء میں پہلی بار یہاں اسلام کا پیغام احمدیت کے ذریعہ پہنچا اور مسلسل تبلیغ کے ذریعہ کچھ لوگوں نے بیعتیں کیں۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک بڑی (8x12) میٹر کی مسجد بنانے کی توفیق ملی ہے۔ یہ قریبی تین گاؤں کو ملانے والے مین چوک پر تعمیر ہوئی ہے۔ مسجد اس علاقہ میں روزانہ پانچ وقت شرک کے خاتمہ اور توحید باری تعالیٰ کا کلمہ بلند کرنے کا اعلان کرتی ہے۔

23 جنوری 2009ء کو مکرم امیر صاحب بینن نے اس خوبصورت مسجد کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر احمدی اور غیر احمدی احباب کثرت سے آئے۔ 200 سے زائد احباب تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جلد اس مسجد کی برکت سے اسلام واحمدیت کو اس علاقہ کی زینت بنادے۔ آمین

ہیکامے (Hekame) گاؤں کی مسجد

اس گاؤں میں پندرہ بیس سال قبل احمدیت کا پودا لگا تھا اور ابھی تک ان کی ایک پرانی اور خستہ حال مسجد چلی آرہی تھی۔ اب مورخہ 23 جنوری 2009ء کو نماز عصر پر مکرم امیر صاحب بینن نے مرکزی وفد کے ساتھ جس میں نیشنل مجلس عاملہ اور خدام ولجنہ کی بعض ممبرات بھی شامل تھیں اس کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر پچاس سے زائد غیر از جماعت احباب شامل ہوئے۔

یہ مسجد بھی اس گاؤں کو جانے والی بڑی شاہراہ پر ایک خوبصورت منظر پیش کررہی ہے۔ افتتاح کے موقع پر مکرم ریجنل اور نیشنل امیر صاحب نے تقاریر کیں اور مساجد کی تعمیر کا مقصد بیان کیا۔ اللہ تعالیٰ اس مسجد کے ذریعہ لوگوں کے ایمان واخلاص اور محبت الٰہی میں برکت ڈالے۔

ان تینوں مساجد کے لئے گاؤں والوں نے قطعہ اراضی جماعت کو پیش کئے اور پھر تعمیر کے دوران بھی خدام، انصار اور لجنہ کی ممبرات نے وقار عمل میں حصہ لیا۔ اس طرح مالی قربانی کے ساتھ وقار عمل کا پہلو بھی خاصا نمایاں رہا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان مساجد کو اپنے حقیقی عبادت گزار بندوں سے بھردے اور یہ اپنے علاقہ کے لئے توحید باری اور تبلیغ اسلام کا مرکز بن جائیں۔ آمین

کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ: عبدالحفیظ کھوکھر۔ ترسیل: قاضی نجیب الدین احمد